سرگذشت مردِ خسیس

مترجمہ
مرزا جعفر قراجہ داغی

بہ اضافہ
تمہید۔ مقدمہ و حلِ لغات

از

جناب قاضی فضل حق صاحب ایم اے۔ منشی فاضل۔ ایم آر۔ اے۔ ایس (لنڈن)
لکچرار گورنمنٹ کالج و پنجاب یونیورسٹی لاہور

سنہ ۱۹۲۵ء

بفرمائش شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور

(طبع سوم ۱۰۰۰) (قیمت فی جلد ۱۲؍)

از دیباچہ طبع اوّل

بیا تا گل برافشانیم و مے در ساغر اندازیم
فلک را سقف بشگافیم وطرح نو در اندازیم

یہ عام شکایت ہے - کہ فارسی زبان میں ایسی کتابیں بہت کم ہیں - جن کی زبان دلچسپ اور مضمون پسند ہو - اور جو تفنّن طبع کے لئے مفید ہو سکیں - درسی کتابیں مشکل ترکیبوں - مغلق الفاظ اور پیچ در پیچ فقرات کی بھرمار کی وجہ سے یہ غرض پوری نہیں کر سکتیں - کالجوں اور مدرسوں کے طالب علم سوائے مروجّہ نصابوں کے (جو انہیں امتحان میں کامیاب ہونے کے لئے خواہ مخواہ پڑھنے ہی پڑتے ہیں) دوسری کتابوں کو ہاتھ تک نہیں لگاتے - اس لئے ایسی کتابوں کی بہت ضرورت ہے جو دلچسپ اور آسان زبان میں لکھی ہوئی ہوں - تاکہ طالب علم دماغ پر زیادہ زور ڈالے بغیر فارسی زبان میں مہارت حاصل کر سکیں +

علاوہ ازیں ایران کی جدید زبان تکلمی، کتابی زبان سے بہت مختلف ہے - اور اہل زبان کتابی فارسی دان کی زبان سنکر ہنسی اڑاتے ہیں - کیونکہ جو فارسی ہم ہندوستان میں پڑھتے پڑھاتے ہیں وہ قریباً آٹھ نو سو سال پہلے کی زبان ہے اور آج تک خصوصاً گذشتہ ایک صدی سے) اس میں بہت تبدیلی

مقدمۂ ناشر

فنِ تمثیل

تعریف:- تمثیل کے لغوی معنی "صورت بستن پیکر کسے را بہ نگاشتن وجز آں" اور اصطلاح میں اس فن کا نام ہے جس میں کسی حکائت یا واقعہ تاریخی کے افراد متعلقہ کے لباس، طرز کلام اور لہجہ کی بذریعہ اشخاص ہو بہو نقل اُتاری جائے۔ ایسے اشخاص کو ممثل کہتے ہیں۔

اس فن کو تقلید بھی کہتے ہیں۔ مولانا غنیمت[۲] مقلدوں کی ایک جماعت کے متعلق یوں حوالۂ قلم فرماتے ہیں:- ؎

بفن خویشتن اُستاد ہر یک | گہے مرد و گہے زن گاہ طفلک
گہے سناسیان مو پریشاں | گہے اسلامیان اہلِ ایماں
گہے در غربت و گاہے بہ شنگی | گہے کشمیری و گاہے فرنگی
گہے دہقان زن و گہ پیر دہقاں | گہے گبر مترسش نامسلماں
گہے زنگی زنِ نوزادہ بر رو | بدست دایہ گریاں زادہ او

۱؎ منتہی الارب جلد چہارم۔

۲؎ نیرنگ عشق مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۲۰-۲۱۔

زہر قومے کہ خواہی جادہ ساز ند ۔ بہر رنگے کہ گوئی عشوہ بازند

فن تمثیل کا آغاز یقینی طور پر یہ کہنا کہ اس فن کا رواج ارتقائے تمدن کے کس درجہ میں اور کب ہوا بہت مشکل ہے لیکن چونکہ اس فن کی غرض اُولے (کم از کم اس کے ابتدائی مدارج میں) لہو و لعب اور تفنن طبع ہے ۔ اور لہو و لعب کی طرف میلان قدرتاً طبیعت انسانی میں پایا جاتا ہے ۔ اس لئے یہ فن کسی نہ کسی حالت میں قریباً ہر قوم اور اس کے ارتقا کے ہر ایک زمانہ میں موجود رہا ہے ۔ اور اس فن کی ترقی تہذیب قوم کی ترقی کے ہمدوش رہی ہے ۔ الّا اس صورت میں کہ مذہب یا حکومت (جو تغیّر رسوم ورواج کے سب سے بڑے باعث ہوتے ہیں) اس کی ترقی کے مانع نہ ہوئے ہوں ؎

تمثیل و اقوام آریہ آریہ نسل کی قوموں نے اس فن کو ہمیشہ سے اپنی مذہبی قومی اور ملی ہستی کا ایک لازمہ قرار دے رکھا ہے ۔ بلکہ یہاں تک کہ مذہبی و ملی روائیتوں کے تحفظ ، جذبات حب قومی کے ہیجان ، اور رسوم ورواج و اخلاق و تمدّن کی اصلاح میں اس فن کی مدد سے انھوں نے معتدبہ کام لئے ہیں ؎

تمثیل و اہل فرنگ اہل فرنگ جو آج تہذیب و تمدّن کی علم برداری کے مدعی ہیں ، نے اسے فنون لطیفہ میں شمار کیا ۔ اور اس قدر رواج دیا ہے کہ وُہ ان کی حیات ملّی میں ایک جزو لاینفک ہو گیا ہے ؎

تمثیل و اقوام سامیہ لیکن سامی قوموں نے کبھی اس فن کی پرورش اور ترقی میں ہاتھ نہیں بٹایا ۔ زمانہ نہیں کیا ۔۔

ان کے ہاں اپنی قدرتی اور ابتدائی حالت سے زیادہ ترقی نہیں کر سکا
ان قوموں کی تاریخ اور ان کا علم ادب اس فن کے ذکر سے بالکل
خالی ہے۔

تمثیل اور اہل عرب عربوں کے وسیع علم ادب سے بھی یہ
نہیں معلوم ہو سکتا۔ کہ کسی زمانہ میں یہ فن
سوائے ابتدائی حالت کے ان کے ہاں مروج رہا ہو۔

تمثیل و اسلام لیکن اسلام کے بعد اگر اس فن سے اہل عرب نے
بے اعتنائی کی تو اس کی وجہ صاف اور صریح ہے۔
مسلمان مذہب کو اپنی قومیت سے جدا نہیں سمجھتے۔ اور ان کا تمدن
ان کے مذہب سے علیحدہ نہیں۔ ان کی زندگی کے ہر ایک شعبہ میں
مذہب ہی کا رنگ غالب ہے۔ اس لئے ان کا تدین بہت حد تک
اس فن کی ترقی میں سدراہ رہا۔

چونکہ ایک پکا مسلمان لہو و لعب کو لغو سمجھتا ہے۔ اور "و اذا
مروا باللغو مروا کراما" کے مفہوم کے مطابق اسے خلاف عبودیت
رحمٰن ماننے پر مجبور ہے۔ اس لئے وہ اس قسم کے رواج سے سخت
متنفر ہے۔ مزید براں ایک حدیث نبوی کا مفاد یہ ہے کہ "مردوں
کے سوانگ بھرنے والی عورتیں۔ اور عورتوں کا سوانگ بھرنے
والے مرد دونوں لعنتی ہیں"[1] اس لئے کچھ تعجب نہیں اگر ان کا کیسہ
ادب بھی اس نقد سے بالکل خالی ہو۔

---

[1] لعن اللّٰہ المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبہات من
النساء بالرجال (مشکواۃ المصابیح۔ باب الرجال صفحہ ۳۰۲)۔

تمثیل و اہل ایران اہل ایران جو اسلام قبول کرنے کے بعد خوشہ چین تہذیب عرب تھے اسی رنگ میں رنگے گئے - اور انہوں نے بھی اپنے استادوں (اہل عرب) کا اقتدا کیا +

یہ بتلانا مشکل ہے کہ اسلام سے پہلے ایران میں اس کا رواج تھا یا نہیں - اور اگر تھا تو کس حد تک کیونکہ مسلمانوں سے پہلے کا فارسی علم ادب قریباً معدوم ہے - اور جو کچھ موجود ہے وہ اس بارے میں بالکل ساکت ہے +

تاہم یہ فن حالت "طفولیت" میں اب بھی وہاں موجود ہے - اور اس کو دو قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے :-

(۱) تمثیل انفرادی -
(۲) تمثیل مجلسی -

تمثیل انفرادی اس میں صرف ایک ہی شخص کسی خاص واقعہ یا حکایت کو (خواہ نثر میں ہو یا نظم میں) اس طریق پر نقل کر کے بیان کرتا ہے گویا اصلی افراد قصہ کی روح اس کے جسم میں حلول کر گئی ہے - اور وہ خود آپ بیتی بیان کر رہا ہے +

مولانا آزاد مرحوم ایک ایسے "ممثل" کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچتے ہیں[1] :-

---

[1] سخندان پارس صفحہ ۱۵۹ -

"ایران کے بازاروں میں اور اکثر قہوہ خانوں میں ایک شخص نظر آئے گا۔ کہ سرو قد کھڑا داستان کہہ رہا ہے اور لوگوں کا انبوہ اپنے ذوق شوق میں مست اسے گھیرے ہوئے ہے۔ وہ ہر مطلب کو نہائیت فصاحت کے ساتھ نظم و نثر سے مرصع کرتا ہے اور صورت ماجرا کو اس تاثیر سے ادا کرتا ہے کہ سماں باندھ دیتا ہے۔ کبھی ہتھیار بھی سجائے ہوتا ہے۔ جنگ کے معرکے یا غصّہ کے موقعہ پر شیر کی طرح بپھر کھڑا ہوتا ہے۔ خوشی کی جگہ اس طرح گاتا ہے کہ سننے والے وجد کرتے ہیں۔ غرضیکہ غیظ و غضب، عیش و طرب یا غم و الم کی تصویر فقط اپنے کلام سے ہی نہیں کھینچتا۔ بلکہ خود اس کی تصویر بن جاتا ہے۔ اسے حقیقت میں بڑا صاحب کمال سمجھنا چاہئیے کیونکہ اکیلا آدمی ان مختلف کاموں کو پورا پورا ادا کرتا ہے جو کہ تھئیٹر میں ایک سنگت کر سکتی ہے۔"

ایسے ممثلوں کو "قصہ خوان" کہتے ہیں۔

سرجان مالکم صاحب اپنی تاریخ ایران میں فرماتے ہیں[۱]:-

"از اسباب و اوضاع سلطنت ایران یکے قصہ خوان است کہ آں را نقال شاہ گویند۔ صاحب ایں منصب شخصے با خبر از تواریخ و مستحضر از اخبار و اشعار نوادر و نکات و قبیقراب و نکتہ سنج باید۔ ایرانیاں اسباب تماشا بسیار دارند لیکن بنوعے

---

[۱] ترجمہ مرزا حیرت جلد دوم صفحہ ۱۵ — ۱۶

"تقلید در فرنگستان رسم است ندارند۔ مگر قصہ خوانان ایشان
کہ بشخص واحد در حین تقریر حکایات مجلس[1] بالتمام ہستند از
تبدیل حرکات و تغییر آواز بمقتضائے حالات اشخاص مختلفہ
در حالات عدیدہ مثل غضب و حلم و عقل و عشق و سرور و غم و سلطنت
و گدائی امارت و چاکری فرمانبرداری و فرمانروائی در ہر شخص
واحد دیدہ مے شود" +

یہ قصہ خوان خاص طور پر تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔ اور نسلاً بعد نسل
ان کا پیشہ یہی ہوتا ہے۔ بیاہ، شادی، ختنہ اور دیگر تقریبات مسرت
میں ان کا وجود لازمی شمار ہوتا ہے +

یہ قصے عموماً نثر و نظم دونوں میں ہوتے ہیں۔ نثر کا حصہ تحت
اللفظ میں تمثیلی طرز میں ادا کیا جاتا ہے اور نظم کو مزامیر کے ساتھ
گا کر سناتے ہیں۔ زبان اکثر سوقی ہوتی ہے۔ انہیں ہمارے ہاں کے
دلچھڑیاں،[2] یا واریں گانے والے مراسیوں کا جھبوروں کا بدل کہہ لو +

بعض قصہ خوان کسی خاص قصہ کے ادا کرنے میں ماہر ہوتے
ہیں مثلاً شاہنامہ خواں، کوراوغلی[3] خواں +

"روضہ خواں" جیسے ہندوستان میں مرثیہ خواں یا سوز خواں

---

[1] کمپنی +

[2] مثلاً "نادر شاہ دی پوڑھی" "چٹھیاں دی" "دُلّے بھٹی دی وار" اور "جمیل فتا دی وار" وغیرہ +

[3] کوراوغلی ایک ڈاکو کا نام تھا۔ جس کے کارنامے قصہ خواں لوگوں کو سناتے پھرتے ہیں +

کہتے ہیں۔ اسی سلسلہ کی ایک مذہبی کڑی ہے۔ اس کا کام یہ ہوتا ہے۔ کہ ایام محرم میں واقعات شہادت امام مظلوم کو اسی تمثیلی رنگ میں پڑھکر سامعین کو مصروف نوحہ و بکا رکھے۔

تمثیل مجلسی اس میں ایک سنگت یا جماعت افراد قصّہ کی نقل اُتار کر قصّے کو سامعین کے سامنے بیان کرتی ہے۔ اسے "تماشاچی" یا عاشق یا لوطی[1] کہتے ہیں۔ اس سنگت میں بہت سے نقال ہوتے ہیں۔ جو گاؤں گاؤں دورہ کرتے رہتے ہیں۔ مزامیر کے ساتھ گاتے بھی ہیں۔ مداری۔ بازی گر۔ میموں باز۔ خرس باز بھی "اجزاء مجلسی" ہوتے ہیں۔ جو اثنائے نقل میں اپنے اور اپنے جانوروں کے کرتب دکھاتے ہیں۔

تعزیہ ملک ایران میں ایام ماہ محرم میں جو امام معصوم و دیگر اہل بیت کی شہادت کے واقعہ ہائلہ کی یاد تازہ کرنے اور واقعہ کربلا کو زیادہ مؤثر طور پہ بیان کرنے کے لئے مجالس تعزیہ یا بالفاظ دیگر "تماشائے تعزیہ" کا عام رواج ہے یہ بھی مذہبی تمثیل مصائبیہ[2] کا قائم مقام ہے۔ لیکن اس میں کوئی مستطیلہ تمثیل[3] نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی پردے اور منظر[4] ہوتے ہیں۔ بلکہ ایک وسیع میدان کے وسط میں تیس چالیس گز مربع چھ فٹ بلند چبوترہ (جسے "سکو" کہتے ہیں) بنایا جاتا ہے۔ اس کے گرداگرد دس فٹ چوڑا راستہ چھوڑا جاتا ہے تاکہ مقلدین

---

[1] ایران کے جدید محاورے میں رند۔ بیباک۔ اوباش۔ بازاری اور گنڈے کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔

[2] ٹریجڈی [3] سٹیج [4] سین۔

جو اس میں حصّہ لینے والے ہوتے ہیں اپنی نقل و حرکت بخوبی کر سکیں۔
راستے کے چاروں طرف عورتوں اور مردوں کی نشست کے لئے
(جو تعزیہ کی رات کو جوق در جوق آجاتے ہیں) علیحدہ علیحدہ مضبوط
رسّوں کے حلقے بنائے جاتے ہیں اور ان میں جانے کے لئے راستے بھی
الگ الگ ہوتے ہیں۔

جب سب لوگ آچکتے ہیں تو ایک توپ داغی جاتی ہے۔
جس سے تماشہ کے آغاز کا اعلان ہوجاتا ہے۔ اس میں سب
سے اوّل سقّوں کی ٹولی آتی ہے۔ یہ لوگ پانی سے بھری مشکیں اٹھائے
اپنے اپنے کرتب دکھاتے ہوئے دہیا دلب تشنہ کربلا کے نعرے لگاتے
ہوئے آتے ہیں۔ یہ نظارہ امام شہید کی تشنگی کے دلخراش واقعہ کی اس
طرح یاد دلاتا ہے کہ اس سے حاضرین کے نوحہ و بکا، جوش و خروش
کی انتہا نہیں رہتی۔ "ہائے حسین وائے حسین" کے نعروں اور سینہ کوبی
کی آواز سے آسمان گونج اٹھتا ہے۔ پھر تعزیے کے افراد (جن میں
رسالت مآب۔ دیگر انبیائے عظام۔ ملائکہ۔ اہل بیت۔ بیوی۔ معاویہ
یزید۔ شمر وغیرہ کے ممثل ہوتے ہیں) داخل ہوتے ہیں۔ پیغمبروں۔ فرشتوں اور
مستورات کے ممثل ہمیشہ نقاب پوش ہوتے ہیں۔ شمر و یزید کے سوانگ
حاضرین کی لعنت و نفرت کے مرکز ہوتے ہیں۔ چاروں طرف سے ان پر
عملی نفرت کا اظہار بھی کیا جاتا ہے۔ جس سے اکثر ان ممثلوں کی جان
کے لالے پڑجاتے ہیں۔ اس لئے اس کام کے واسطے قید خانے سے مجرم
انتخاب کئے جاتے ہیں۔ سب ممثل مناسب حال لباس و اسلحہ میں سجے
ایک ہی جگہ سکّو پر بیٹھے یا کھڑے ہوتے ہیں۔ اثنائے تماشا میں اگر لباس

تبدیل کرنے کی ضرورت ہو تو مدبر[1] مصطبہ جسے اُستاد کہتے ہیں۔ اس کام میں مدد دیتا ہے۔

ہر ایک ممثل کے پاس اس کا "حصہ"[2] نظم میں لکھا ہوا موجود ہوتا ہے۔ جہاں کہیں بھول جاتا ہے سامعین کے سامنے ہی جھٹ اس کاغذ کو دیکھ کر حافظہ کو تازہ کر لیتا ہے بعض اوقات اُستاد بھی جس کے ہاتھ میں سارا نسخہ موجود ہوتا ہے اسے "لقمہ"[3] دے دیتا ہے۔

اس اہتمام سے ماہ محرم الحرام کی پہلی دس راتوں میں واقعہ کربلا کی تمثیل دکھائی جاتی ہے۔

چونکہ اس تمثیل کا محرک جذبہ مذہبی ہے اور بطور فن کے اس کو نہیں سیکھا جاتا۔ اس لئے اس کے مقلد اکثر نکات فن میں بالکل کچے ہوتے ہیں۔

لڑکوں اور مستورات کے سوانگ اکثر بے ریش اور معصوم بچے بنتے ہیں۔ جو عموماً امرا و متموّل لوگوں کی اولاد ہوتے ہیں۔ اور تبرکاً اس تماشے میں حصہ لیتے ہیں۔

تمثیل کنونی (حالیہ) کی ممالک اسلامیہ میں فن تمثیل صرف مذکورہ بالا حالتوں میں پایا جاتا تھا کسی نے اس کی اصلاح اور ترقی کے لئے کوئی کوشش نہ کی۔ لیکن قفقاز اور ملحقہ علاقوں کے سلطنت روس میں شامل ہوتے ہی شہر

---

[1] سٹیج منیجر۔ [2] پارٹ۔ [3] پرامٹ کرنا۔

تفلس میں جو ان علاقوں کا شہر حاکم نشین ہے۔ روسی حاکم ایم وارنسوف نے ۱۲۶۶ھ (۱۸۵۰ء) میں منجملہ دیگر اصلاحات کے اہل شہر کی تفریح طبع کے لئے ایک "تماشا خانہ" بھی قائم کیا جہاں روسی و دیگر فرنگستانی زبانوں کی تمثیلیں تربیت یافتہ مقلدوں کے ذریعہ نقل ہونی شروع ہوئیں۔ شہنشاہ ایران ناصرالدین شاہ قاچار نے اپنے سفرنامہ میں اس تماشا خانے کا حال ان الفاظ میں بیان کیا ہے:۔

"بنا ئے مختصر است سفید کاری۔ یک چہل چراغ[1] برنز[2] داشت کہ با گاز[3] روشن بود۔ تماشا خانہ از صاحب منصبان روس وغیرہ پر بود۔ بہ ہمہ جہت دویست نفر آدم مے گیرد۔ موزیک[4] خوب زدند۔ بعد پردہ بالا رفت۔ چند آلت دادند۔ بزبان روسی حرف مے زدند۔ خوب خواندند۔ بازی و رقص و حکایات خوب نشان دادند۔ بسیار بامزہ و با خندہ بود۔ زنہا و جوانان روسی خوب و خوشگل بودند۔ یک رقاصۂ فرانسہ ہم بود بسیار خوشگل و خوب مے رقصید۔ دو سال است۔ اینجا آمدہ۔"

مختصر یہ کہ فرنگستان کے بجبڑ کدار اور مہذب نظاروں نے قفقازیوں کی آنکھیں کھول دیں۔ اور ان تماشوں کی دلچسپی اور دلآویزی کا یہاں تک اثر پڑا کہ انہیں اپنے ملکی ذرائع تفریح بھونڈے معلوم ہونے لگے۔

۱؎ روسیٔ۔ ۲؎ ایک دھات ہوتی ہے۔
۳؎ گیس۔ ۴؎ بینڈ۔

مردخسیس وغیرہ کا اصلی مصنف اور اُس کی تصنیف کی وجہ

چنانچہ مذکورہ بالا تمثیلات کا اثر سب سے زیادہ مرزا فتح علی اخوندزادہ کے دل پر ہوا۔ یہ شخص تاتاری النسل تھا اور اس کے آباو اجداد کا وطن قراچہ داغ تھا۔ اس کا والد دربند میں پیشۂ معلمی کرتا تھا۔ اس وجہ سے اخوندزادہ (اخوندزادہ) کے لقب سے ملقب ہے۔ رُوسی رعایا ہونے کی حیثیت سے وُہ رُوسی فوج میں داخل ہو گیا تھا۔ اس نے علوم مروجہ میں بہت اعلیٰ تعلیم پائی تھی۔ اور فرنگستانی رسوم و آداب کا بہت شیدا تھا۔ اپنی قوم اور اس کی کمزوریوں کا نبض شناس بھی تھا۔

اس نے رُوسی تماشاخانۂ تفلیس کی کامیابی اور فوائد سے متاثر ہو کر آذری ترکی میں (جو فارسی اور ترکی سے معجون مرکب ہے) ایک تاریخی حکایت اور چھ تمثیلیں اس تماشاخانے میں نقل کئے جانے کی امید پر لکھیں جن کے نام بقید سنہ تالیف درج ذیل ہیں:۔

(۱) مُلّا ابراہیم خلیل کیمیاگر۔ سنہ ۱۲۶۶ھ (سنہ ۱۸۵۰ء)

(۲) موسیو ژوردان۔ سنہ ۱۲۶۷ھ (سنہ ۱۸۵۰ء)

(۳) خرس قولدورباسان۔ سنہ ۱۲۶۸ھ (سنہ ۱۸۵۱ء)

(۴) وزیر خان سراب۔ سنہ ۱۲۶۸ھ (سنہ ۱۸۵۱ء)

(۵) مردخسیس۔ سنہ ۱۲۶۹ھ (سنہ ۱۸۵۲ء)

(۶) وکلائے مرافعہ۔ سنہ ۱۲۷۲ھ (سنہ ۱۸۵۵ء)

(۷) قصّہ یوسف شاہ سراج ۱۲۷۲ھ (۱۸۵۵ء)

پھر ان سب کو ۱۲۷۶ھ (۱۸۵۹ء) میں یکجائی طور پر تفلس میں بنام "تمثیلات ترجمہ دیوان مرزا فتح علی اخون زادہ" چھپوا کر شائع کیا اور اپنے افسر جنرل بریاتنسکی کے نام پر معنون کیا۔

ہم یہاں پر مصنف کی تمہید کا فارسی ترجمہ تمام و کمال نقل کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ اس نے کن فوائد کو مد نظر رکھ کر ان کے لکھنے کیلئے قلم اٹھایا تھا۔ وھی ھذا:-

در طبیعت انسان دو خاصیت عمدہ نہادہ شدہ یکے غم و دیگرے فرح۔ گریہ علامت غم۔ خندہ نمونۂ فرح است۔ گاہے وقوع مصائب و صدور مفرحات و گاہے تقریر و تحریر آنہا این دو حالت را در مزاج انسان ظاہر مے کند۔ و صورت تقریر و تحریر عمدہ موثر برائے غم و فرح و گریہ و خندہ، وضع حکایت است۔ اکثر اوقات از حکایاتے کہ بوضع نامرغوب مذکور شدہ است۔ آدم متاثر نمے شود۔ لیکن ہماں حکایت را بوضع پسندیدہ علیحدہ کہ نقل نمایند کما ینبغی تاثیر مے بخشد۔ چنانچہ در مجالس روضہ خوانان ناقص و کامل این ہر دو کیفیت مکرر مشاہدہ شدہ۔ اگر نقل مصیبتے یا بہجتے کہ از طبائع و اخلاق بشریت مذاکرہ مے شود۔ کما ہی و فے الواقع مذکور شدہ بطبیعت مستمع مقبول و

۱؎ ٹریجڈی۔ ۲؎ کومیڈی۔

مؤثر بیفتد۔ واضح و مصنف ہماں نقل را حکیم روشن روان و عارف طبائع انسانی مے گویند و ناقل کامل آں سخن گوئے کامل۔

فائدہ نقل مصیبت و بہجت بیان کردن اخلاق و خواص بنی نوع بشر است کہ مستمع بخوبیہائے آں خوشحال و عامل و از بدیہائے آں متاذی و غافل گردد۔ و ہم نفس امارہ از اشتغال ایں قسم حکایت متلذذ شدہ بجلب سرور معاصی و مناہی میل نکند۔

در ممالک فرنگستان ارباب عقول سلیمہ بفواید ایں عمل برخوردہ شدہ از عصر ہائے قدیم در شہر ہائے عظیم عمارات عالیہ باسم تیاٹر[1] برپا کردہ۔ گاہ کیفیت مصیبت و گاہے کیفیت بہجت را بواسطۂ تشبیہات اظہار مے نمائند۔

درمیان ملت اسلام تا ایں زمان ہمیں نقل مصیبت[2] متداول بودہ ایں ہم بواسطۂ تشبیہ و تقریر در کمال نقصان و قصور۔ یعنی اولاً وضع انشائے مصائب موافق واقع و مطابق طبع انسانی بعمل نیامدہ۔ ثانیاً ناقلان آں از روئے بصیرت تربیت نہ شدہ ہر کس بسر خود بایں امر اقدام کردہ از لوازمات جاہل و از شرائط آں غافل است۔ ثالثاً برائے اجرائے ایں امر عظیم درمیان ملت اسلام ہرگز تدارکاتے مہیا نیست۔ بنابریں کیفیت تشبیہات کہ یکے از لوازم دنیا است در غایت رکاکت ظہورے کرد مثلاً

---

[1] تھیٹر۔ [2] تعزیہ۔

یک چیزے جزئی ہم کہ شبہٗ در حالت تکلم قاری بہ نظر نیاید چارہ جز نہ شدہ اندر تشبیہ باید کہ از حفظ موافق اصطلاح مکالمہ بکنند مے بینی یک ورق کاغذ دست گرفتہ با عبارات غلیظہ درسیہ مے خوانند۔ بایں حالت تقریر شبیہ چگونہ بطبیعت انسان مؤثر خواہد افتاد + امانقل بہجت بواسطۂ تشبیہات ہرگز رسم نیست۔ دریں خصوص تاحال تصنیفے نوشتہ نشدہ است۔ باوجود اینکہ نقل بہجت متضمن مواعظ عجیبہ ونصائح غریبہ است۔ کہ اگر بوضع بہجت فزا وطرب انگیز بیان نشود ہرگز طبیعت خاص وعام باستماع آنہا راغب نخواہد گشت +

مجالس نقل بہجت از قراریکہ در فرنگستان متعارف است اگر بکمال وقت ملاحظہ بکنی چیزے بخلاف ادب وحیا در آنجا مشاہدہ نمے شود +

اس سے کچھ عرصہ پہلے جلال الدین مرزا پسر فتح علی شاہ قاچار نے "نامۂ خسروان" ایک کتاب ایران کی تاریخ میں لکھی اور اُسکی متعدد جلدیں اپنے احباب کو بھیجیں۔ ایک جلد مرزا فتح علی کو بھی (جن سے صرف علمی مناسبت کی وجہ سے ہی تعارف تھا) تفلس میں بھیجی۔ مرزا نے اس کے عوض میں اپنی تمثیلات کی ایک جلد شاہزادے کو ارسال کی۔ اور سر ورق پر یہ بھی لکھ دیا کہ اگر ان کا ترجمہ فارسی میں بھی ہو جائے تو خالی از دلچسپی و فائدہ نہ ہوگا۔ مگر کسی وجہ سے یہہ کتاب بہت عرصے تک زینت طاق فراموشی رہی +

سلہ ایکٹر +

مرزا جعفر مترجم تمثیلات

جلال مرزا جیسا خود صاحب علم تھا ویسا ہی قدردان اہل علم و کمال تھا۔ بہت سے اہل قلم اس کے سلک ملازمت میں منسلک تھے۔ ان میں قراجہ داغ کا رہنے والا مرزا جعفر بھی تھا۔ جس کا تخلص تحقیق تھا۔

تاریخ اور تذکرے اس باکمال کے مفصل حالات زندگی سے بالکل خالی ہیں۔ ہاں اس کے خود بیان کردہ واقعات سے جو مسٹر سی۔ پی۔ چل نے شائع کئے ہیں[۱]۔ اتنا معلوم ہوتا ہے کہ مرزا کی پیدائش ۱۸۳۲ء میں قراجہ داغ میں ہوئی تھی۔ قاپودان ''فتح علی'' سے اس کا دور کا رشتہ بھی تھا۔ اس کی بیوی مر چکی تھی اور مرحومہ کی یادگار ایک اکلوتی بیٹی تھی۔ جسے وہ بہت پیار کیا کرتا تھا۔ وہ ایران کے مروجہ طریقۂ تعلیم کو بہت ناپسند کرتا تھا۔ اور نصاب تعلیم جو اس ملک کے مدارس میں جاری تھا۔ اس قابل نہ تھا کہ طلبا میں صحیح قابلیت پیدا کر سکے۔ اور اس فکر میں رہتا تھا کہ کس طرح اس طریقۂ تعلیم کی اصلاح ہو اتفاقاً اسی فکر میں ایک دن اسے اپنے مربی شاہزادہ جلال مرزا کے کتب خانہ میں مرزا فتح علی کی تمثیلات کی وہ جلد جو

---

[۱] جرنل آف دی رائل ایشیاٹک سوسائٹی مطبوعہ ۱۸۸۶ء

مصنف نے بھیجی تھی ہاتھ آگئی اُس نے اسے بڑے شوق سے پڑھا۔ اس قدر لطف آیا کہ اُسی وقت ارادہ کر لیا کہ جس طرح بھی ہو۔ مصنف کی خواہش (دربارہ ترجمہ فارسی) کو پورا کیا جاوے۔ چنانچہ سب سے پہلے ملا ابراہیم خلیل کیمیا گر کا ترجمہ ۱۲۸۸ھ (۱۸۷۲ء) میں کر کے شاہزادے کے سامنے پیش کیا۔ شاہزادہ اُس کی خوبیاں دیکھ کر بہت ہی خوش ہوا اور مترجم کا حوصلہ بڑھایا۔ اور باقی حصوں کے ترجمے میں جلدی کرنے کی تاکید کی۔ چنانچہ ۷ جمادی الثانی ۱۲۸۹ء کو موسیو ژوردال کے ترجمے کی تکمیل ہوئی۔ یہ دونوں کتابیں شایع ہونے بھی نہ پائی تھیں کہ جلال مرزا کا انتقال ہو گیا۔ اور مرزا جعفر کی ملازمت بھی جاتی رہی۔ بیکاری میں اس کو بہت سی مشکلات کا سامنا رہا۔ کبھی کبھار کوئی ملازمت مل جاتی تھی لیکن مستقل ذریعہ روزگار کوئی نہ تھا۔ تاہم اس نے ہمت نہ ہاری اور ترجمے کا کام برابر جاری رکھا۔ چنانچہ قولدور باسان و قصہ یوسف شاہ سراج سنہ ۱۲۹۱ھ میں ختم ہوئے۔ اور سرگذشت وزیر لنکران مرد خسیس اور وکلائے مرافعہ سنہ ۱۲۹۱ھ میں شایع کئے۔

غرض قولدور باسان کو شایع کرتے وقت ایک مختصر تمہید بھی لکھی ہے جسے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ تاکہ معلوم ہو سکے کہ مترجم نے کن حالات میں اس ترجمے کو شایع کیا تھا

سنہ[1] دیکھو فارسی کی تیسری کتاب مولفہ راقم الحروف۔

وُہ لکھتا ہے :-

"چندے قبل دو تمثیل ازیں تمثیلات کتاب تماشاخانہ محض تصحیح و امتحان بچھاپ رسانیدہ تقدیم حضور اعاظم و معارف نمود - چوں در نظر خاص و عام مقبول و فوائدش نسبت بعموم مردم مشہود و محقق گردید - لازم آمد کہ :

اذا قلت فی شئی نعم فاتمہ
فان نعم دین علی الحر واجب[1]

باقی تمثیلات ایں کتاب نیز بعون اللہ بچھاپ برسد - و لے ازاں جا کہ خواہ بصیغہ انعام و خواہ باعطاء قیمت از ہیچ جا اعانتے بعمل نیامد - برائے متصدی موجب کسالت و سبب تاخیر ایں تمثیل سیم آمد - تا ایں روزہا بمفاد "الامور مرھون باوقاتھا" ایں تمثیل بہر نحوے کہ بود بچھاپ رسید - امید از قدر دانئے خداوندان مرتبت آن ست کہ ایں نسخہا کہ از عدم شہرت و تازگی تقدیم حضور ایشاں مے شود ہر کہ را میل قبول نبودہ باشد "الیاس احدی الراحتین" نسخہ را برائے رد نمودہ متصدی را منتظر نگذارند و اگر چنانکہ بصرافت طبع ملاحظہ آں رغبت فرمودند برائے یک ہیچ

---

[1] ترجمہ - جب تو نے کسی کام کی ہاں کر لی تو اُس کو پورا کر - کیونکہ ہاں ایک قرض ہے جس کا ادا کرنا شریف پر واجب ہو جاتا ہے ۔

نسخہ کہ دو ہزار قیمت و پنجہزار انعام قرارداده شده مضایقہ
نفرموده حین قبول نسخہ یکے ازیں دو التفات را درباره
حال بہ فرمائند کہ متصدی را امیدواری حاصل شده از توجہ
تربیت ایشاں ہمہ کتاب بہ چاپ برسد۔ واز فوائد مندرجہ
خاص و عام بہره مند شوند" ہو المستعان والیہ التکلان"۔

پھر ۱۲۹۱ھ میں چھپیوں تمثیلوں اور قصہ یوسف شاہ سراج
کو یکجائی طور پر طہران سے شایع کیا۔ اور مرزا فتح علی مصنف
اصل کے پاس تفلس میں بھیجا۔ جس نے انہیں بے انتہا پسند کیا
اور اپنے خطوط میں مترجم کی مساعی کی بہت تعریف کی۔

۱۸۸۶ء میں پروفیسر باربرڈے مینارڈ کے لئے فرانسیسی
کونسل متعینہ تبریز نے مصنف اور مترجم کے حالات پر ایک
نوٹ لکھ کر بھیجا تھا۔ جس انگریزی ترجمہ جرنل آف دی رائل
ایشیاٹک سوسائٹی لنڈن بابت ۱۸۸۶ء میں درج ہے اس
سے مصنف و مترجم کے تعلقات پر روشنی پڑتی ہے۔ ہم
اس کے اس حصے کا اقتباس ذیل میں درج کرتے ہیں:۔۔۔

"مرزا جعفر ایرانی حج کے ارادے سے تفلس میں سے گذر رہا
تھا کہ وہیں مرزا فتح علی سے شناسائی ہوگئی۔ دونوں میں
اتحاد پیدا ہو گیا۔ مرزا جعفر کی ملاقات وہاں کے چند ایرانی آزاد
خیال لوگوں سے ہوگئی۔ جن کی صحبت کا یہ اثر ہوا کہ وہ حج کے
ارادے سے دست بردار ہو کر وہیں مقیم ہو گیا۔ اور سلطنت روس کی
ملازمت بھی کرلی اس عرصے میں اپنے دوست مرزا فتح علی کی

تمثیلات کا فارسی ترجمہ کیا۔ اور تفلس میں ہی ۱۸۸۳ء میں اس
کا انتقال ہو گیا۔ دس ہزار تومان (تقریباً ساٹھ ہزار روپیہ) ترکہ
چھوڑا۔ جو اس کے وارثوں نے تفلس جا کر واگذار کرا لیا۔
لیکن خود مرزا جعفر کو ان سب باتوں سے انکار ہے[1]۔
اس کے اپنے بیان کا خلاصہ یہ ہے:۔

(۱) مرزا جعفر کے پاس کبھی اتنا روپیہ نہیں ہوا۔ جس کا ذکر اوپر کے اقتباس میں ہے۔
(۲) مرزا جعفر کبھی تفلس میں نہیں گیا۔ اور نہ ہی مرزا فتح علی سے اس کی کبھی ملاقات ہوئی۔
(۳) دونوں میں خط و کتابت کا سلسلہ تھا۔ اور وہ بھی تمثیلات کے ترجمہ کرنے کے دوران میں جاری ہوا۔
(۴) مرزا جعفر ۱۸۸۶ء تک زندہ تھا اور ۱۸۸۴ء سے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر گوشہ نشین ہو گیا تھا۔ اور نا قدرئ ابنائے زمان کا شکوہ سنج تھا۔

مقدمہ مرزا جعفر

مرزا جعفر نے اپنی تمثیلات کے شائع کرنے پر جو مقدمہ لکھا ہے۔ وہ ہم یہاں بتمامہ نقل کرتے ہیں۔

"ہر چند تاکنوں وجودم را اثرے و اعمال بے اثرم ثمرے
واز تجارب اخلاقم تغیرے نشدہ نشانہ و یادگارے ندارم

[1] جرنل آف دی رائل ایشیاٹک سوسائٹی ۱۸۸۶ء

اوقات ہم کہ باین توفیق موفق مے شوم - باز از برادران امیدوار
چنانم بتوجہ و نظر مرحمت خود شان بہر شخصے کہ دانند ہمراہی
فرمائند کہ انشاء اللہ از پرتو تشویق ایشان قوت ناطقہ قوت
گرفتہ بیشتر از پیشتر برائے انتشار این علم شریف ساعی شوم ٭
علم شریف تہذیب اخلاق کہ ہرگز بنوع کودکی و بفن لطیف
تیاتر کہ الطف سخنان و الذ گفتگو ہاست بزبان فارسی
نوشتہ نشدہ - ہموطنانم ازیں تمتع مہجور اند - انشاء اللہ بتوسط
خامۂ این گمنام دریں نامہ بزبان فارسی نگارش یافتہ یادگار
بلکہ چوں انتشار و اشتہارش برائے اہل مملکت وسیلۂ بصیرت
و برائے خارجہ در آموختن زبان فارسی اسباب سہولت است این
آثار نام مرا بہتر از فرزند خلف زندہ و پائیدار میدارد - برائے
طالبان تحصیل فارسی تا کنوں باین سادگی و بے حشو و زوائدے
نمونہ نوشتہ نشدہ ٭

اہل خارجہ و ترکان آذربائیجان وغیرہ را بہ جہت آموختن زبان فارسی
مداومت و مواظبت این تمثیلات از ممارست سائر کتب فرس مفید تر
و برائے رفع ہر گونہ کدر انیس بے درد سر و جلیس بے زحمت و ضرر
خواہد بود ٭

سبب ترجمہ و مقصود از آں

[illegible] از این تالیف و ترجمہ تہذیب [illegible] کالمہ مضحکہ بہ
[illegible]ت سہل [illegible] [illegible] آشنان بطور [illegible]
در صورت [illegible] [illegible] شے

[illegible] محبت [illegible]

انسان است۔ بتماشائے شکل وشباہت وشنیدن سخنان خوش مزہ بے اغراق وموافق طبع +

چوں حکمائے عصر متفق ومعتقد شدہ اند برا ینکہ عیوب و قبایح راچناں کہ تمسخر از طبیعت انسان بیروں مے برد ہیچ قسم نصیحت وپندے نمیتواند برد۔ وہمچنانکہ استہزا ایشاں را براں مے وارد کہ ترک اعمال قبیحہ مے نمایند۔ ہیچ گونہ موعظہ وپندے ایں طور موثر نمے افتد۔ بنابراں اشتہار وانتشار علم تیاتر راکہ مستجمع افعال قبیحہ ومستحسنہ بنی نوع انسان است لازم دانستہ امثال اتفاقیہ وحادثات واقعہ راکماہی بے میل و غرض تالیف کردہ دقایق مطالب تہذیب اخلاق راخواندہ بخواندن ونقل کردن وخواہ بدرس دادن وتشبیہ نمودن بمردم وانمود مے کنند۔ تا بہ کردارہائے خوب راغب وازکارہائے زشت بپرہیزند +

ایں بندہ کتابے بزبان ترکی دیدہ فوائد ومنافع آں رامشاہدہ کردہ افسوس خوردم کہ چرا تا امروز ما اہل ایران ازیں استفاضہ محروم ماندہ ایم۔ محض خدمت ہموطنان وحصول اطلاع از فوائد نمائدہ تیاتر وتازگی وخوش طرحئے ایں چندے بہ ترجمہ آں پرداختہ معروض نظر ارباب کمال مے نماید۔ صرف نظر از فوائد عامہ کہ از قول[1] مصنف در ترجمہ عرض خواہد شد۔ فائدۂ خاص رانیز دریں ضمن مراعات کردہ برخلاف سلیقہ چیز نویسان قدیم از قید عبارت مغلقہ والفاظ مشکلہ رہانیدہ

---

[1] دیکھو صفحہ ۱۲-۱۳-۱۴+

بزبان عوام وسخنان رواں وکلمات مانوس وعبارت معروف
ایں کتاب مستطاب را نوشتہ باتمام رسانید کہ بے سواد و
باسواد ہر دو بخواندن وشنیدن از فوائد آں بہرہ مند شوند و
اطفال مظلوم کہ ہمیشہ برائے یادگرفتن ترکیب کلمہ و
آموختن ہجی او... ورطۂ عبارات مغلق مستغرق و گرفتار اند
بخواندن ایں کتاب کہ بزبان خود آنہا مسطور است خلاصی
یافتہ سہولت عبارت و مانوسی سخنان وسیلۂ تشویق و ترغیب
آنہا گردیدہ آنچہ کہ مے خوانند و مے آموزند معنی آں را نیز
فہمیدہ ببصیرت روشنائی حاصل کنند +
محقق است کہ لذت فہم معانی وحصول بصیرت وسیلۂ شوق
ورغبت درس ومعرفت گشتہ از روئے میل طبیعی وخواہش
خود بدرس خواندن اقدام خواہند نمود +
ہمچنیں کسانیکہ فارسی نہ بودہ ایام قبل سالہا برائے آموختن
زبان فارسی زحمت کشیدہ از روئے کتب فرس ویا ترجمہ
ہائے انجیل و توراۃ تحصیل فارسی مے نمودند وبے دقت
حرف زدن یا چیز نوشتن (دیدہ وشنیدہ است) کہ چہ مے
گفتند وچہ مے نوشتند ایشاں مورد ملامت نیستند۔ اما
بعد از قرنے زحمت وریاضت از وصول مدعا تہیدست می بودند
امیدوارم بخواندن ومداومت ایں تمثیلات از قیود آں عیوب
مستخلص وبرائے تحریر وتقریر ضرروی از زحمت کثیر مستغنی شوند
بارے چندانکہ برائے اطفال مملکت ... خواندن ایں کتاب

ضرورت دارد۔ دو چنداں برائے بزرگ و کوچک غیر مملکت فارس مداومت ایں تمثیلات لازم و درکار است،،+

لیکن افسوس ہے کہ اہل ملک وملت نے مترجم کی عملی قدردانی نہ کی اور اسے عمر بھر اس بات کا افسوس رہا کہ نہ تو اس کی ترجمہ کردہ تمثیلات کی اہل ملک نے تماشا خانہ میں نقل کی اور نہ ہی انہیں بطور نصاب تعلیم مدارس میں داخل کیا + اس نا قدری کی وجہ یہ ہے کہ مکتبوں کے معلم تعلیم کے پرانے طریقوں اور نصاب مروجّہ کو آسانی سے چھوڑنے والے نہ تھے۔ علاوہ ازیں ان تمثیلوں کی تکلمی اور سوقی زبان ان کے خیال میں متانت کے منافی تھی اس لئے تعلیمی نصاب میں ان کو داخل کرنے کی بہت مخالفت کی گئی +

تشبیہی حیثیت سے ان کی ناکامی کا باعث یہ ہے کہ اوّل تو ایران میں فن تشبہ، ابھی ابتدائی حالت میں تھا۔ اور تماشا گیروں، کو تماشائیوں کے سامنے پیش کرنے میں بہت دقّت تھی۔ دوسرے چونکہ ان میں ملّاؤں رمّالوں فال گیروں نجومیوں اور حکام عدالت کے خاکے مضحکہ آمیز رنگ میں اڑائے گئے ہیں اور ممالک ایشیا اور خصوصاً ایران میں عامۃ الناس پر ان کا اثر اور نفوذ بہت زیادہ ہے۔ اس لئے ان لوگوں کی علانیہ تضحیک آسان بات نہ تھی تاہم اتنا معلوم ہے کہ بعض اصل آذری اور فارسی ترجموں کی نقلیں، مختلف اوقات میں تماشا خانوں میں دکھائی گئی ہیں +

ہاں ممالک غیر کے فارسی آموزوں نے ان کتابوں کا تپاک سے خیر مقدم کیا۔ اور ایران کی تکلمی زبان کے سیکھنے میں ان سے معتد بہ

فائدہ اُٹھایا اور اُٹھا رہے ہیں۔ یورپ کی اکثر زبانوں میں ان کے ترجمے اور حاشئے شائع ہو چکے ہیں اور اکثر تعلیمی مجلسیں ان کو فارسی زبان کے نصاب میں داخل کر رہی ہیں۔ ایران کے آئندہ تعلقات بین الاقوامی کی بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان کی مانگ اور قدر اب بہت بڑھ جائے گی۔

ان تمثیلوں کے شائع ہوتے ہی ایرانی اہل قلم نے اپنے ہاں اس فن کی ترویج اور ترقی کی طرف توجہ کی اور تھوڑے ہی عرصہ میں اس فن کے متعلق بہت سی کتابیں شائع ہوئیں۔ جن میں سے اکثر ترجمے ہیں۔ منجملہ ان کے شیکسپیر کے ہنری چہارم کا انگریزی سے مولیر کے متعدد ڈراموں کا (جن میں سے طبیب اجباری بہت مشہور ہے) فرانسیسی سے اور تیاتر ضحاک (جس میں ضحاک اور فریدوں کا قصہ خالص تاریخی رنگ میں بیان کیا گیا ہے) کا ترکی سے ترجمہ کیا گیا۔ با مذاق مستورات نے بھی ادھر توجہ کی چنانچہ تاج ماہ آفاق الدولہ ہمشیرہ آقائے مرزا اسمٰعیل خاں اجودان باشی نے نامۂ نادری (نادر شاہ افشار کے عروج و زوال کے واقعات میں) ترکی سے ترجمہ کیا۔

کچھ مدت ہوئی ہندوستان میں بھی رسالہ زمانہ کانپور کے اڈیٹر نے نواب ہندی نام ایک فارسی ڈرامہ شائع کیا تھا۔ جس میں گو محاورۂ جدید ایران کو نباہنے کی بہت قابل قدر کوشش کی گئی ہے تاہم "ہندیت" کی جھلک صاف نظر آتی ہے۔

سرگذشت مردِ خسیس

یہ تمثیل جیسا کہ اُوپر بیان کیا گیا ہے ۱۲۹۱ھ میں ترجمہ ہوئی تھی۔ اس میں علاقہ قفقاز کے تاتاری قبائل کے رواجات۔ اخلاق۔ بود و باش کا نقشہ دکھایا گیا ہے۔ جو ابھی تک رُوسی حکومت کی جکڑ بندیوں سے مانوس نہیں ہوئے۔ چوری چکاری رہزنی کی روک تھام کو سدّ رزق خیال کرتے ہیں۔ تجارت و زراعت کو ذلیل سمجھتے ہیں۔ حکومت کی طرف سے عائد کردہ تجارتی پابندیوں کو بُرا سمجھتے ہیں۔ ہر ایک قانون کو اپنی آزادی کے منافی جانتے ہیں۔ غرضیکہ نئی حکومت میں وُہ مرغ نو گرفتار کی طرح پھڑ پھڑا کر جال سے باہر نکلنے کی کوشش کرتے ہیں مگر بے سُود +

مصنف مرزا فتح علی روسی حکومت کا نمک خوار ہے اور قدرتاً اسی کی طرفداری کرتا ہے۔ تاہم وُہ اپنی قوم کی کمزوریوں اور نقصوں سے بھی واقف اور ان پر متاسف ہے۔ اور جہاں لوگوں کو حکومت اور پابندیٔ قوانین کے فوائد سے آگاہ کرتا ہے وہاں دبی زبان سے حکومت کی کمزوریوں اور خصوصاً پولیس کے ہتھکنڈوں اور چالاکیوں کو بھی ظاہر کئے بغیر نہیں رہتا +

اس تمثیل کی زبان بازاری ہے جو عوام الناس طہران اور اس کے گرد و نواح میں بولتے ہیں۔ کتابی زبان کی طرح اس میں عربی اور ترکی الفاظ کی بیجا و بیجا بھرمار نہیں ترکیبیں بالکل سادہ اور عام فہم ہیں طرز ادا میں آمد

اور روانی بہت ہے عالمانہ پیچیدار ترکیبوں مغلق و مشکل الفاظ اور مترادفات
کا استعمال بالکل نہیں تصنع اور تکلف سے بالکل پاک وصاف ہے۔
محاورہ جدید کی بعض خصوصیات جنکی طرف فرہنگ میں جابجا اشارہ کیا گیا ہے
اور جن کا استعمال اس کتاب میں ہے درج ذیل ہے:-

(۱) اسم کی جمع بنانے کے لئے عام اس کے کہ وہ جاندار کے لئے ہو یا بیجان کے لئے عموماً "ہا" علامت جمع ہوتی ہے "اں" کا استعمال آجکل بہت کم ہے +

(۲) ضمائر جمع کے بعد بھی مزید تاکید کے علامت جمع لگائی جاتی ہے

(۳) ترکیب اضافی میں مضاف الیہ کے بعد علامت جمع کا استعمال ہوتا

(۴) ضمائر متصل کا استعمال ضمائر منفصل کی نسبت بہت زیادہ ہے اور اکثر حروف کے بعد بھی لگا لیتے ہیں +

(۵) اگر کسی اسم کے بعد حرف علت ہو تو خلاف قاعدۂ قدیم ضمیر متصل لگاتے وقت اس کے ماقبل "ی" کی ضرورت نہیں +

(۶) گفتگو میں کاف بیانیہ - کاف صلہ - حروف عاطفہ - حروف شرط اور حروف جر کے حذف کی طرف بہت زیادہ میلان ہے +

(۷) "کہ" تاکید کے لئے اور بجائے حرف شرط اکثر استعمال ہوتا ہے +

(۸) اسماء بھی صفتی معنوں میں مستعمل ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ علامت تفضیل بھی لگا لیتے ہیں +

(۹) صفات اور اسماء دونوں کے ساتھ "ک" تصغیر کا استعمال کرلیتے ہیں +

(۱۰) فعل حال اور فعل ماضی - فعل مستقبل کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں +

(۱۱) اسم مفعول سماعی کے بعد بعض وقت لفظ "شدہ" علامت اسم مفعول تاکید کے لئے لگاتے ہیں +

(۱۲) ایک ہی جملہ میں واحد شے کے لئے ضمیر کبھی واحد ہوتی ہے اور کبھی جمع خصوصاً مخاطب کے صیغوں میں +

(۱۳) فاعل واحد کے فعل جمع اور بالعکس کا رواج عام ہے +

(۱۴) لفظ "بندہ" عموماً قائم مقام "من" سمجھ کر فعل متکلم استعمال کرتے ہیں +

(۱۵) کلمات ذیل کے استعمال کا رواج محاورۂ جدید میں بہت ہے۔ توے (اندر) روے - سر (بر) پاے (زیر) جلو (پیش) محض (برائے) دم (نزد - در) بلکہ (شاید) خیر (نہ) وغیرہ وغیرہ +

خلاصۂ تمثیل سرگذشت مرد خسیس

مجلس اوّل

حیدر بیگ چاندنی رات میں بستی کے باہر بیٹھا اپنے دوست صفدر بیگ کے سامنے اپنا دکھڑا رو رہا ہے کہ روسی حکومت کی پابندیوں کی وجہ سے ان کی قوم اور ملک کے ہنروں کی سخت بیقدری ہو رہی ہے۔ نہ سواری کا کوئی شائق نظر آتا ہے اور نہ چوری و رہزنی کا مشتاق۔ حکومت کی طرف سے تاکید ہوتی ہے کہ چوری نہ کرو۔ لوٹ مار نہ کرو۔ بلکہ تجارت و زراعت کے ذریعے روزی کماؤ۔ یہ پیشے اس کے خیال

میں شرافت اور جوانمردی کے منافی ہیں۔ تجارت ذلیل لوگوں کا کام ہے۔ اور کاشتکاری کو بہادری و جواں فقیری سے کوئی مناسبت نہیں۔ سنچالنگ کہیں دورے پر آیا تھا۔ حیدر بیگ کو چوری چکاری سے باز رہنے کی تاکید کر گیا تھا۔ چونکہ اور کوئی ذریعہ آمدنی نہیں اس لئے بہت جھلایا ہوا ہے۔ علاوہ اس کے مصیبت یہ ہے کہ اسے صوناخانم سے عشق ہے۔ گو اس کے ماں باپ نے دونوں کی شادی منظور کر لی ہے مگر افلاس (بے زری) باقاعدہ شادی کرنے میں مانع ہے۔ بنابر آں اپنی محبوبہ سے وعدہ لے آیا ہے کہ وہ اس رات کو اس کے ساتھ فرار ہو جاوے گی چنانچہ اسی مطلب کے لئے وہ اس وقت باہر بیٹھا اپنے دوسرے دوست عسکر بیگ کا منتظر ہے۔ اتنے میں وہ بھی آجاتا ہے۔ اور تینوں میں اس مضمون پر گفتگو چھڑ جاتی ہے۔ حیدر بیگ دل میں اس طرح بھگا لانے کے خلاف ہے۔ کیونکہ وہ اسے قابل شرم اور ذلیل سمجھتا ہے اس لئے کچھ متردد سا ہے۔ وجہ دریافت کرنے پر وہ حقیقت حال بیان کرتا ہے اور اپنی بے زری کا رونا روتا ہے۔ عسکر بیگ تجویز کرتا ہے کہ حاجی قرہ سوداگر آغچہ بدلیجی سے روپیہ قرض لے کر تبریز سے فرنگستانی کپڑا (جس کی درآمد کی علاقہ میں حکومت روس کی طرف سے ممانعت ہے) خرید کر لایا جاوے۔ اس تجویز پر سب کا اتفاق ہو جاتا ہے۔ مگر چونکہ حیدر بیگ نے صوناخانم سے اسی رات کو بھگا لیجانے کا وعدہ کر رکھا ہے اور اس کے انتظار کا خیال ہے اس لئے وہ اپنے دوستوں سے اجازت لے کر تنہا اس کے پاس جاتا ہے کہ اسے اپنی تجویزوں کے متعلق مطلع کرے۔ صبح کو ملنے کا وعدہ کر کے تینوں دوست

علیحدہ ہو جاتے ہیں +

ادھر صوناخانم اپنے خیمے سے نکل کر حیدر بیگ کا بڑے اضطراب سے انتظار کر رہی ہے۔ چونکہ وقت زیادہ ہوتا جاتا ہے اور حیدر بیگ حسب وعدہ ابھی تک نہیں آیا۔ اور بیچینی اور سراسیمگی کے عالم میں خود بخود باتیں کرنا شروع کر دیتی ہے دل میں طرح طرح کے خیالات گذر رہے ہیں۔ حیدر بیگ کی طبیعت اور افتاد سے خوب واقف ہے۔ اسے خطرہ ہے کہ کہیں چوری چکاری میں پکڑا نہ گیا ہو۔ کیونکہ ابھی تھوڑا عرصہ ہی گذرا کہ اسی چوری کی وجہ سے دو سال تک مفرور رہا ہے۔ کبھی اس کی محبت کے بارے میں مشکوک ہو جاتی ہے اور تنگ آکر ترک الفت پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ مگر اسے یہ بھی امر محال معلوم ہوتا ہے آہٹ کے لئے ہمہ تن گوش بنی ہوئی ہے۔ کشمکش بیم و رجا کی زندہ تصویر ہے۔ اتنے میں کسی کے پاؤں کی آواز سے چونک اٹھتی ہے اور تھوڑی دیر میں حیدر بیگ اور وہ ہم سرگرم گفتگوئے ناز و نیاز نظر آتے ہیں۔ صوناخانم جذبات عشق کے ہاتھوں بے قابو ہوئی جاتی ہے۔ اور حیدر بیگ کو تاکید پہ تاکید کئے جاتی ہے کہ جلدی بھاگ چلو۔ مگر وہ محبت بھرے الفاظ میں بھگا لیجانے کی بے شرمی و بے حیائی کے نتائج اسکے سامنے بیان کر رہا ہے۔ اور سمجھاتا ہے کہ ایک دو ہفتے صبر کرو۔ میں کہیں سے روپیہ کا انتظام کر کے باقاعدہ نکاح کر کے تمہیں لے جاؤنگا۔ اور اس کو اپنی تجویزوں کے متعلق بھی بتا دیتا ہے۔ مگر صوناخانم کی بے صبری کے سامنے اس کی پیش نہیں جاتی۔ ہر بات کو کاٹ دیتی ہے۔ اور اس بات پر اڑی ہوئی ہے کہ اگر مجھ سے محبت ہے تو ابھی بھگا لے چلو۔ آخر اسے بادل

ناخواستہ اس بات پر آمادہ کر ہی لیتی ہے اور اُچک پر گھوڑے پر سوار
ہونا ہی چاہتی ہے کہ سفیدۂ صبح نمودار ہو جاتا ہے اور اس کی ماں
اسے زور سے پکارتی ہے صونا خانم اب مجبور ہو جاتی ہے ۔ اور ماں کی
نظروں سے اوجھل ہونے کے لئے زمین پر بیٹھ جاتی ہے اور حیدر بیگ
مختصر مگر محبت آمیز الوداعی کلمات کے ساتھ رخصت ہو جاتا ہے +
ماں نوجوان بیٹی کے اکیلے بے وقت باہر رہنے کی وجہ دریافت کرتی
ہے ۔ بیٹی چالاکی و عیاری سے جواب دیتی ہے کہ میں کل شام تک غالیچہ
بچھانے کا کام کرتی رہی واپسی پر اسے لے جانا بھول گئی تھی اور اس خیال
سے کہ کہیں گوالوں اور چرواہوں کے ہاتھ نہ آجائے سویرے ہی سے
اس کی تلاش کے لئے میں آئی تھی واپسی پر جوتی کا ایک پاؤں اتر کر گم
ہو گیا ہے ۔ اس کی تلاش کر رہی ہوں ماں محبت آمیز تنبیہہ کرکے جوتے
کی تلاش میں شریک ہو جاتی ہے اور لڑکی جھوٹ موٹ ادھر ادھر ہاتھ
مار کر جلدی ہی چلا اٹھتی ہے کہ ایلو مل گئی ۔ اس پر دونوں ماں بیٹیاں
اپنے خیمے کی طرف چلی جاتی ہیں +

مجلس دوم

آغچہ بدیع کے بازار میں حاجی قرہ (مرد خسیس)، جو کپڑے کا مالدار
سوداگر ہے اپنی دوکان پر بہت ملول اور غمناک بیٹھا ہے کہیں سے
دھوکا کھا کر بہت سا کپڑا خرید چکا ہے جس کا علاقہ میں رواج
نہیں ۔ خریدار دوکان کی طرف منہ بھی نہیں کرتے ۔ حاجی بہت

بددل ہو کر بیوپاری پر لعنتیں بھیج رہا ہے۔ خسارے کا خوف اسے ہلاک کئے جا رہا ہے اتنے میں خدا وردی مؤذن آ کر السلام علیکم کہتا ہے حاجی آواز پر چونک اُٹھتا ہے "بلّی کو چھیچھڑوں کے خواب" وہ سمجھتا ہے۔ کوئی خریدار ہے۔ فوراً پوچھتا ہے آپ نا شوربا مانگتے ہیں ہم کتنے قدان چاہئیں۔ مگر مؤذن اس سے اس کے مرحوم باپ کا نام پوچھتا ہے۔ کہ اس کی رُوح کو سورۂ جمعہ کا ثواب پہنچائے اور اس کے بدلے میں صرف ایک عباسی (ایک قلیل القیمت سکّہ) کا طلبگار ہے۔ حاجی پہلے ہی جلا بھُنا بیٹھا ہے۔ اس بات سے صاف منکر ہو جاتا ہے اور دوکان سے ہٹانا چاہتا ہے۔ مؤذن صاحب کو کھسیانا ہو کر واپس ہونا پڑتا ہے بعد ازاں حیدر بیگ اور اس کے رفقا آ جاتے ہیں۔ حاجی انہیں بھی خریدار سمجھ کر بہت خوش ہوتا ہے اور خوب آؤ بھگت کرتا ہے اور انہیں پھنسانے کے لئے بہت خوشامد در آمد کرتا ہے۔ مگر جب اسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خریدار نہیں تو فوراً نگاہ بدل جاتا ہے اور انہیں دوکان سے چلے جانے پر مجبور کرتا ہے۔ اور ان کی کوئی بات سُننا نہیں چاہتا۔ آخر حیدر بیگ اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے۔ کہ اس شخص کی قسمت میں ہی روپیہ نہیں تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ چلو چلیں اس کے پاس ہم کیوں آئے۔ حاجی یہ سُنکر پھسل پڑتا ہے۔ اور ان کی خوشامد شروع کر دیتا ہے۔ اور بڑے اصرار و الحاح سے حصول زر کے ذریعے کی بابت دریافت کرتا ہے۔ جس پر وہ اپنا مافی الضمیر بیان کرتے ہیں۔ حاجی خود بھی ان کے ساتھ تبریز جانے اور کیمیا خریدنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور اسے صحیح سلامت واپس پہنچانے کے

صلے میں تینوں دوستوں کو پانچ نیصدی سُود پر کچھ رقم دینے کی آمادگی ظاہر کرتا ہے۔ بات پختہ ہو جاتی ہے۔ تینوں دوست چلے جاتے ہیں۔ اور حاجی بھی دوکان سے اُٹھ کر گھر میں جاتا ہے۔ سامان سفر درست کرتا ہے۔ ہتھیار پہن لیتا ہے۔ نقدی کے صندوق کھول کر روپیہ گن رہا ہوتا ہے۔ کہ اس کی بیوی تکذبان آجاتی ہے وہ اس کی ہیئت کذائی کو دیکھ کر اس کے متعلق دریافت کرتی ہے اور اس کے ارادہ سفر سے مطلع ہو کر چراغ پا ہو جاتی ہے۔ میاں بیوی میں خوب مزے کی نوک جھونک ہوتی ہے اتنے میں حیدر بیگ اور اس کے ساتھی بھی آپہنچتے ہیں۔ اِدھر اُدھر کی باتوں کے بعد حاجی کے نوکر کرم علی کا قضیہ پیش آتا ہے۔ یہ شخص حاجی کی بدسلوکی اور کنجوسی سے تنگ آیا ہوا ہے اور نوکری چھوڑنے پر آمادہ ہے۔ اور چونکہ اس سے پہلے ایک دفعہ بغیر پروانہ راہداری سفر کرنے کے پاداش میں سزا پاچکا ہے۔ اس لئے اس مجرمانہ سفر میں حاجی کی ہمراہی سے انکاری ہے۔ مگر حیدر بیگ وغیرہ دم دلاسا دے کر اسے ساتھ لے ہی لیتے ہیں ؎

مجلس سوم

قاچاقچی (حیدر بیگ وغیرہ) تبریز سے مال خرید کر گھوڑوں پر گٹھڑیاں لادے دریائے ارس کے اس کنارے پر جو ایران کی سرحد میں ہے آ پہنچے ہیں۔ دریا کے [illegible] کے آثار بھی نمودار ہیں۔ آندھی زوروں [illegible] چل رہی [illegible] بیگ اور

اسکے ساتھی دریا سے پار اترنے کی تجویزیں کر رہے ہیں۔ حیدر بیگ اور دوسرے آدمی حاجی کو اسباب کی حفاظت کے لئے چھوڑ کر ذرا اوپر چلے جاتے ہیں۔ وہاں جاکر شور کرتے ہیں۔ پولیس اور گشت کے سپاہی شور سن کر ادہر جاتے ہیں۔ اور ان کا رستہ صاف ہو جاتا ہے۔ حیدر بیگ وغیرہ جلدی ہی اس مقام پر جہاں حاجی کو چھوڑ گئے تھے۔ واپس چلے آتے ہیں۔ اور گھوڑوں کو دریا میں ڈال دیتے ہیں۔ حاجی کے گھوڑے کو ٹھوکر لگتی ہے۔ اور وہ پانی میں گر پڑتا ہے۔ اور پانی اُسے بہا کر لے جاتا ہے۔ آخر وہ ایک درخت سے چمٹ جاتا ہے۔ اور چلانا شروع کرتا ہے۔ اور اس کے ساتھی پھندا بنا کر رسہ پھینکتے ہیں۔ جو بدقسمتی سے اس کے گلے میں پھنس جاتا ہے۔ وہ اُسے کھینچتے ہیں۔ اور وہ گلا گھٹنے سے بہت تکلیف اٹھاتا ہے۔ آخر بڑی مشکلوں سے حاجی کی جان خلاص ہوتی ہے۔ اتنے میں گشت کرنے والے سپاہیوں کا ایک دستہ روند کرتا ہوا اُن سے دوچار ہوتا ہے۔ سپاہی ان کو مشتبہ سمجھ کر ان کا احاطہ کر لیتے ہیں۔ حیدر بیگ ان کو ڈرا دھمکا کر بھگا دیتا ہے۔ مقام خطر سے نکل کر حاجی ڈینگ مارنا اور شیخی جتانا شروع کر دیتا ہے۔ اسے دفعتہً یاد آتا ہے۔ کہ دوسرے دن جمعہ بازار لگنے والا ہے۔ اسکے سمت جرحی پر تازیانہ لگتا ہے۔ اور باوجود ساتھیوں کے روکنے اور منع کرنے کے اپنے نوکر کریم علی کو ساتھ لیکر ان سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اور بازار کے مقام کی طرف رُخ کرتا ہے۔

مجلس چہارم

حاجی اور کرم علی اپنے ساتھیوں سے علیحدہ ہو کر درختوں کے خوشنما جھنڈ میں سے گزر رہے ہیں۔ دوسری طرف سے طلوع کے دو کسان آپس میں باتیں کرتے آتے ہیں۔ وہ کٹائی کر کے واپس آ رہے ہیں۔ اور ان کے ہاتھوں میں درانتیاں ہیں۔ ان کی باتیں حسب معمول فصل اور غلے کے متعلق ہیں۔ حاجی قرنہ سے ان کی مٹھ بھیڑ ہوتی ہے۔ کرم علی گھبراتا ہے۔ مگر حاجی اوپر سے دل سے تسلی دے کر اشارہ کرتا ہے۔ کہ اسباب کو لیکر آگے بڑھے اور جب دیکھتا ہے کہ وہ پہنچتے ہیں۔ تو ان کو آواز دے کر روکتا ہے۔ اور خوب ڈانٹ ڈپٹ کر ان سے پوچھتا ہے۔ کہ تم کون ہو۔ اور اس وقت کیا کر رہے ہو کسان اس طرح اچانک روکے جانے پر گھبرا جاتے ہیں۔ مگر حاجی ان کو ڈانٹے ہی جاتا ہے۔ کبھی ان کو چور کہتا ہے۔ اور کبھی ڈاکو بتلاتا ہے۔ اور ہتھیار ڈال دینے کا حکم دیتا ہے۔ وہ بیچارے ہر چند اپنی اصلیت و بے گناہی کا اظہار کرتے ہیں۔ مگر حاجی اپنی ہی ہانکے جاتا ہے

اسی حالت میں صوبیدار و جمعدار خلیل اور باشی کے وہاں آ نکلتے ہیں ان کو دیکھ کر کسان داد فریاد کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ حاجی بھی چلانا شروع کرتا ہے۔ اور ان کو چور اور ڈاکو بتا کر دعویدار ہوتا ہے۔ صوبیدار فریقین کے بیان سے مشکوک ہو کر ان کو گرفتار کر لیتا ہے۔ اور عدالت میں چالان کر دیتا ہے۔ عدالت کا نام سن کر حاجی کے ہوش و حواس فنا ہو جاتے ہیں۔ ہائی کورٹ کے ... ...

ہاتھ پاؤں مارتا ہے مگر سپاہی اس کی ایک نہیں سنتے ۔ اور کشاں کشاں
اس کو کچہری کی طرف لے ہی جاتے ہیں۔

مجلس پنجم

حاجی کے ساتھی اس سے علیحدہ ہو کر بخیریت شہر میں آجاتے ہیں
اور کپڑا بیچ دیتے ہیں۔ اس کے منافع کے روپیہ سے حیدر بیگ
شادی کا انصرام کر کے صونا خانم کو اپنے خیمے میں لے آیا ہے۔
میاں بیوی میں راز و نیاز کی باتیں ہوتی ہیں۔ بیوی گذشتہ سفر کے
حالات سن سن کر دہلی جاتی ہے۔ اور اس قسم کے آئندہ سفر سے میاں
کو روک رہی ہے لیکن حیدر بیگ بعض مجبوریوں کا اظہار کر کے کم از
کم ایک دفعہ اور جانے کی اجازت طلب کرتا ہے۔ مگر یہ اس کے
متعلق ایک حرف بھی سننا نہیں چاہتی۔ دوران گفتگو میں حاجی کی بیوی
ناگہاں آنکلتی ہے۔ اور حیدر بیگ سے اپنے شوہر کی گمشدگی
اور عدم واپسی کی وجہ دریافت کرتی ہے۔ وہ اسکو تسلی دے کر ٹالنا
چاہتا ہے۔ اسی وقت سوورا دو بچالنگ سواروں کا ایک دستہ لئے
آموجود ہوتے ہیں۔ اور بستی کا محاصرہ کر لیتے ہیں۔ بچالنگ حیدر بیگ
کو بلا کر کہتا ہے۔ کہ دیکھو! تم نے باوجود میری فہمائش کے وہی سابقہ
کام اختیار کر لئے ہیں۔ اور انگلیس کے ارمینوں کو لوٹا ہے۔ مناسب
یہی ہے۔ کہ تم اپنے جرم کا اقرار کر لو۔ اور اپنے ساتھیوں کا نام بھی
بتا دو۔ حیدر بیگ صاف منکر ہوتا ہے۔ بچالنگ وہاں ایک [illegible] بوڑھی
[illegible] جس سے وہ اپنے اس [illegible] [illegible]

ہے۔ حیدر بیگ پہچان جاتا ہے۔ مگر اتحیاں بن کر اس کا مذاق اڑانا شروع کر دیتا ہے۔ جس پر حیدر بیگ اور اوہان میں کہن سن ہو جاتی ہے۔ سچالنگ ان کو ٹوک کر اصلی معاملہ کے متعلق دریافت کرتا ہے۔ اوہان اصل مجرم گرفتار نہ کر سکنے کی شرم کو مٹانے کے لیئے چاہتا ہے۔ کہ یہ الزام حیدر بیگ پر تھوپ دے۔ خصوصاً اس لئے کہ ایک دن قبل ہی وہ حیدر بیگ کے ہاتھوں زک اٹھا کر ذلیل ہو چکا تھا۔ اس لئے کہتا ہے۔ کہ صاحب یہی ڈاکو تھا جس نے ہم پر (جب ہم انکلیس کے ارمنی لوگوں کو بچانے کیلئے پہنچنے تھے) تلوار سونتی اور بندوق چھتیائی تھی۔ یہ اکیلا نہ تھا۔ بلکہ اس کے ساتھ بیس اور ڈاکو تھے۔ ہم صرف دس ڈاکو تھے۔ اور مقابلہ برابر کا نہ تھا۔ ورنہ ہم ان کو ضرور گرفتار کر لیتے۔ حیدر بیگ بھی تجربہ کار چوروں کی طرح اوہان ہی کو ذلیل اور جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ سچالنگ حیران ہو کر کہتا ہے کہ تاتاری سب کے سب جھوٹے ہیں۔ کس کی بات کو تسلیم کیا جاوے چنانچہ اسی قسم کا ایک اور مقدمہ اسوقت میرے پیش ہے۔ جس میں ایک فریق تو دو ارمنی ہیں۔ اور دوسرا ایک مسلح تاتاری اور دونو اپنے فریق مخالف کو چور اور ڈاکو بیان کرتے ہیں۔ حیدر بیگ اصلیت کو بھانپ جاتا ہے۔ اور یہ تجویز پیش کرتا ہے۔ کہ اگر وہ دونو میرے سامنے لائے جائیں۔ تو میں شاید اصلیت ظاہر کر سکوں۔ سچالنگ حاجی اور دونو ارمنیوں کو سامنے منگواتا ہے۔ حیدر بیگ کہتا ہے۔ کہ فریقین میں سے کوئی بھی چور اور ڈاکو نہیں۔ سچالنگ یہ سن کر بہت ہی جھنجلاتا ہے۔ اور حیدر بیگ کو سشن سپرد کرنے کی دھمکی دیتا ہے۔ سچالنگ

حاجی سے دریافت کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو سلطنت کا ایک وفادار فرد قرار دیتا ہے۔ اس کا ثبوت یہ دیتا ہے۔ کہ میں ہر سال ٹیکس اور محصول کی صورت میں ایک معقول رقم خزانہ شاہی میں داخل کرتا ہوں۔ سچالنگ اس معقولیت کا مذاق اڑا کر کہتا ہے۔ کہ حکومت کو اس حسن خدمت کے صلہ میں تمغہ عطا کرنا چاہئیے۔ جسے حاجی سادہ لوحی سے سچ مان لیتا ہے۔ اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے۔ اسی اثنا میں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ارمنی سوداگروں پر ڈاکہ مارنے والے مع مال مسروقہ کے گرفتار ہو چکے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد ایک یساول کے ذریعہ ایک تاجا چاپچی (کرم علی) گرفتار ہو کر پیش ہوتا ہے۔ حاجی کو اس خیال سے کہ اب راز ظاہر ہو گیا۔ اور ممکن ہے۔ کہ مال ضبط ہو جائے غش آ جاتا ہے۔ سچالنگ کی حیرت کی انتہا نہیں رہتی اور اس کا سبب دریافت کرتا ہے۔ آخر حیدر بیگ تمام حالات پوست کندہ بیان کر دیتا ہے۔ اور سچالنگ صوناخانم کی گریہ زاری سے متاثر ہو کر اور ملزمین کے اس اقرار پر کہ وہ سب روسی فوج میں بھرتی ہو جاویں گے۔ سب کو ضمانت پر رہا کر دیتا ہے۔ اور ان کو آئندہ کے لئے قانون کی پابندی کی نصیحت کرتا ہے۔ حاجی اس موقعہ پر بھی اپنی خست کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ سپاہیوں نے گرفتاری کے وقت کہیں تھوڑی سی رقم اس سے اڑا لی تھی۔ حاجی اس کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ اگر وہ مجھے نہ ملی۔ تو میں تباہ ہو جاؤں گا۔

سیر و خصائل افرادِ مجالس

حیدر بیگ ۔ صاحب ہمت اور باحوصلہ جوان ہے ۔ چوری چکاری
اور راہزنی کا شائق ہے ۔ اور ان باتوں میں بہت مشاق بلازمہ
کو عار سمجھتا ہے ۔ اور تجارت حرفت اور زراعت کو خلاف
بہادری و مردانگی جانتا ہے ۔ یہ پیشے اس کی نظروں میں ذلیل
اور ناکارہ ہیں ۔ امن وامان کی زندگی اس کی جری طبیعت کے
خلاف ہے ۔ وہ ہر وقت لوٹ مار، دشمنی اور لڑائی جھگڑے کا خواہشمند
ہے ۔ ان باتوں کی وجہ سے علاقہ بھر میں مشہور ہے ۔ حکام بھی
اس بات کو جانتے ہیں ۔ اور اس کی حرکات کے نگران ہیں ۔ وہ
بھی پولیس اور کاسکوں کی نقل وحرکت سے واقف ہے ۔ ا
ان سے بچنے کی سینکڑوں تدبیریں جانتا ہے ۔ نڈر ہے ۔ او
وقت پر حوصلہ نہیں ہارتا ۔ اس کا دل جذبۂ عشق سے خالی نہیں
غریب ہے مگر غیور ۔ عسرت و افلاس کی وجہ سے شادی نہیں
کرسکتا ۔ اپنی منسوبہ کو اغوا کر کے لے جانے کو بھی عار و ننگ
سمجھتا ہے ۔ عزت نفس کا محافظ ہے ۔ طبیعت میں تمسخر او
دل لگی ہے اور قیافہ شناس اول درجے کا ہے ۔

صفر بیگ و عسکر بیگ ۔ حیدر بیگ کے وفادار دوست ہیں ۔
ان میں بھی حیدر بیگ کے سے اوصاف پائے جاتے ہیں ۔ مگر
کم ۔ ضرورت کے وقت دوست کو ہر طرح مدد دینے ک
لئے تیار ہیں ۔

صوناخانم۔ سردار قبیلہ کی لڑکی ہے۔ خوبصورت اور نوجوان ہے۔ حیدر بیگ پر دل و جان سے فدا ہے۔ محبت میں اعتدال سے بڑھ جاتی ہے۔ مگر عام طور پر مآل اندیش ہے۔ حیدر بیگ کی حرکات راہزنی وغیرہ سے بہت خائف ہے۔ اور اسے ارتکاب جرائم سے روکتی ہے۔ حیلہ ساز بھی اوّل درجہ کی ہے۔

حاجی قرہ۔ مرد خسیس ہی ہے۔ بہت مالدار ہے۔ مگر بخل اور خست اس پر ختم ہے۔ مطلبی۔ خوشامدی۔ طماع۔ خود غرض اور سود خوار ہے۔ روپیہ کو ہر طرح سے جمع کرتا ہے۔ مگر خرچ کرنے میں بہت بخیل اور خسیس ہے۔ اس کے متعلقین حتیٰ کہ بیوی بچے اس کی بدسلوکی سے بیزار اور نالاں ہیں۔ وقت پر صرف باتوں سے آؤ بھگت کرنے والا ہے۔ مگر سو گز تاپے۔ اور گز بھر نہ پھاڑے۔ سادہ لوح۔ جھوٹا۔ بات بات پر قسمیں کھانے والا۔ ڈرپوک اور بزدل ہے۔ مگر کمزوروں اور نہتوں پر اپنی بہادری اور شہ زوری کا سکہ بٹھانے میں فرد ہے۔ بیہودہ گو اور شیخی باز ہے۔ مگر درحقیقت مارنوں کے آگے اور بھاگتوں کے پیچھے ہے۔

تنکدبان۔ حاجی کی بیوی بڑی طرار زبان دراز اور لڑاکی عورت ہے حاجی کے بخل اور کنجوسی سے تنگ ہے۔ مگر اپنی زبان درازی سے اس کا ناطقہ بند کر دیتی ہے۔ اس کی مفارقت بھی گوارا نہیں کر سکتی۔ اس کی حرکات کی نگران اور ہر

بات پر ٹوکتی ہے مگر بے سود +

حداوردی۔ ذلیل الاوقات قلاقزی مؤذن ہے۔ خدا کے کلام کا بیچنے والا ہے۔ قرآن مجید کی سورتیں پڑھ پڑھ کر رقم قلیل کے معاوضہ پر ان کا ثواب بیچتا پھرتا ہے۔ مانگنے میں بہت اصرار کرتا ہے۔

کرم علی۔ حاجی کا نوکر ہے۔ یہ بھی اس کی کنجوسی کے ہاتھوں تنگ آکر میعاد ملازمت ختم ہونے پر ملازمت چھوڑنے کے لیے آمادہ ہے۔ نہایت ڈرپوک مگر مطلب کا یار ہے مسخرہ بھی ہے۔

اوہان۔ روسی پولیس کا ارمنی داروغہ ہے۔ بڑا ڈرپوک۔ مگر چالباز ہے۔ پولیس کے ہتھکنڈوں میں بہت ہوشیار ہے، اصلی مجرموں کا سراغ نہ لگ سکنے پر جھوٹ موٹ دوسروں پر الزام لگا دیتا ہے۔ جھوٹی شہادت دینے کا عادی ہے اپنی نیک چلنی کی سندات ہر وقت اپنے پاس رکھتا ہے۔ اور وقت بے وقت اپنی حسن کارکردگی کے اظہار کو ضروری خیال کرتا ہے +

فقط

سرگذشت مرد خسیس

افرادِ اہل مجالس

حیدر بیگ
صفر بیگ
عسکر بیگ } بیگہائے آنجا

حاجی قرہ ـ سوداگر

بدل ـ پسر حاجی قرہ ـ

کرم علی ـ نوکر حاجی قرہ ـ

خداوردی ـ مؤذن ـ

اوہان ـ یوزباشی قراولان +

سرکز ـ

قہرمان ـ
قرابیت
و شش نفر دیگر } قراولان +

ارالکیل
تکرقیج } زارعین طوغ +

ہوورزاد ـ حاکم

خلیل ـ یوزباشی کہ ہمراہ ہوورزاد است

نچالنگ
لبناول ـ } سائر عملہ ہوورزاد ہستند ـ

صونا خانم ـ نامزد حیدر بیگ +

طبیہ خانم ـ مادر صونا خانم +

تاکذبان ـ زن حاجی قرہ

مجلس اوّل

(واقع میشود درکنار راه به حمید بیگ در زیر درخت بلوط حیدر بیگ وصفر بیگ هر دو مکمل و مسلح چپت ها یک در شب مهتابی از خانه بیرون آمده درکنار راه به صفر بیگ بسر سنگی نشسته - و حیدر بیگ سر را رو بروی او بحالت غمگین حرف میزند)

حیدر بیگ - خدایا! این چه عصریست؟ این چه زمانه ایست مرد از قدر و قیمت افتاده - نه سواری بکار می خورد - نه خنجر اندازی طالب وا زدن - نه جوانی را قیمتی مانده است - نه بهادری را حرمتی یا قیمت - مثل زنها بایست صبح تا شام و از شام تا بام در میان آلاچیق محبوس باشی - آدم از کجا دیگر زندگانی بکند - پول پیدا نماید - دولت بدست بیاورد -

روزهای گذشته دوره های پیش میان هر هفته یا ماهی یکدفعه لااقل آدم کاروانی را می چاپید - اردوئی را میزد - چپاول می کرد - حالا به کاروان هیچ آن پیدا - نه اردوئی را تالان توان کرد - نه جنگ قزلباشی - نه دعوای عثمانی - اگر بخواهی نوکر هم بشوی بجنگ بروی - با همراهان لزگیهای لات و لوت بروی - اگر به هزار زحمت بیگی را از سوراخ کوه ها در بیاری - جز انبان کهنه و نیزه شکسته چیزی دیگر بدست نخواهد افتاد - کو دعوای قزلباشی و عثمانی؟ که همه قدم اباغ

را با طلا و نقرہ پر کنند +

الحال، ہم تخیلے خانہا ہست، کہ از چپا و اصلان و زنان مے خورند - اولاد اصلان بیگ باز دیروز در بازار آغچہ بدبیح برانہائے نقرہ کہ پدرشان از عثمانلو الجہ کردہ بود - مے فروختند - باز یک ہیچ دعوے اتفاق بیفتد - پیش از ہمہ جلو دستہ وا ایستم - ہنرے نمایاں کنم - کہ رستم دستان ہم نہ کردہ باشد - کار من ایں است - نہ اینکہ پنجا لنگ مرا صدا کردہ است - مے گوید "حیدر بیگ، راحت بنشیں - ولگی کن - راہ زن دزدی برو" پشیمانم کرد - کہ گفتم "بلے پنجا لنگ! ما ہم بایں کار ہا راغب نیستیم - ولے بہ شما لازم است کہ امثال ما مردان نجیب را بلقمہ نانے راہ نمائی بفرمائید - کار و شغلے بدہید کہ نان و آشے داشتہ باشد" گوش کن! ببیں! چہ جواب داد بمن - "حیدر بیگ از زراعت بکن - باغ بکار - داد و ستد برو - خرید و فروخت بکن" گویا کہ من بانا زور ارمنی ہستم کہ ہر روز تا شب خیش برانم - یا اہل لنبران کرم پیلہ نگاہ بدارم - و یا لکم پیلہ وری بروم - عرض کردم "پنجا لنگ! ہیچ وقت از جوان شہر برزگری و بارزگانی دیدہ نشدہ پدر من قربان بیگ (خدا رحمتش کند) ایں کار ہا نہ کردہ است - من ہم کہ پسر او ہستم ہرگز ازیں کار ہا نخواہم کرد + اخمش را ریختہ روش را گرداندہ اسپش را ہے کردہ رفت +

صفر بیگ - ایں حرفہا فائدہ ندارد - آدم کہ گوشت دزدی

نخورد اسپ سوار نشود - از زندگانئے خود چه لذت مے
برد؟ وودروے دنیا برائے چه راه مے رود؟ شب گذشت
عسکربیگ نیامدے وانم برائے چه دیر کرده است؟
ہا! آمدست - آمد +

(دریں حال عسکربیگ مے رسد)

عسکربیگ - حیدربیگ! من ہم حاضرم - میروید؟ بسم اللہ
راه بیفتید - پس چرا غمگینی؟ ہیچو فکری بنظر مے آئی +

حیدربیگ - واللہ! نمیدانم کدام دہن لقی حرف مفت
زن مرا بہ بچی لنگ نشاں داده است - آمده بود میان بلوک
گردش کند - امروز از کنار او بہ ما میگذشت - مرا صدا کرده
مے گوید "حیدربیگ! دزدی نرو - راه زنی نکن" +

صفربیگ - بہ! یعنی از گشنگی بمیر!

حیدربیگ - البتہ ہیچو مے گوید - دیگر گویا که در ہمہ قرا باغ
ہمہ ایں وزدیہا را حیدربیگ مے کند - اگر او از دزدی دست
بردارد - ولایت آسوده خواہد شد - دزدئی بزدلیش ہم برائے ما
وشخار شده است - حالا ہم معطل وفکری مانده ام - اگر برویم
دختره را برداریم بیاریم - مے ترسیم پدر ومادرش شکایت کنند باز
باید فراری بشوم +

عسکربیگ - حیدربیگ! ہمہ قرا باغ مے داند - دختره را
پدر ومادرش بتو داده است - نمے فہمم چه باعث شده است
که باید پنہانی برداری بیاری +

حیدر بیگ - چه باعث خواهد شد؟ پول ندارم. خرجش را بکنشم. عروسی بکنم. برادرم بیاورم لا پیدا شده ام. باغش بے پولی است. دیگر برائے این صفر بیگ مصلحت ہیچ دید که برادرم بیارم خرج عروسی از گردنم بیفتد. اما این عمل برائے من بدتر از مرگ است که بگویند پسر قربان بیگ پول پیدا نکرد. عروسی کنند. نامزدش را برداشت. گریخت. گریز اند. چوں صفر بیگ گفت رز فرست اینہارا بہانہ در مے آوری. دبجہت آں غیظ کرده) بگردنم وارد آمده است. پیغے شما فرستادم که تو ہم بمن ہمراہی بکنی *

صفر بیگ - من چرا میگویم؟ خودت پیش من آه داده کردی که دو سال است نے توانی عروسی بکنی. نامزدت را بیا ربی. گفتم. میخواہی من ہم بیایم برویم برداریم بیاریم خودت بداں! از برائے من چه تفاوت مے کند؟

عسکر بیگ - حیدر بیگ! از این نیت بیفت. پانزده روز بمن مہلت بده. من خرج عروسی ترا پیدا مے کنم. موافق قاعده عروسی بکن. نامزدت را بیار *

حیدر بیگ - از کجا پیدا مے کنی *

عسکر بیگ - (یکایک) تا پانزده روز به تبریز مے رویم. بر مے گردیم. مال فرنگ مے آوریم. منفعت مے کند. مے خوریم. از منفعت او عروسیت را بکن *

حیدر بیگ - خوب آوازه مے خوانی. اما صدارت مے گیرد ور تبریز مال منفعت ریخته اند؟ ما برویم جمع کنیم. برداریم بیاریم *

عسکر بیگ - البته مال مفت کجا بود؟ باید پول را خرید +

حیدر بیگ - عجب حرف می‌زنی - ماشاءالله من پول را از کجا بیاورم؟

عسکر بیگ - مگر من از خودم پول دارم؟ حرف من این است - حاجی قره آغاجی یک سوداگر پولدار است از او بگیریم برویم - مال بیاریم - بفروشیم - پول او را رد می‌کنیم نفعش از برای ما می‌ماند +

حیدر بیگ - می‌گویند حاجی قره خیلی مرد خسیس است بکسی پول نمی‌دهد +

عسکر بیگ - هر قدر خسیس است و آن قدر هم طمع کار است - تطمیع می‌کنیم با خود مال شرکت کند - بخاطر شرکت که همراه ما برود با هم پول میدهد - من درست می‌کنم +

حیدر بیگ - خوب! اگر بخود خاطر جمع داری - من راضیم اما باید دختره را به بینم - حالیش بکنم - قول داده ام + امشب انتظار مرا خواهد کشید +

عسکر بیگ و صفر بیگ - بسیار خوب! بسیار خوب!! خیلی خوب شد!!

حیدر بیگ - پس شما بروید - من خودم می‌آیم - شما را پیدا می‌کنم - با هم میرویم پیش حاجی قره +

عسکر بیگ و صفر بیگ - خدا حافظ شما! ما رفتیم دیگر اما [illegible] + (میروند)

تبدیل مجلس

(دریں حال مجلس تبدیل یافتہ - از دور آلاچیقے نمایاں مے شود بہ مسافت دہ قدم دور از آلاچیق نشستہ ہا صونا خانم بو طلع قشنگ لباس سفر پوشیدہ چادر شب ابریشمی در سر کردہ گاہے نشستہ گاہے ایستادہ از پناہ بوتہ ہا ایں سو آں سو نگران و چشم براہ است) ✦

صونا خانم - خدایا بہ بینی باز چہ شد! کہ نیامد - شب از نیمہ گذشت ہنوز پیداش نیست - سفیدۂ صبح میزند - حالا صبح میشود نمیدانم چہ بکنم کہ ہم واہے ایستم ✦ اگر نیامد چارہ ندارم - باید برگردم باز بروم آلاچیق ✦ (برخاستہ ایں طرف آں طرف نگاہ مے کند باز مے گوید) خیر نیامد - یقین کہ دیگر نمے آید - بے شک نخواہد آمد بینی یا زیکدام دیوانہ از خدا بے خبر دچار شدہ تا بہ حال کشیدہ بردند - و زوی گاو خر - اگر نہ تا حال مے بایست بیاید - از عہدہ اش کہ نمے توانم بر آیم - اگر ایں وقتہ ہم نشناسدش باز با پدر و فراری شود - روز مرا سیاہ کند - باز دو سال دیگر تو خانۂ پدرم دوستاق بمانم - خدایا کہ دیگر پیشہ اش بلند نمے شود - ہر گز سر راہش نمے نشینم - میروم بہ یکے دیگر شوہر مے کنم - بلکہ فکرش ایں است - خانۂ پدرم سر مرا سفید بند نشیند [illegible] - بار دیگر (ایستادہ) - چہ وسوسہ ہا بہ خیالم میرسد؟ انشاء اللہ کہ نمے رود - مرا قسم خوردہ کہ تا ترا نبرم - ہر گز بہ [illegible] نمیشوم - بے شک چیز دیگرے باعث تاخیر او شدہ است - واہ! حالا [illegible] بوتہ گوش بدہ [illegible] بشنوم کہ [illegible] گو [illegible]

"شیر دوم بیکے دیگر شوہرے کنم" باور مے کنند ؟ نہ البتہ باور نمی کنند۔ مے دانند کہ دروغ مے گوئیم۔ حوصلہ ام تنگ مے شود۔ ہر چہ بذہنم مے آید۔ مے رانم۔ آہ! صدائے پا مے آید ۔ (دریں حال از پشت بوتہ حیدر بیگ۔ سوارہ پیدا شدہ از اسپ پیادہ مے شود) +

حیدر بیگ۔ صونا خانم!

صونا خانم۔ حیدر! توئی؟

حیدر بیگ۔ منم +

صونا خانم۔ تنہائی؟ پس رفیقہات کو؟

حیدر بیگ۔ رفیق ندارم۔ تنہا آمدہ ام +

صونا خانم۔ باز ایں چہ حرفے است میگوئی؟ پدرم برادرم ہمہ توے آلاچیق خوابیدہ اند۔ ہمچو کہ دیر آمدۂ آلان ہم دم صبح است۔ بیدار مے شوند۔ مرا کہ خانہ ندیدند۔ خواہند فہمید بے شک فرار شدہ۔ شما را عقب کردہ مرا از دست تو خواہند گرفت بعد از ال دیگر تا قیامت نمے توانی روے مرا بہ بینی +

حیدر بیگ۔ ہنوز برائے بردن شما نیامدہ ام۔ نترس +

صونا خانم۔ (با غیظ) چہ طور "برائے بردن تو نیامدہ ام" چہ مے گوئی؟

حیدر بیگ۔ بہتر ازیں مصلحت دیدہ ام۔ گوش بدہ +

صونا خانم۔ ہیچ مصلحتے نیست بہ ببیند۔ زحمت کشیدہ اید اسپ را پیش بکش۔ خواہم رفت۔ من دوبارہ نمے توانم بآلاچیق برگردد +

حیدر بیگ۔ تامل بکن۔ حرف مے زنم۔ گوش بدہ +

صونا خانم۔ (جلو اسب را گرفتہ) گوش نے دہم۔ رکاب را بگیر سوار بشوم۔ حرف را تو بے راہ مے گوئی +

حیدر بیگ۔ (بازویش را گرفتہ) دختر! تعجیل مکن۔ گوش بدہ۔ ببین چہ مے گویم +

صونا خانم۔ صبح روشن مے شود۔ وقت درنگ کردن نیست۔ حرف را باز بگو +

حیدر بیگ۔ دخترم! آرام بگیر۔ بگویم۔ پول پیدا کردہ ام۔ مے خواہم موافق قاعدہ یا عادت ایلیت عروسی کنم۔ ببر مست۔ دیگر برائے چہ نصف شب بردارم؟ ببرم؟ کسے کہ ترا از دست من نے گیرد +

صونا خانم۔ دروغ مے گوئی۔ پول پیدا کن! درین دو سال ہم پیدا مے کرد۔ من عروسی نے خواہم۔ مے خواہم۔ بہ ہمین طور بردم تنہا من نیستم کہ با تو مے روم۔ روزے صد تا درین ملک دست ہم گرفتہ در مے روند۔ عار کہ نیست۔ از بیست تا دختر یکے را طوی نے گیرند۔ ہمہ بہ ہمین طورہا مے روند +

حیدر بیگ۔ جان من! عزیز من! آنہا کہ دست ہم را گرفتہ در مے روند۔ پدر و مادر شان میل ندارند۔ اذن نے دہند۔ دخترہ را چارہ از ہمہ جا بریدہ لابد مے شود۔ در مے برود۔ پدر و مادر تو کہ خود شان ترا بمن مے دہند۔ نے گویند بے حیا! دیگر این چہ حرکتے بود۔ کہ کردی؟ ما را رسوا نمودی؟ آن وقت چہ بگویم؟

است این چیت های اختیار را اند هیچ چیت روسی را اعتنا ندارند۔

صونا خانم ۔ آخر به من چه؟ چیت فرنگ یا چیت روس هر دو بهم ۔ حرف خودت را بزن۔

حیدر بیگ ۔ می گویند زن سنجالنگ هم پنهانی از شوهرش همیشه چیت فرنگ می خرد و می پوشد ۔ حاجی عزیز در این نزدیکی بیست تومان چیت فرنگ به اش فروخته است۔

صونا خانم ۔ جهنم بفروشد انگور سیاه بفروشد! نمی دانم این چیت چیست؟ از کجا بمغز این فرو رفته است۔ حیدر! دماغت خوش شده است ۔ چه چیز می گوئی؟

حیدر بیگ ۔ هر چه می گویم ۔ آخر حالیت می شود که چیت رنگ در پیچ چه مرغوب است۔

صونا خانم ۔ بچه کار من می خورد؟ حالیم نشود چیت فرنگ باید و فروخته خواهم کرد۔

حیدر بیگ ۔ خیلی خوب! ده ۔ گوش بده اگر من یک دفعه بروم پیش فرنگ بیاورم به بزازها بدهم ۔ خرج ده هیچ عروسی را در می آورم یا۔

صونا خانم ۔ از آن وقت تا حال هی هی این را می خواستی بگوئی ۔ بارک الله! من هم می گفتم راستی راستی جوان پول پیدا کرده است ۔ [illegible] فرنگ گویا صحرا ریخته است ۔ [illegible] برود [illegible] کرده بیاورم ۔ پاشو! برویم ۔ پاشو! بس است حالا است کردم [illegible] وشن می شود۔

حیدر بیگ - پول پیدا کرده‌ام. دروغ نمے گویم +
صونا خانم - پول پیدا کرده؟ عروسیت را تمام کن + بمال از
فرنگ دیگر چرا مے دہی ؟
حیدر بیگ - ۳ نفر قرض کرده‌ام - صاحبش بشرط این میدهد
مال فرنگ را بیاورم. نفع آن را قسمت مکنیم - تمید بد که عروسی کنم +
صونا خانم - من این نفع‌ها را نمے خواہم. عروسی کنیم + با فسو
رویم - اگر مال فرنگ را ہیچ داخل دارد - صاحب پول چرا با تو قسمت می
کند ہمیشہ رود - خودش بیاورد - ہمیشہ خیرش را خودش ببرد +
حیدر بیگ - خودش مرد تاجر و تاجیک است - تا با ہیچ کسے
ہمراہی نکند - چه بنیه دارد ؟ بآن طرف ارس نتواند پا بگذارد.
قزاقها مولش را مے کنند +
صونا خانم - قزاقها موے ترا نمے توانند بکنند ؟
حیدر بیگ - من دزدی رفته‌ام - صد تا دو باره بازی بلدم،
من خود را به قزاقها نشان نمے دہم - تا مویم را بکنند.
صونا خانم - تو ہر وقت بدزدی و راہزنی ہم میخواستی بروی
مے گفتی کسے مرا نمے بیند نمے شناسد - اما باز مے دیدند مے شناختند
دو سال فراری شدی. روی خانه ندیدی - حالا پیش روی مردم
بیرون آمده‌ای - مے خواہی باین کارے دست بزنی - فراری بشوی
ذمرا با دیدهٔ گریان بگذاری - من راضی نیستم - نمے خواہم - عروسی بکنی
پاشو ابرویم +
حیدر بیگ - گیرم که عروسی نخواستی - نان ہم نمے خواہی ؟

نباید۔ من یک راہ مداخلے داشتہ باشم؟

صونا خانم۔ خدا کریم است۔ گشنہ نمے خواہیم ماند۔

حیدر بیگ۔ دیگر چہ طور گشنہ نخواہیم ماند؟ مے گوئی دزدی
رو۔ مال فرنگ بیار۔ نان کہ از آسمان نمے بارد!۔

صونا خانم۔ صبح شدہ پاشو! برویم۔ مرا ببر۔ تو مے خانہ است
بگذار۔ بعد از دو ہفتہ مے خواہی بروی پئے مال فرنگ۔

حیدر بیگ۔ چونکہ رخصت مے دہی این ہفتہ را ہم در خانہ
درت باش۔ اگر بعد برائے تو عروسی نکردم ببردم۔ پس کمتر از
ن کسے نیست۔

صونا خانم۔ نمے خواہم۔ نمے خواہم۔ من آلان خواہم رفت۔
شو! برویم۔

حیدر بیگ۔ دورت بگردم! دردت بجانم! پاے ترا می
م۔ قربانت مے روم۔ دو ہفتہ مہلت مے گیرم۔ صبر کن۔ واللہ!
ر از دو ہفتہ عروسی کردہ مے برمت۔ خاطر جمع پئے عروسی! این
ر بردن تو از براے من از مرگ بدتر است۔ پیش پدر و مادرت
جالت نگذار۔

صونا خانم۔ دو ہفتہ صبر کردن براے من از عذاب جہنم
ل تر است۔ دیگر تاب نمے توانم بیاورم۔ پاشو! برویم۔

حیدر بیگ۔ ترا بخدا! حرف مرا بشنو۔ قبول کن۔

صونا خانم۔ (رضا مے کند بگریہ کردن) حیدر! ہیچ معلوم
شو دولت از من سرد شدہ است۔

حیدر بیگ۔ صونا خانم! دلم را خون کن۔ حالا کہ دوام
کنی ۔ وہ پاشو! سوار شو۔ برویم +
(صونا خانم مے خواہد پا بر رکاب بگذارد۔ درآں حال صبح سفید
طیبہ خانم مادر صونا خانم از آلاچیق بیروں آمدہ صدا مے زند) +
طیبہ۔ صونا! صونا!! صونا ہوے!!!
صونا خانم۔ اے واے جانم! ننم صدا کرد۔ دیگر نے
بروم +
(زود زود را سے چیسہا اندر بینا)
حیدر بیگ۔ آہ! آہ!! دختر! پس من چہ کنم؟
صونا خانم۔ دیگر برو۔ واللہ نیست۔ ننم آلاں مے آید
حیدر بیگ۔ پس کے بیایم؟
صونا خانم۔ دیگر ہیچ وقت نیا۔ برو۔ مرا دیگر نے
بہ بینی +
حیدر بیگ۔ صونا! حرفت را بر گردان۔ اگر نہ ایں خنجر
پیش رویت سے زخم بر دلم۔ خودم را مے کشم +
صونا خانم۔ نہ۔ نہ بخاطر خدا! برو سپے مال فرنگ۔
گرد۔ بیا۔ عروسیت را بکن۔ برو۔ ننم ترا نہ بیند۔ خودت را
بکشی۔ من با بخت سیاہ خودم بودم +
حیدر بیگ۔ دگردنش را بغل گرفتہ۔ رویش را بوسیدہ) حالا
دیگر۔ دردت بجانم! غصہ نخور۔ خودت اذن دادی +
طیبہ خانم۔ اے دختر صونا! کجائی؟

(حیدر بیگ ز دو سوار شده نہیب کرده دور مے شود)+

صونا خانم. اے ننه! اینجاییم — مے آییم+

طیبه خانم. (به بیرون نزد او) اے دختر! این وقت در بیابان کارت چه بود؟

صونا خانم. اے ننه جان! روز اینجا قالیچه انداخته نشسته بودم. شب خاطرم آمد — قالیچه اینجا مانده است. از رخت خواب کنه پا شدم — آمدم. بردارم که اول صبح وچپارگاه گلیا یادگاه ساله چهان هاے شود — مے برند. قالیچه را برداشتم مے آمدم لنگه کفشم از پایم در رفت تاریکیست — نمے توانم بجویم+

(خم مے شود جستن کفش)+

طیبه خانم. پات را نمے توانی درست زمین بگذاری؟ کدام طرف افتاد؟

صونا خانم. همین جا افتاد — ها!

(دست بزمین مے مالد — طیبه خانم هم کج مے شود)+

طیبه خانم. اگر اینجا افتاده است پس کوش+

صونا خانم. ها همین — این است جستم+

(لنگه کفش با دست گرفته نشانش مے دهد)+

طیبه خانم. ده! پاکن — برویم+

(صونا خانم کفش را پا کرده همراه مادرش مے رود)+

پرده مے افتد

مجلس دوم

(واقع می شود در قریۂ آقچہ بدیع دکانے کہ قدرے فدک کرباس
شلہ وچیت ہائے وسط ریختہ شدہ وحاجی قرہ نیم ذرعے دست گرفتہ
بے دماغ وملول نشستہ است)۔

حاجی قرہ - (پیش خود تنہا) خدا خراب کند ہیچ بازار را
بیرو چنیں بدہ لبتا نزا. سگ پدرے فدک وشلہ فروش این
کار کن وسنتش تجرب بودہ است۔ سہ ماہ است در قلعہ جنس
خریدہ ام۔ آوردہ ام ہنوز پنج توب فروش نکردہ ام۔ کسے نیست
کہ برروے مال نگاہ کند۔ بادولت روس داد وستد بالمرہ بریدہ
شدہ جنس مثل میراث گشتہ۔ طاعون آبخار ریختہ۔ کسے نزدیکش
نمے رود۔ بایں بازار تا یکسال دیگر مال فروش نخواہد رفت۔ تمام
نخواہد شد۔ خانہ خراب شدم رفت۔ ایں چہ کارے بود۔ کہ
بسرمن آمد۔ پانصد منات پول نقد بہی۔ مداخل ومنفعت پول
جہنم۔ با ہیچ دست نیامد۔ ہیچ چیزے کجا دیدہ شدہ ؟ کہ نشان
می دہد؟ خانہ ات خراب شود چیت فروش! دیگر ترا خدا بندہ۔
شلہ فروش! چادرہ فروش! آہ ہرگز خیر نہ بینی انشاءاللہ۔
صحیح وسالم منفعت مالت را نہ خوری ہیچو کہ فروختی۔ اوف! اوف!!
(دست تاسف بزانو میزند) بے مروت! صد بار قرآن خورد۔ پیغمبر یاد
کرد۔ کہ بسیار مال رواج است در بازار آقچہ بدیع۔ در عرض
سہ روز ہمہ را مے فروشی۔ سہ روزش سہ ماہ شدہ۔ سہ ماہ ہم

سہ سال خواہد شد - این مال مشکل فروش بود - خوب مغبونم کرد از این قرار درست صدمات ضرر دارم - این درد مرا بے شک خواہد کشت *

(دریں حال غفلتاً خداوردی مؤذن مے رسد) *

خداوردی - سلام علیک - حاجی آقا !! اسم شریف ! پدرت چیست ؟

حاجی قرہ - علیک السلام - آقا ! ناشور فرمودید ؟ تو بے چند ؟

خداوردی - خیر عرض کردم اسم شریف ابوی را بفرمائید *

حاجی قرہ - مے خواہی چہ کنی ؟ باسم پدر من چہ کار داری عزیز من ؟

خداوردی - من چہ کار دارم ؟ سورۂ جمعہ خواندہ ام - مے خواہم - برائے پدرت فاتحہ بدہم *

حاجی قرہ - بفرما این عمل خیر از کجا بخیال شریف شما رسیدہ است ؟ بسیار خوب ! خیلے مرا خوشحال کردی *

خداوردی - از کجا بخیال من رسیدہ است ؟ بسیار خوب ! امروز صبح اندر خانۂ ما نے گذشتید ؟ بہ بندہ زادہ نفرمودہ اید ؟ کہ پدرت را بگو سورۂ جمعہ بہ پدر من تلاوت کند - بیاید یک عباسی مے دہم *

حاجی قرہ - من ؟ یک عباسی ؟ چہ طور ؟ چہ مے گوئی ؟ دیوانہ شدۂ کہ ؟

خداوردی - حاجی ! ہنوز دیوانہ شدن من جہتے پیدا نکردہ

است۔ خودت سفارش کردہ۔ پیسرم ہم من گفتہ است۔ سورۂ جمعہ را ہم خواندہ ام۔ اگر عباسی را ندہی۔ آں وقت دیوانہ خواہم شد۔

حاجی قمرہ۔ مردکہ؟ سر خود ترا چہ شدہ بود کہ پدر من قرآن بخوانی؟

خداوردی۔ من ہرگز سر خود نخواندہ ام۔ تو گفتہ من ہم خواندہ ام۔

حاجی قمرہ۔ من ہیچ وقت ہمچو حرفے نزدہ ام۔ و ہرگز محال است کہ بزنم۔ از من ہمچو کارے فشندہ است۔ من ہمیشہ خودم برائے پدرم قرآن خواندہ ام۔ ولیکن ہیچ نشدہ است کہ پول بدہم۔ قرآن بخوانند۔ در عمرم نکردہ ام۔ نہ ہرگز ہم بخاطرم نیامدہ است کہ بکنم۔

خداوردی۔ حاجی! یک عباسی دیگر چہ چیز است؟ ایں قدر حرف بزنی۔ نگفتہ باشی ہم نقصے ندارد۔ یک عباسی را مرحمت بکن بروم اگرچہ پیسرم خصوصاً شمارا سے گفت ونشان سے داد۔

حاجی قمرہ۔ عزیز من! پیسرت اشتباہ شدہ است۔ احتمال دارد کسے دیگر گفتہ باشد۔ برو پیدایش کن۔ عباسی را بگیر۔ من بایں کساد بازاری یک شاہی ندارم یک عباسی را از کجا بیارم بشما بدہم۔ امروز دشت ہم نکردہ ام۔ ترا بخدا! حالا دکان را نگیر۔ مشتری سے آید رو سے شود۔

(خداوردی سے رود۔ بعد عسکر بیگ وصفر بیگ و حیدر بیگ سے آیند)

عسکر بیگ۔ سلام علیکم حاجی!

حاجی قره - (سرش را بلند کرده) وعلیکم السلام - حاجی قربانتان بروود -
بفرمائید - تو بنشینید + (دیگها داخل دوکان شده مے نشینند) +

حاجی قره - خوش آمدید - دردتان بجان حاجی ! صفا آوردید -
دوکان از خودتان است - پیشکش شما ست - چپوق میل دارید ؟
قلیان مے فرمائید ؟

عسکر بیگ - قلیان مے کشیم حاجی !

حاجی قره - حاضر الآن چاق مے کنم - دردتان بجانم !
(زود قلیان را چاق مے کند) +

عسکر بیگ - حاجی ! حالت بازارتان چه طور است ؟ فروش
تان خوب است ؟

حاجی قره - خدا برکت دهد ! مال که خوب شد - بازار کساد
نمے شود - خودت میدانی که من مالِ بد وارد دوکان نمے کنم - پروز پرو
جنس دوکان من فروش مے رود - دیروز دوکان بسیار خالی شده بود
قلعه پیغام کردم - غلام بچه شما این مال را تازه فرستاده است - تازه ام
آورده ام چیده ام + (قلیان را مے دهد - دست دراز مے کند - از فندک و شما
مے ریزد پیش حضرات) حاجی قربان شما ! هر چه مے خواهید - رد اکنه
بخانه کعبه ! به بیت اللّٰه که رفته ام ! بقرآن قسم ! بحق پیغمبر که مرگ
پسرم عرد سے بدل را نه بینم ! اگر دروغ بگویم ! همه آنچه بدیع ز
چهم برقی بهتر ازیں چیت و فندک یا جوراب هیچ جا دکان هیچ کسے بهم
نمے رسد - قماش اینها تماش دیگر دارد - مشتری مجال نمیدهد - از زیر
سرمے آرم - ازاں سرمے برند - فردا اگر اینجا کند رتاں بیفتند - یکے

از ینها را در دوکان نخواهید دید۔ بخرید ببرید مبارک تان باشد
پول تا حلال است بمال خوب هم قسمت شده است +
عسکر بیگ ۔ مے خواهیم چه کنیم ۔ حاجی! زحمت بیجا کشیدهٔ
پارچه ها را هم مے زنی ۔ اینجا مے ریزی +
حاجی قره ۔ (متعجب و اوقات تلخ) چه طور مے خواهیم چه کنیم؟ ؟
مگر خرید نخواهید کرد؟ شب عید است ۔ تدارک نباید به بینید ؟
رخت نمے خواهید؟
عسکر بیگ ۔ خیر حاجی! برائے رخت خریدن و تدارک
عیدی نیامده ایم ۔ مطلب دیگر داریم +
حاجی قره ۔ پول نقد نداشته باشید با روغن گاو هم معامله مے
کنم ۔ بشرطیکه خالص روغن گاو باشد +
حیدر بیگ ۔ اے مرد عزیز! اگر روغن داشته باشیم ۔ خود ماں
مے خوریم ۔ روغن گوسفند هم نمے رسد ۔ تا چه رسد بر روغن گاو +
عسکر بیگ! گوشت اینجا باشد ببیں چه مے گوید +
حاجی قره ۔ (اوقاتش تلخ شده) شما را بخدا! زحمت بکشید تشریف
ببرید ۔ یک وقت دیگر تشریف بیاورید ۔ حرف بزنیم در دکان را نگیرند
حالا وقت آمدن مشتری است ۔ مے آیند رد مے شوند +
عسکر بیگ ۔ حاجی! ما هم مزدورانے هستیم ۔ شما را مردے مے
دانستیم ۔ که پیش آمدیم ۔ فروش را یک ساعت دیگر هم مے تواں کرد
چه خبر است؟ ما هم کارے داشتیم که خواستیم ترا به بینیم +
حاجی قره ۔ سبحان شما! بخدا! مجال ندارم ۔ بعد ازیں باز هم اگر

را خواهیم دید- آلان تشریف ببرید- زحمت نکشید +

حیدر بیگ- مرد عزیز! می خواهی جواب مان نکنی؟ تو چه طور آدمی؟ این چه حالتی است که تو داری؟

حاجی قره- قربانت بروم جواب که نکردم- خواهش کردم- که مرد کاسبم- بطرز من راضی نشوید- اگر شما نیامده بودید تا حال هفت و هشت ده توپ چیت و قدک فروخته بودم +

حیدر بیگ- عسکر بیگ عجب ما را پیش آدم آورد- پا شویم برویم- اینکه فائده ندارد +

عسکر بیگ- شما ابجد احرف نزنید- به بینیم- حاجی! اگر زحمت نمی شود غلیان دیگر با باده بکشیم- برویم +

حاجی قره- بمرگ فرزندم! دیگر توی کیسه تنباکو نیست- همه اش همان بود- ته کیسه را تکان دادم- چاق کردم- تشریف ببرید- خوش آمدید! زحمت کشیدید!

عسکر بیگ- راست است وقتی که خدا از آدم گرفت- بنده نمیتواند بدهد- من خودم می دانم- سه ماه است در آنچه بدبیج سه توپ چیت و قدک نتوانستهٔ بفروشی- یک عالم ضرر داری- ما آمدیم که در سر پانزده روز صد منات خیر به شما برسانیم- چه فائده؟ بخت تان کار نکرد- خدا حافظ! (پا می شوند راه میفتند) +

حاجی قره- اینجا نگاه کنید به بینیم چه می گوئید؟ چه طور سر پانزده روز صد منات بخشی؟ یعنی چه؟

عسکر بیگ- ما دیگر چه بگوئیم؟ تو که گوش نمی دهی آشکار

براے تو منفعت دارد۔

حاجی قنبر۔ وارد باندارد۔ تو حرف خود سگ را بزن۔

عسکر بیگ۔ حاجی ابزن بهادر بے حیدر بیگ

حاجی قنبر۔ پلے اسے گویند که بزن بهادر است۔

عسکر بیگ۔ آرے وا ننند۔ درہمہ قرہ باغ ہر جا که اسم حیدر بیگ گفته شود مرغ پرے اندازد۔

حاجی قنبر۔ درایں زمانه آدم در جیب خود زر داشته باشد بهتر است تا در بازویش زور۔ ہر که را زر در ترازو است زور در بازو است۔

عسکر بیگ۔ آدم تا زور هم نداشته باشد نمے تواند۔ زر پیدا کند۔ حالا گوش بده تا بگویم۔ خودت مے دانی که رال فرنگ در ینجا چه قدر گران و رواج است۔ در تبریز چیت ذرعے یک عباسی اینجا ذرعے سی صد دینار فروش میرود۔ چاے گروانکه یک منات اینجا یک منات و نیم نمے گذارند نمی فروشند۔ سبب این را مے دانی براے چیست؟

حاجی قنبر۔ خیر۔ چه مے دانم؟

عسکر بیگ۔ سببش این است از ترس سپاهیان ارمنی قراولان گمرکخانه قرا باغ۔ و از دست قزاقها قره باغ نمے توانند آن طرف ارس برند۔

حاجی قنبر۔ یعنی شما از مرغ هم تیز پرید۔ آن طرف ارس به پرید۔

عسکر بیگ۔ البته شما را [illegible] است۔ حیدر بیگ

پیش ما باشد قراول. با چہ مے تواند بکند*

حاجی قرہ - قراول و یساول را کنار بگذار - ہرگاہ قزاقہا
نباشد بخدا! ما ہم دو دفعہ تبریز مے روم بر مے گردم - قراول و
یساول بمن چہ خواہد کرد؟ من از لطف خدا تنہا بیست تفنگچی را
جواب مے دہم - اما وقتے کہ اسم روس مے برند دلم مے لرزد. شمشیر و
تفنگ اینہا این قدر ہا مرا نمے ترساند کہ آمد و شد مجلس استنطاق لرزہ
بجان من مے اندازد - راستش ازین قزاقہا باید ترسید کہ شر و خطا
ازینہا خارج نیست و نخواہد شد*

عسکر بیگ - ایہ! با پنجاہ تا گذرگاہ بلدیم - قزاقہا را فریب
مے دہیم - از جاہاے مے گذریم کہ گرد و پاے مال را نہ بینند
تا چہ رسد بخود مال*

حاجی قرہ - حالا ازین آمدن پیش من غرض تان چہ چیز است؟

عسکر بیگ - غرض مان این است - از نشستن اینجا جز اینکہ
بنشینیم چشم و روت مے نشیند ملاحظہ نخواہی کرد - پاشو! پول زیادے
بردار، ہم براے ما ہم واسہ خودت - برویم تبریز - ما کہ از خرید و
فروش آنجا سر در نمے بریم - سر رشتہ اش نداریم - براے خودت و
براے ما تدبیرے کن - ما ہم ترا صحیح و سالم با مال و جان تا اینجا مے آریم
پانزدہ روز صد تومان پنجاہ تومان منفعت دارد - منفعت
پولے کہ بما دادہ بدہ بما منفعت پول خودت ہم بمال خودت*

حاجی قرہ - خوب! پولے کہ بشما میدہم - نفع پول من کجا میرود؟

عسکر بیگ - آخر عوض نفع پول ما ہم در حق شما خوبی مے

کنیم - ترا از دزد ومزد سلامت نگاه مے داریم - منفعت مے رسانیم دیگر زیادتر ازیں چه مے خواهی ؟ پونزده روزه از ما نفع پول خواستن برا ے شما قبیح است - قدرش قابل نیست ؟ بے وجود ما که تو نمے توانی تبریز بروی - ونمے توانی مال بیاری ٭

حاجی قره - چرا نمے توانم بروم - بخواهم امروز مے روم ، هیچ کس هم نمے تواند یک پوش از من بگیرد - من خودم مکرر بدزد و راه زن دچار شده ام - دعوا ها کرده ام ٭

عسکر بیگ - آ ! جانم ! صد اژدها باشی تنها این راه نمے توانی بروی - بیائی ؟ تا که انکار رشادت ترا نه کردیم ٭

حاجی قره - راستی ! من پول بے منفعت دادن را عادت نه کرده ام - اگر نفع پولم را کم مے کنید گوش بحرف شما نمے دهم ٭

عسکر بیگ - نفرے صد تومان بدهی - تا پانزده روز چه قدر منفعت مے خواهی ؟

حاجی قره - صد تومان پنج تومان نفع بر مے دارم - زیاده هرچه ماند مال شما ٭

عسکر بیگ - (رو مے کند بحیدر بیگ و صفر بیگ) چه مے گوئید رفقاء ؟ راضی مے شوید ؟

حیدر بیگ و صفر بیگ - چه باید کرد ؟ راضی هستیم ٭

عسکر بیگ - حاجی ! وه - پاشو - پول حاضر کن ٭

حاجی قره - کے مے روید ؟

عسکر بیگ - امشب باید برویم ٭

حاجی قره - خیلے خوب - پول حاضر است - بروید - اسباب
سفرتان را بپوشید - طرف شب بیائید خانهٔ ما - من هم تدارک
اسب و اسباب خود را به بینیم - برویم *
بیگ ها - (پاشده) خدا حافظ حاجی! (مے روند) *
حاجی قره - (پشت سرشان) خوش آمدید - بے وقت نیائید *
بیگ ها - خاطر جمع باش * (دور مے شوند) *
حاجی قره - (تنها) بسکه سر این پدر سوخته صاحب مال قلب
فستم - جانم تلف شد - تا قیامت اینها فروش نخواهد رفت - مے
گویند مال فرنگ خرید و فروش نکن - سوداگری هم مے کنی - مال روس
و قزلباش بجز اینها بفروش - من چه خاک بسر بریزم - این مال روس
و قزلباش چرا فروش نمے شود؟ خبر تا یک هیچ کارے نمے شد
نمے توانستم ضرر اینها را در بیارم پاشوم - بروم خانه - تدارک
خودم را به بینیم - هیچ خبرے کم اتفاق مے افتد - والا من غصه
مرگ مے شدم - (دکان را قفل مے کند مے رود) *

پرده تبدیل مے شود

(در آن اثنا وضع مجلس تبدیل یافته خانهٔ حاجی قره بنظر مے آید *
حاجی قره کلید در دست اسب صندوق را باز کرده از کیسه تومانها را
بیرون آورده سی صد تومان شمرده سوا سوا کیسه ها مے گذارد - بعد
مے شود تفنگ و طپانچه و شمشیرش را بنظر آورده پیش خود جمع مے کند
در همین جا تکند بان زن حاجی قره مے رسد *

نگہبان ۔ مے خواہی چہ کنی ؟ باز ایں اسباب ویراق را چرا پیش خود ریختہ ؟

حاجی قرہ ۔ مسافرم مے خواہم بروم بیرون ها ۔

نگہبان ۔ باز کجا میخواہی بروی ؟ بگو ببینم ۔

حاجی قرہ ۔ شما نباید بدانید ۔

نگہبان ۔ چرا نباید بدانم ؟ دزدی ؟ کہ از من پنہان بکنی ؟

حاجی قرہ ۔ یک ہیچ چیزے ۔

نگہبان ۔ اگر ہیچ چیزے است کہ ہرگز نے توانی بروی پاشو برو در دکانت و مالت را بفروش ۔

(اسباب را از پیشش جمع مے کند) ۔

حاجی قرہ ۔ خدا دکان را خراب کند ۔ آتش بگیرد ۔ مال گر فروش مے رود ؟ تو ہم نے گذاری ۔ چارۂ سر خودم را بکنم ۔

نگہبان ۔ مرد البصیرت چہ شدہ است ؟ مگر نگذارم چارہ اش را بکنی ؟ چہ مے گوئی ؟

حاجی قرہ ۔ دیگر مے خواہی چہ بشود ؟ خانہ خراب شدم درست صد منات تا حال ضرر دکان و خسارت ایں مال را دارم نان از گلوم پائیں نمے رود ۔

نگہبان ۔ کلوت ہیچ بگیرد انشاء اللہ کہ آب ہم پائیں نرود لئیم ! مثل اینکہ بچہ ہا قاب جمع کنند ۔ ایں قدر پول را جمع کردہ ۔ مے خواہی چہ کنی ؟ صد سال دیگر عمر داشتہ باشی ؟ ہمہ اش را بخوری ۔ بپوشی عیش و نوش کنی پول تو تمام نمے شود ۔ برائے

صدمات ضرر چه؟ خودت را مے کشی دیوانہ مگر؟

حاجی قره - بلعنت خدا گرفتار شوی - زنگه تمبتال بآتش بیفتد! از روے زمین نیست شود! انشاءالله + گم شو از اینجا ہے شغه گولی +

تکذبان - مردکه دیوانه شده؟ من از خانهٔ خودم کجا گم شوم؟ بگو ببینم - کجا مے روی؟ من هم بدانم +

حاجی قره - بجهنم! گور سیاه! دست نے کشی؟ چه میخواهی از جان من؟

تکذبان - کاش تا حال رفته بودی - جان من هم خلاص شده بود - کے آن روز را خواهم دید که عیشے و جشنے بکنم - چه فائده؟ راه عزرائیل بند شود که مثل تو نحس و نجس را از روے زمین گذارده تازه جوانان را بخاک سیاه مے فرستد +

حاجی قره - از نحس و نجس هاے روے زمین یکے خودتی - که طوق لعنت شده بگردن من مجبرا افتاده - من در عمر خودم بکسے اذیتم نه رسیده - ضررے نزده ام - من چرا نحس و نجس مے شوم خدا لعنتت کند - انشاءالله +

تکذبان - اگر ضرر نزده خیر هم نرسانده نحس و نجس بجهت این که مالت را نه خودت میخوری و نه صرف عیالت میکنی - اگر بمیری هیچ نباشد - زن و بچه هات اقلاً نان سیری مے خورند - بمیری - انشاءالله

حاجی قره - زن و بچه زهر مار بخورند - خودت بمیر - من خلاص بشوم +

تنگذبان - خانهٔ تو که زہر بار ہم بہم نمے رسد - اگر باشد آں را ہم مضایقہ مے کنی راضی نمے شوی - بخوریم - بمیرد کسے کہ مال خودش نمے تواند بخورد +

(در ایں اثنا بیگہا صدا مے کنند) + حاجی! حاجی!!

حاجی قرہ - زنکہ! برو آں طرف - مردم آیند اینجا +

(تنگذبان زود رد شدہ پشت در گوش مے دہد - بیگہا مسلح بکل داخل مے شوند) + سلام علیک حاجی!

حاجی قرہ - علیکم السلام! حاجی قربان تاں برود! بفرمائید بنشینید +

عسکر بیگ - حاجی! حاضری یا نہ؟

حاجی قرہ - بلے! دورت بگردم! حاضرم - اینہم پولہا است سوا کردہ ام - اما دروت بجان حاجی! اسی صد تومان را خودم برمے دارم - و در تبریز پیش روے خود تاں چاے و پارچہ مے خرم مے سپارم دست تاں بیاورید +

عسکر بیگ - ہیچ چرا حاجی؟ اینجا لب پاری چہ مے شود؟

حاجی قرہ - آں طور بہتر است - ہیچ تفاوتے ندارد +

عسکر بیگ - چہ تفاوت دارد؟ باشد - دہ - باشد - بروہم +

حاجی قرہ - قدرے صبر کنید غلام بچہ را فرستادہ ام اسپہا و نوکر مرا بیاورد +

عسکر بیگ - چندتا اسب بیرے داری - حاجی؟

حاجی قرہ - سہ تا - قربان تو! یکے را غلام بچہ سوار مے شود

یکے را ہم خودم یکے را ہم بارے کنم۔ نوکرہ جلوش را مے کشد۔ شما چہند تا برے دارید؟

عسکر بیگ۔ ما ہم نفرے دو تا اسب برے داریم یکے برائے سواری یکے برائے بارگیری۔ این یراق و اسباب از نست حاجی؟

حاجی قرہ۔ بلے از خودم است۔

عسکر بیگ۔ خیلے خوب لپس ہپوش۔

حیدر بیگ۔ واللہ حاجی! اگر آدم ناشناسے ترا بہ بیند زہرہ ترک مے شود۔

صفر بیگ۔ بخدا کہ من بحاجی این گمان را ندا شتم۔

حاجی قرہ۔ مردی در وقت کار معلوم مے شود۔ ذرد ست بجانم اشما ہمیں ذرع کن جا آوردہ اید داخل حساب نمے دانید۔ اما انشاء اللہ مے بینید کہ من آدم ترسو نیستم۔ تعجب دارم از بعضے سوداگرہا کہ در رہگذر مال شان را ریختہ خالی برمے گردند۔

صفر بیگ۔ حاجی! سوداگرہا مال شما نراہے جہنتہ نمیربرند مال بگیرہا ناقولا یند۔ منے دانی بچہ حیلہ کار یہا پیش مے آیند۔ در لباس لیسادل قزادل خودرا مبرد ہم نشان منے دہند۔ کہ آدم بشناسد۔ گاہے اسب پالانی یا آلاغ سوار مے شوند۔ گاہے پیادہ بے زسباب و یراق جلو آدم مے آیند۔ تو ہم چہ مے دانی مے گوئی فقیر رہگذر است۔ چونکہ روبرو و نزدیک مے رسند ہیچ نمے فہمی۔

اسباب و یراق از کجا پیدا شد - دیگر مجال دست و پا جمع کردن فائده
نخت مے کنند ہر چہ داری مے گیرند +

حاجی قنبر - اینہا ہمہ از ترس و بے احتیاطی بسر آدم مے
آید - آدم نباید ہیچ کس را بگذارد و نزدیک خود - در ہر لباس مے
خواہد - باشد بکید فقد تمیز دچار شوند بہ بیند کہ چہ بسر شان مے آید - ہمہ
ایشاں تو بہ مے میدہم - کہ ہرگز سر راہ ہیچ رہگذر سے را نگیرند +

صفر بیگ - بلے راست مے گوئی - آدم باید احتیاط را از
دست ندہد - و نہ ترسد +

(دریں اثنا، کرم علی نوکر علی دہدل پیشش وارد مے شوند) +

کرم علی - آقا اسب حاضر است - کجا مے خواہی بردی ؟

حاجی قنبر - تبریز +

کرم علی - مرا ہم مے خواہی تبریز ببری ؟

حاجی قنبر - بلے +

کرم علی - برائے چہ مے روی آقا ؟

حاجی قنبر - بتو چہ ؟

کرم علی - بمن چہ ؟ خود مے گوئی ترا ہم مے برم - ندانم
کہ بچہ کار مے روم +

حاجی قنبر - مے روم خرید مال فرنگ - بار مے کنم گردہ یابو -
تو ہم جلوش را مے کشی +

کرم علی - آقا ! تو کے تذکرہ گرفتی کہ تبریز بروی ؟

عسکر بیگ - تذکرہ لازم نیست +

کرم علی۔ ہیچ باشد من نمے روم۔ یکدفعہ ازینجا لبسالیان بے بلیط رفتم۔ مودرا دگرفت آن قدر کوتکم زد کہ آلان ہم درد ش را فراموش نہ کردہ ام +

عسکر بیگ۔ نترس۔ مود را و ہرگز رفتن ما رانخواہد فہمید +

کرم علی۔ راستش این است کہ وعدۂ من نزدیک است۔ تمام شود مے خواہم بروم۔ نوکر کس دیگر بشوم۔ حاجی مواجب را بسیار کم مے دہد۔ علی الخصوص شکم ہم اینجا سیر نمے شود۔ من کہ نمے روم +

عسکر بیگ۔ تو این سفر را با ما بیا۔ در راہ ہرچہ شکست جا بگیرد۔ بشما نان مے دہیم۔ یکے یک توب چیت بتو ہم مے بخشیم +

کرم علی۔ حاجی ہم مے بخشد؟

حاجی قرہ۔ بار مرا صحیح و سالم بیاری برسانی من ہم برائے خیر شما تلاش مے کنم۔ چیت ہا را کہ بیگیا بشما مے دہند۔ گران تر مے فروشیم +

کرم علی۔ باشد این ہم نکنی۔ باز خوب است +

حاجی قرہ (بہ بیگہا) بفرمائید برویم +

(ہمگی بیرون مے روند۔ بعد نگہبان مجلس مے آید) +

نگہبان (تنہا) اے واے! ویدی۔ خدا خانشان را خراب کند شوہر کہ ام را تا بیدند۔ بردند۔ برائے مال خدفن۔ کارے بسرش بیاید بچہ ہام یتیم خواہند ماند۔ واے! واے خدایا!! (ٹ رند بزانوش) +

پردہ مے افتد

مجلس سوم

د واقع مے شود در کنار ادس سمت فرمباش بیگہا و حاجی قرہ از بیر مال فرنگ خریدہ برگشتہ کنار ادس پیادہ شدہ در گوشۂ گروہم آمدہ اند۔ رود خانہ ادس عرّشہا غرّش جاری مے شود۔ شبے است پُر مہ برق ہم گاہ گاہے مے زند +

حیدر بیگ۔ الآن از اینجا نمے شود گذشت۔ باید سہ چہار گذر گاہ پائیں تر رفت با وہوئے کرد۔ قیل وقالے انداخت۔ تا قزاقہا تمام جمع بشوند آنجا۔ بعد ما برگردیم۔ از ہمیں جا بگذریم۔ برویم +

عسکر بیگ۔ اے مرد! در ہمچو مہ در رطوبت ہوا قزاقہا ہمہ زیر سقف جمع شدہ۔ کنار ادس الآن جن ہم پیدا نمے شود۔ ہمیں جا کہ آمدہ ایم بگذریم۔ برویم +

حیدر بیگ۔ ہرگز نمے شود من ایں طرف ادس خیلے دزدی آمدہ ام ہمیشہ قزاقہا کنار ادس کمین گاہ دارند +

حاجی قرہ۔ حیدر بیگ درست مے گوید۔ احتیاط را از دست نباید داد ہمان طور کہ او مے گوید ہمچو مے کنیم +

صفر بیگ۔ حرف حاجی محکم تر است۔ مے رویم پائیں۔ ہا و ہوے مے کنیم۔ حاجی! تو پیش بارہا باش۔ تا برگردیم +

د بیگہا میروند پائیں۔ کمے مے گذرد کہ ہا و ہو بلند مے شود۔ قزاقہا از بالادستہ بدستہ سہ نفر چہار نفر بنا مے گذارند۔ پائیں آمدن +

یکے از قزاقہا۔ آہ! ملعونہا یقین وزدند۔ اسب آوردہ اند۔

مے خواہند بگذرانند +

دوسے ۔ من ہچو مے دانم اینہا قاپاقچی باشند ۔ پیئے مال فرنگ رفتہ بودند ۔ آمدہ اند +

سیمے ۔ ہرکس کہ مے خواہد باشد پدرش را مے سوزانیم +
(دنبالۂ قنرا انہا بریدہ مے شود ۔ باد و ہوا آرام مے گیرد ۔ بیگ ہا نزد حاجی قرہ حاضر مے شوند) +

حیدر بیگ ۔ دہ ! زود باشید ۔ بزنید بآب کہ وقت معطلی نیست +
(وہمہ میزیزند بہ رودخانۂ ارس ۔ میان آب اسپ حاجی قرہ سکندری میخورد ۔ حاجی از پشت اسپ بروسے آب افتادہ آب مے بردش ۔ برمے خورد ۔ بشاخۂ درخت بیدے کہ کنار رودخانہ بلند شدہ بآب افتادہ بود ۔ ودودستی بشاخۂ بید چسپیدہ داد مے زند) +

حاجی قرہ ۔ امان ! اے حیدر بیگ ! اے امان ! عسکر بیگ ! آصفر بیگ ! بداوم برسید کہ خفہ شدم ۔ مردم ۔ امان ! برا سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

حیدر بیگ ۔ حاجی ! کجائی +

حاجی قرہ ۔ اینجا ۔ بشاخۂ درخت بید چسپیدہ آویزانم +

حیدر بیگ ۔ اے خانہ خراب شدہ ! جاسے گودی ہم افتادہ کہ بیروں آوردنت ممکن نیست +

بدل ۔ اسے قربان تاں بروم ! با بام ماند درآرید +

کرم علی ۔ بگذار خفہ شود ۔ بمیرد ۔ مال و دولتش بربزد ۔ بماند پنج روز دنیا بخور ۔ عیش کن بچہ دردت مے خورد ۔ بندش بلبنفوی +

عسکر بیگ ۔ مردکہ ! حفنگ نگو ۔ طناب را درآر ۔ بدہ اینجا +

(کرم علی زود طناب را در - مے دہد) *

حیدر بیگ - عسکر بیگ! زود باش - طناب را بیار *

(عسکر بیگ طناب را مے رساند) *

حیدر بیگ - حاجی! طناب را کہ مے اندازم - بگیر *

حاجی قرہ - آے قربانت شوم! نمے توانم بگیرم - اگر دستم را از شاخہ بردارم - آب مرا زور است - مے بردم - حلقہ بکنید - بیندازید - بیفتد بہ کمرم * (حیدر بیگ طناب را حلقہ کردہ مے اندازد - مے افتد بگردن حاجی قرہ - وے کشد - حاجی دو دستی از طناب چسپیدہ خفہ کنان بکنار ارس مے رسد - وا مے ایستد - آب ازش مے ریزد) *

حاجی قرہ - خانہ اش خراب شود کسے کہ مرا باین روز انداخت درش بستہ شود آنکہ مرا از دکانم آوارہ نمود *

حیدر بیگ - حاجی! در سفر کارہا سر آدم مے آید - نباید دل تنگ شد - وقت گفتگو نیست - ہمت بکنید بروم - یکدفعہ مے ریزند سر ما - رسوا ماں مے کنند تا زود است باید از کنار ارس کنارہ بکشیم - در بیستان قائم بشویم - وقتیکہ نصف شب شد - ہر دو مم خواب رفتند - راہ بیفتیم * (ہمہ از کنار رود خانہ کنارہ رفتہ از چشم ناپدید مے شوند - بعد وہ نفر از منی مسلح از گوشہ مے رسند) *

افسر مالان (بوز باشئے ارامنہ) شیرم سرکز! شیرم فراپیت! شیرم قہرمان! شما سہ تا پیش من وا ایستید - جلو بروید - تفنگہا تان را حاضر داشتہ باشید - ہر وقت گفتم - بلا تامل بندازید - بزنید شما را را من باسم مو در او نشان دادہ خواستہ ام برائے ہیچ روزے اگر

شما پیش من باشید صد تار اجواب مے دہیم - اے بچہ ہا انگی پشت سر ما باشید، نترسید - انشاء اللہ ما راکہ دیدند بار شان را ریختہ مے گریزند - اگر نہ گریختند - دست باز گردند - خدا مے داند ہمہ شان را مثل جنگل ریزہ ریزہ خواہیم کرد *

سرکز - آیوز باشی! از کدام طرف خواہند آمد؟

اوباان - از ہمیں جلوہاں خواہند آمد - قاصد خبر شان را آوردہ گفتہ است غیر ازیں راہ ندارند - بیایند - سرکز! متوجہ باشید - انشاء اللہ ازیں بارہا یکے پنجاہ منات زیادہ تر بخشش خواہیم برد *

سرکز - آ! یوز باشی ہشت بارہا شان را خواہید گرفت؟

اوباان - خدا میداند کہ تا خورجین شان را ہم خواہم گرفت *

سرکز - آ! یوز باشی بیزا نیستند - ہر چہ باشد باز قسرا باغی ہستند - اہل ولایت حساب مے شوند - اگر ما ملاحظہ حالت آنہا را نکنیم - پس کہ خواہد کرد؟ باز باید چیزے بخود شان وا بگذاریم کہ نفرین ما نکنند *

اوباان - پسرا چہ حرفے است مے زنی؟ جانب داری کے مردم بما ماندہ است؟ جانب داری کردن ملاحظہ اہل ولایت نمودن از نفرین خلق خوف کردن با نوکری نمے سازد - خدمت دیوان انجام نمے گیرد *

سرکز - یوز باشی! پیش بروم ببینم مے آیند یا خیر *

اوباان - خوب - احتیاط خود ترا داشتہ باشی - مبادا!

بنز سانی ۔ برگردند ۔ بگریزند +

سرگز ۔ خیر ۔ پیش روئے شاں کہ ہرگز نمے روم + (دمے رود)

اوہان ۔ بچہ ہا! سرحساب باشید +

(بنامے کند نصیف آرائیے مردم ۔ بعداً +

سرگز ۔ یوزباشی! آتش بجا نہ ات بیفند! این است ۔ مے آیند ۔ اما جوان بلند بالائے مسلح ومکمل جلوشاں افتادہ مے آید ۔ چناں مہیب است کہ خون از چشمش مے چکد +

اوہان ۔ راستی؟

سرگز ۔ خدا مے داند +

اوہان ۔ بگو تو بمیری +

سرگز ۔ سرتو! بتو! بمیری! لوری کہ صورتش ہیئت عزرائیل دارد +

اوہان ۔ راستی؟ تفنگ و طپانچہ در برش دیدی؟

سرگز ۔ بخدا! کہ دیدم +

اوہان ۔ چند تا بودند +

سرگز ۔ ہمہ شاں سہ تا بنظرم آمد ۔ اما آں یکے ہیچ یک آنہا شبیہ نیستند +

اوہان ۔ ہیچ ترس ندا ہمے خواہد ۔ بگذار بیا یند ۔ اما سرگز! تو پیلے نزدیک تر ایستادہ ایم ۔ اینجا غفلتاً بسر ما مے ریزند قدرے عقب تر رو ایستیم ۔ سر حساب باشیم ۔ بہتر است + آو ہا را بکش عقب + (قدرے عقب مے روند ۔ یک صفر مے ایستند ۔ دریں حال

بیگها پیش پیش حاجی قره پشت مرباز یا در وسطے رسند) +

حیدر بیگ (تفنگ دست گرفته پیشتر مے آید) اے سواره! چه کاره اید؟ سرراه راچرا گرفته اید؟ از راه بیروں بروید +

اوهان - ہه! از راه چرا بیروں برویم؟ توکیستی که ہیچ دلیرانه حرف مے زنی؟

حیدر بیگ - قرشال! اقراسورانی؟ راه داری؟ تو چه؟ سرراه مردم را گرفته - ہر که ہستیم گفتم از راه بیرون برو - بگو چشم - مے خواہی شکست راه سفرۂ سگ بکنم؟ (تفنگ را بلند مے کند) اے پسرا عسکر بیگ! صفر بیگ! ایستاده اید؟ چرا نے زنید؟ بیفتید بزنید - بکشید +

اوهان (دو آدمهاش از راه کناره مے کنند) + مرد عزیز! دیوانه شده؟ ہار شده؟ - گویا شما خون ناحق ریختن راه آموخته شده اید - اما عزیز من! باہم مردمانے نیستیم که مارا بکشید +

حیدر بیگ - قرشال! یعنی شما ہیچ مردمان بزن بهادر ید - که کشته نشوید - بگیرید که آمد + (تفنگ را وراز مے کند) +

اوهان آ! جان عزیز! دیوانه نباش - ہا! به بیں - مارفتیم بیا این راه راست بگیر وبرو - بخاطر خدا باعث خون ناحق ملوم نشو + ماکه باشما کار نداریم +

حیدر بیگ - نے شود - قرشال! عوض آں خودنمائیے تو تا ترا نکشم - ولت نخواہم کرد +

اوهان - بابا جان! من برائے خودنمائیے خود نگفتم که مرد ما ...

نیستنیم۔ کہ بخواہید مارا بکشد" مقصود این بود کہ ما فرستادہ و ما مور مودراو
ہستیم۔ مارا بکشید۔ جواب مودراوراچہ مے دہید؟

حیدربیگ۔ قرشال! ما مے دانیم۔ جواب مودراو چہ مے دہیم؟ جواب بدہیم؟ انکار مے کنید؟ اینجا استنطاق خانۂ روسی است؟ اوال مے پرسد۔ گفتم سرراہ رانگیر۔ از راہ کنار برو۔ والا۔ الآن ہمہ را مثل برگ درخت مے ریزم۔

اوہان۔ مے رویم۔ مے رویم۔ فرزندا دل تنگ مباش سرکز بچم! قرابت! تہران! برگردید برگردید۔ فرزندانم کہ از اینہا بوے خون مے آید۔

سرکز۔ آ۔ یوزباشی! برگردیم پیش مودراو چہ بگوئیم؟

اوہان۔ پس را چہ خواہیم گفت؟ نمے بینی اینہا زدند قاچاقچیٔ مال فرنگ کہ ہیچوقت نشود۔ قاچاقچی از ہیم فرشتے کہ یک سیاہی نمایان بشود مالش را مے ریزد۔ فرار مے کند۔ اینہا مے خواہند مارا بکشند لخت کنند۔ فاسد پدر سوختہ سفیہ اینہا را ناحق قاچاقچی دانستند خبر آوردہ است۔ (ہمہ بر مے برگردند)

سرکز۔ آ۔ یوزباشی! اگر مودراو بپرسد بکسے دچار شدید؟ کسے را دیدید؟ چہ بگوئیم؟

اوہان۔ مے گوئیم "ما قاچاقچی ناقاچاقچی ندیدیم ہرگز"

سرکز۔ پس بگوئیم بدزد دچار شدیم؟

اوہان۔ آ۔ بچم! ما چہ کار داریم بگوئیم؟ شتر دیدی ندیدی؟ قرابت۔ خیر۔ آ۔ یوزباشی! مے گوئیم کہ بدزد دچار آمدیم زیادہ

اوہان۔ خوب۔ اورا بعد فکر مے کنیم۔ کہ چہ بگوییم۔ حالا ہے کنید۔ بوومد۔ نتوانستیم عقب بکنیم۔ پاپے نشدیم۔ برگشتیم*

سرکز۔ پس بگذار بپرسیم "کہ قاچاقچی ہستید؟ مال فرنگ دارید؟" برویم*

(عقب برمے گردد)*

حیدر بیگ۔ ارمنی را باز برگشتی۔ واللہ! اجلت رسیدہ است من تا ہمہ شمارا نکشم شما ازینجا گم نمے شوید۔ مے رود*

(حرکت مے کند سر ارمنی ہا۔ سرکز مے گریزد۔ وقت گریختن کلاہ از سرش مے افتد)*

اوہان۔ (دل تنگ) آ! لیپہ سرکز! ایں طرف برگرد۔ سرہان خون نیارد*

سرکز۔ یوزباشی! کلاہ از سرم افتاد۔ بگذار۔ بردارم۔ بیایم*

اوہان (از حوصلہ در رفتہ) لیپرا بگذار۔ بیا۔ بگذار۔ بماند کلاہ جہنم۔ سرت را مے برند* (سرکز زود زودتر مے رود)*

حیدر بیگ (پشت سرشان) آے گوش بدہید! بحق خدا! بارواح پدرم! اگر دیدن مارا جائے بروز بدہید۔ بشنوم۔ مے آیم۔ نسل تا نژاد از روئے زمین برمے دارم تا آں بچہ ہائیکہ توے خانہ درگہوارہ دارید۔ مے کشم۔ خوب دیدانید*

اوہان (از دور) نمے دانم۔ بخیال شما چہ مے رسد؟ مگر ما ہم ایل نیستیم؟ روبروے ہم نخواہیم آمد چہ کار داریم بروز بدہیم؟ قوم ہیچو مے دانی ما بسر شما آمدہ بودیم۔ ما با شما در زندگی مشوخی مے

کردیم مے گفتیم - کہ مودر او مرا فرستادہ است - تا بہ بنیم شما چہ خواہید گفت ما اہل ہا درویت ہستیم - آمدہ بودیم از شما ہسوندہا گاومیش بخریم - معاملۂ مال سر نگرفت برگشتہ ایم مے رویم ✦

حیدر بیگ - خوب! ؤہ بروید ✦ دلخیظ پاپاش را زمین مے زند ✦ زود زود بروید - ہا! وہ - رفتند ✦ دلاسنی ہا تند تند مے دوندتا از چشم نا پدید میشوند - پس ازاں حاجی قرہ نزدیک تر آمدہ روے کند برفقا) اے واو بیداد! ہے! این ارمنی ہا راچرا ول کردید؟ چرا دست و بال شاں را نہ لبستید بہ شناختید باین نیستاں - درا ینجا بمانند تا بمیرند ✦

حیدر بیگ - براے چہ حاجی؟

حاجی قرہ - براے اینکہ مے روند - قزاقہا را بیاورند سرماں ✦

حیدر بیگ - گاومیش خرا با قزاقہا چہ سر و کار بسیت؟ چہ لازم کردہ است بخود ش زحمت بدہد قزاقہا را بسر ما بیاورد ✦

حاجی قرہ - شما نمیدانید بشیک اینہا گاومیش خر نبودہ اند حرف شاں اعتبار ندارد - بقول صفر بیگ اینہا صد تا حیلہ در بغل دارند ✦

حیدر بیگ - حاجی! من ضامن کہ دریں سفر از اینہا بتو ہیچ وجہ ضرر سے نرسد ✦

حاجی قرہ - چہ مے گوئید؟ مگر منحصر ہمیں سفر است؟ باید بہ چند نفر ازیں قبیل مردماں تنبیہ کا ملے کرد کہ دیگر جلوقاچاقچی را نگیرند - ہیچ آدم ہا را کہ جلو آدم مے گیرند - اگر آدم صحیح و سالم ول کند دیگر از دست اینہا مے تواں مال قاچاق آورد؟ آمدہ منذ کردہ؟ بعد ازیں دیگر من از ہیچ سفر پر منفعت دست بردار نخواہم شد - و

چہ فائدہ ۔ من بشما خاطر جمع شدم عقب ماندم والا ضرب شصت خود را با ینها سے نمودم ۔ از ین قبیل نادرستیها از برائے آیندہ راہ را پاک مے کردم +

عسکر بیگ ۔ خوب ۔ دفعہ دیگر کہ راست آمدی ضرب شست را نشان بدہ حالا کہ گذشت +

حاجی قرہ ۔ انشاء اللہ ۔ خواہید شنید ۔ وہ ! ہیچ کنید ۔ بروم ۔ وقت ایستادن نیست ۔ باید امشب بہ قارتا بازار برسیم ۔ بدل را آنجا پیش شما بگذارم ۔ خودم با کرم علی پیش بفتیم ۔ بروم آنچہ بدیع ۔ فردا کہ روز جمعہ است ۔ بجمعہ بازار آنجا برسم ۔ مال را بفروشم +

حیدر بیگ ۔ حاجی ! از آنجا آں طرف تر نہلے توانی بروی ؟

حاجی قرہ ۔ از آنجا آں طرف تر دیگر قزاق مزاق کہ نیست ؟

حیدر بیگ ۔ قزاق نیست ۔ اما لیساول مودرا وہست ۔ دو چار بشوی آں وقت کارت خوب تر مے شود +

حاجی قرہ ۔ من خودم از خدا مے خواہم کہ بہ لیساول مودرا و بر بخورم ۔ قصاص از انہا بکشم +

حیدر بیگ ۔ بارک اللہ حاجی ! ماشاء اللہ ۔ خیلے زیرکی ۔ من ترا ہیچ بجا نیاوردہ بودم +

حاجی قرہ ۔ یکے دو تا لیساول و چار من سے شد کارے بہ سر شاں سے آوردم ۔ کہ تا قیامت مزہ اش از دہن شاں بیرون نمے رفت ۔ بعد ازیں مردم از طرف آنہا آسودہ مے شدند ۔ تا چند تا سے اینہا گوشمال نہ خورند ۔ دماغ شاں نسوزد ۔ ولایت از

دست ایشاں فارغ نمے شود۔

حیدر بیگ۔ اگر مے شد کہ حاجی! ما ہم ہنر ترا مے شنیدیم خوب بود۔ (ورادے افتند۔ از چشم ناپدید مے شوند)۔

پردہ مے افتد

مجلس چہارم

(واقع مے شود در دہ خوتا شین شب ماہتاب و دستار مستی۔ یکے پیادہ دیگرے سوارے الاغ مے آیند)۔

ارا کیل۔ مکردیچ! خدا بگذارد انشاء اللہ امسال غلہ ماں ہشتاد تا مے شود۔

مکردیچ۔ انشاء اللہ کہ مے شود۔ سہ سال است غلہ ماں را ملخ مے خورد۔ امّا خدا امسال آں قدر دادہ است کہ تلافی سالہائے گذشتہ خواہد شد۔

ارا کیل۔ مکردیچ! خیالم مے رسد کہ چہ قدر خوب شد از سالہائے گذشتہ غلہ ہائے ماں در چاہ انبار ہماں ماندہ بود۔ والاّ ایں سالہائے گرانی بہ ما خیلے بد مے گذشت۔

مکردیچ۔ بیشک۔ اگر گندم تا پوسے نمے شد محال بود اتفاق ہمگی از گرسنگی مے مردند۔

ارا کیل۔ خدا بزراعت برکت بدہد! در دنیا بہتر از آں

پشیمان است شتاب ۔

عسکر بیگ - صدائے پا است مے آید - وا البتہ اینہا کسبہ است ؟

دو دست ایستند - درین حال حاجی قرہ از جلو پیدا مے شود ۔

کرم علی آقا اعراضات خراب شد - دو تا آدم پیش روے مال
مے آیند - مے گفتند کہ از رفیقہائت ہیچ وجدا نشو - طمعت زور آورد
سوا نشوی آمدی - وہ! بروکہ خوب بیازار آنچہ بدیع رسیدی مال
فروختی - الآن خواہند گرفت ۔

حاجی قرہ - پسرہ! چہ حرف مفت مے زنی ؟ کہ مے تواند مال
انگیرد ؟

کرم علی - اینہا مے گیرند - ہا! پیشتر بیا - ببین بشک اینہا
یساول سوار اواست - وہ! دست و پا بزن - ببینم چہ خواہی کرد -
بارت را چہ طور حفظ خواہی نمود ۔

حاجی قرہ - خدا بگذارد - بگوش خلال بآنہا مے دہم کہ دندان
شان را پاک کنند - تو سر بخودت قائم نشنبیں - نیفت - من جلو
اینہا را مگیرم - ببینم عرف شان چہ چیز است - باید اینہا را گرفت
دست بال شان را ببست انداخت - این ورہ بہا نند تا چشم شان
کور شود - تا چند تا از اینہا را این طور نکنم - ضرب شست مرا نہ چشند -
مزہ دہن شان را نفہمند - راہہا از آسیب اینہا ایمن نخواہد شد -
بیا ریش خدا کارے باید بکنم - دیگر کسے جرأت ندا شتہ باشد -
طمع بمال تاجر پیشہ نکند ۔

کرم علی - من مثل میخ آہن روے بار کوبیدہ شدہ ام - تا نہ

گیرند۔ بکشند۔ ببندد از در نخواهیم افتاد۔ خاطرت جمع باشد۔

حاجی قره۔ خوب بارک اللہ! دہ اسے کن۔ برو جلو۔ والبیت تا من ببینم۔ اینها چه کاره اند؟ (تفنگها را دست گرفته مے رود سوی ارمنیها) آدم کیستید؟ بگوئید واگرنه مے زنم تان۔ ہا!

مکرد یچ۔ آ۔ جان من چرا مے زنی؟ دیگر ما که خلافے لشکرانه کرده ایم۔ رہگذر ہستیم۔ راه مے رویم۔

حاجی قره۔ جفنگ نگو۔ ہمه کس راه ہا مے رود۔ راستش را بگو ببینم که ہستید۔ این وقت شب اینجا چه کار دارید؟

مکرد یچ۔ طوغی ہستیم۔ رفته بودیم وشت۔ دروے کردیم در وہال تمام شد۔ حالا برگشته ایم مے رویم خانه تان۔

حاجی قره۔ با این حرفها سر مرا مے پیچانید که؟ چه؟ من از آنها نیستم که خیال تان رسیده۔ خود مے دانم که شما که ہستید تا شما را مثل دکول نکنم نه ولایت از دست شما آسوده مے شود۔ نه آینده و رونده از دست شما خلاصی دارد۔

مکرد یچ۔ (تعجب کنان) ارا کیل! این چه مے گوید؟ یعنی چه؟

ارا کیل۔ موافق قاعده پیش برد۔ احوال بگیر بپرس۔ ببین چه مے گوید مقصودش چه چیز است؟

مکرد یچ۔ اے برادر! با مردمان فقیر رعیت پادشاه ہستیم۔ سر خودمان را بکاسبی نگاه مے داریم۔ در سر خودمان ہرگز به کسے ضرر مان نرسیده است۔ نه راہزنیم۔ نه قزاسورانیم۔ ما چه کاره ایم که ولایت از دست ما آسوده نشینند۔

حاجی قره - من از حیله بازیهائے شما خبر دارم - اگر شما آدم درستے هستید این وقت شب اینجا چه مے کردید؟ اینجا چرا مے مانید؟ همیشه فکر و خیال شما بمردم ضرر زدن و خانه مردم خراب کردن است. تفنگهایتان را بریزید زمین والا میزنم ها! خود بدانید۔

نکردیچ - آجانم! تفنگ مان کجا بود که زمین بریزیم. ما هیم و این دو تا داس - دیگر جز این اسبابے پیش ما نیست - اگر غرض شما این است ما را لخت بکنی ادرا بگو۔

حاجی قره - من آدم لخت کن نیستم - من آنم که جان مثل شما حریص مال مردمان را مے گیرم۔

ارابیل - نکردیچ! این چه طور دزد ست؟ من از حرفهاے این هیچ سرم نمے شود - چه مے گوید؟

نکردیچ - من هم هیچ سر در نمے برم - نمے فهمم - حرف نزن - گوش بده ببینیم باز چه مے گوید؟ (رو مے کند بحاجی قره) برادر! ما چه طور حریص مال مردیم؟ ما مردمان رعیت خراج و باج بده و توجیه بده پادشاهیم - بیگار کشیم - بقدر قوت بمردم خیر مان مے رسد. درین زمستان گرانی همسایهاے حول و حوش او به مسایها نها را غله قرض دادیم - دستگیری نمودیم - که از گرسنگی نمیرند - اگر تا حال کسے از اهل طوغ یک قوروش یا یک پول سیاه مال کسے را خورده است - کسے گفته باشد شنیده باشی - خون ما بر شما حلال است۔

حاجی قره - خون شما خیلے وقتے است حلال شده است - تا حال کسے نبوده است بریزد - حال اجل شما را کشان کشان بمن

دو چار کرده است. چاه کن خودش همیشه ته چاه است. از بس شما نهائے
مردم را خراب کرده اید. امروز بمکافات عمل خودتان خواهید رسید
مرا قهاتان را بریزید - والا بخدا! که تفنگ را سر دلتان خالی خواهم کرد

(از بینی اتر سیده مضطرب مے شوند) +

ملکر دبیح - آ - برادر! بحق زمین بحق آسمان! ما یراق ندا ریم - چه چیز
را بریزیم؟ آخر تقصیر ما و گناه ما؟ برائے چه شما غضب کرده اید؟

حاجی قره - تقصیر و گناه شما این زمین و آسمان را پر کرده است
قوروسما قها! صنعت دیگر قحط شده بود که این کار را برائے
خود پیشه قرار دادید؟

ملکر دبیح - اے جان عزیز! دیگر در دنیا بهتر از صنعت
ما صنعت دیگر هم هست؟ پیشه ما نباشد نان گیر کسے نمے آید -
عالم همه از گرسنگی مے میرند +

حاجی قره - ببیں ببیں - جرأتش را نگاه کن - تعریف صنعتش
را هم مے کند - قر شما لها مردم عذاب بکشند - بیشرف ببین و که این
مال جمع کنند شما مفت مفت تصاحب بکنید - هیچ چیز مے کسب
دیده شده؟ بکدام دین رواست؟

ملکر دبیح - اے برادر! برائے خدا ما را اذیت مکن - بگزار راه
مان را بگیریم - برویم - کارهائے خوش طبعی و شوخی مے ماند +

حاجی قره - بخدا! قدم از قدم تان بردا شتید نعش تان را روئے
زمین افتاده بدانید - حرف مرا شوخی مے پندارید؟ مے خواهید من
بحرف مثل شما احمقها باور کنم بگذارم؟ نزدیک بیائید - آن وقت

ہر چہ دل تاں مے خواہد بکنید گفتم برا تہا تاں را بریزید +

مکرو یچ - ارکیل! چہ باید کرد؟ چہ بکنیم +

ارکیل - واللہ! من خودم ہم مات ماندہ ام +

مکر دیچ - خدایا! ایں چہ کارے بود - افتادیم - آجانم مثلے کہ نے گذاری بر دیم پس بگذار - برگردیم عقب - از راہ دیگر بر ویم ایں راہ حال قو باشد +

حاجی قرہ - ہرگز امحال است کہ بتوانید قدم از قدم بردارید - مے خواہید برید - بروو را و خبر کنید - خودش با جمعیت بیاید سر من بریزد خوب فکر کردہ اید! انشاء اللہ خبر مرگ شما بہ موورا و خواہد رسید تا بعد ازیں سائر ہم کاران شما راہم عبرت بودہ باشد +

مکر دیچ - آ - پدر جان! تو ما را حساب مے کنی کہ ایں بازیہا را سر ما مے آری؟

حاجی قرہ - من شما را دزد - راہزن - خانہ مردم خراب کن - ظالم مفت خور - لائق چوب دار حساب مے کنم +

مکرو یچ پس تو خودت چہ کارہٗ ہستی؟ کہ خودت ظلم را مے کنی - وبما ظالم مے گوئی +

حاجی قرہ - شما خودتاں بہتر دانید کہ من کیستم - اگر نے دانستید ہرگز ایں وقت ایں وقت شب میان درہ جلو مرا نے گرفتید +

مکر دیچ - واللہ! ما خود ماں ہم خیلے خیلے پشیمان شدہ ایم - کہ چرا ازیں راہ آمدیم کہ تا بتو دچار بشدیم - ما ہیچ ترا نے شناسیم و نے دانیم چہ مے گوئی - ہرگز خیال ماں نے گذشت کہ ترا بہ بینیم +

حاجی قره - این حرفها بیک پول نمی ارزد - آخر حرف من این است
که مرا معطل نکنید تیر نه خورده زخم بر نداشته از یراق بیرون بروید +
مکردیچ - اراکیل! چاره چیست؟ چه بکنیم؟
اراکیل - والله! بالله!! تالله!!! یراق نداریم - جز این دو تا
داس دیگر بره نده پیش ما بهم نمی رسد - می خواهی بیندازیم این داسها؟
(داسها را می اندازند پیش حاجی قره)
حاجی قره - تفنگ طپانچه و شمشیرتان را بیندازید - والا
آتش کردم ها!
اراکیل - ای مرد! تو چه طور آدمی؟ بحق خدا! بحق پیغمبر!
نه تفنگ داریم نه طپانچه +
حاجی قره - قبول ندارم - باور نمی کنم - دروغ می گوئید.
پنهان کرده اید - بیندازید +
مکردیچ - حالا که باور نمی کنی خود بدان - هرچه دلت می خواهد
بکن - خدا خیرت بدهد!
حاجی قره - هیچ؟ پس ببینید که چه می کنم + (تفنگ را
از بالای سر آنها خالی می کند - خرده تم کرده اراکیل از سر خر افتاده غلط
می خورد - حاجی قره طپانچه را کشیده داد زنان سر آنها): + حرکت نکنید
حرکت نکنید که می کشمتان) + (دو بیچاره ارمنی ها یکی افتاده از ترس بلند نمی شود
و دیگری سر پا نمی تواند بجنبید) +
مکردیچ ای بنده خدا! آخر ما را چرا ناحق می کشی؟
حاجی قره - حرکت نکنید + (بعد رو به کرم علی کرده) + آ - لیپره

کرم علی! من اینها را نگاه مے دارم۔ تو زود برو۔ خلاص شو۔

کرم علی۔ آقا! عقب بروم یا پیش بروم؟

حاجی قره۔ ہے۔ ابلہ! عقب کجا مے روی؟ مے خواہی باز بروی کنار ارس۔ پیش برو۔ برو۔ خلاص شو۔ زود۔

کرم علی۔ یعنی مے گوئی بار بروم بروم؟

حاجی قره۔ فوه! ابلہ! ہے! البتہ! اسپے بار چرا مے روی؟

کرم علی۔ خودم ہم مے دانستم کہ ہیچ است۔

(اسب را ہے کرده مے رود۔ از چشم دور مے افتد۔ دریں حال اراکیل مے خواہد شود)۔

حاجی قره۔ (فریاد مے زند) آے! حرکت نکن۔ بخدا مے زنمت۔

(اراکیل باز مے نشیند یکدفعه موورا و باجار جمعیت پیدا مے شود)۔

خلیل یوز باشی (بموورا و) آے آقا! اینجا بیند۔ بیائید کہ جستہ ام۔

تکردیج۔ اے دور سرتان بگردم! بیائید۔ ما را از دست این ظالم برہا نید۔

اراکیل (دبلند شده) اے قربان تان بروم! برسید ما را از دست این دزدنجات بدہید۔

حاجی قره۔ اے! قربان چشمت! ہر کہ ہستی بیا۔ اینہا از ترس من نمے توانند حرکت کنند۔ برس۔ دست اینہا را بہ بند نگاه بدار من خلاص بشوم۔ بروم پئے کار خودم۔

(در این حال موسیو ژوردان با جمعیت در پی اینها را می‌گیرند)

موسیو ژوردان - حرام‌زاده‌ها! از دست من کجا می‌توانستید در بروید؟ سراغ تان را گرفته پیش شما می‌آمدم. خلیل یوزباشی! نگذار.

خلیل یوزباشی (به نزد ارمنی‌ها رفته) ای بخدا! حرکت نکنید می‌زنم. همه‌تان را می‌کشم. یراقهاتان را بریزید.

مکردیچ - آ - دور سرت بگردم! ما دزد نیستیم. این مرد سر راه ما را گرفته بود. (اشاره بحاجی قره می‌کند)

خلیل یوزباشی - (رجوع می‌کند بحاجی قره) ای مردکه! حرکت مکن، یراقت را بریز.

حاجی قره - ای برادر جان! من آدم بی غرض اهل کسبه آسوده و بی خیال رفتم. اینها جلو مرا گرفته معطلم کرده بودند. می‌خواستند لختم کنند. این قدر خودداری کرده دست و پا نموده ام که نگذاشته ام تا حال لختم کنند.

موسیو ژوردان - خلیل یوزباشی! فرمان بده همه یراقهارا بریزند. بعد از آن مقصر و غیر مقصر معلوم می‌شود.

مکردیچ - آقا! والله! ما یراق نداریم. می‌خواهید نزدیکتر بیائید ببینید.

خلیل یوزباشی - (به حاجی قره) ای مردکه! موسیو می‌فرماید. یراقهات را بینداز کنار.

حاجی قره - آه! قربانت بروم! اگر موسیو اینجاست؟ چشمم نبسته انداختم - ای جانم موسیو پیشکش است - اما اینها

دروغ عرض مے کنند۔ یراق شاں را قائم کردہ اند*

(دیرا تھاش رامے ریزد زمین)*

موورا و۔ (لرزیکنہ آمدہ بحاجی قرہ، مردکہ! سہ شبانروز است من پئے تو مے گردم خلیل یوزباشی! ابوبند دستہا سے ایں را*

(خلیل یوزباشی بازوے حاجی قرہ رامے بندد)*

حاجی قرہ۔ اے! دور سرت گردم! تقصیر من چہ چیز است؟

موورا و۔ چانہ نزن۔ رفیقہات را بگو۔ دیگر نہ فردا صبح وارت مے کشند*

حاجی قرہ۔ آقا! مرا چرا دار بکشند؟ دزد و راہزن را دار مے کشند۔ من نہ دزدم نہ راہزن*

موورا و۔ چہ طور دزد و راہزن نیستی؟ پس تو رفیق دزدان ارامنہ اکلبیس نیستی کہ لخت شال کردہ ابریشم شال را بردہ اید؟

حاجی قرہ۔ آ۔ دور سرت گردم! من مرد فقیرم! شغلم سوداگری است۔ آدم لخت کردن ازم برنمے آید*

موورا و۔ پس این وقت شب با ایں اسباب و یراق اینجا مگر کہ را مے خوری؟ آدم درست ہیچ وقت در ہیچ جائے چرا مے ماند؟ بچہ ہا! ایں را محکم نگاہ دارید ببینیم آنہا کیست*

(روے کند بہ ارمنی ہا) مرد کہ! شما چہ کارہ اید؟

مکردیچ۔ آ۔ تصدقت! ما فقیر دروگرا ہل طوغ از سر زراعت برگشتہ بخانہ مے رفتیم۔ ایں مردہا را توے راہ نگہداشتہ مے

گذاشت برویم۔ اگر شما نے رسید ید دست این گرفتار بودیم۔

موورا و۔ اے مرو! اینہارا تو اینجا نگاہ داشتہ بودی؟

حاجی قره۔ من اینہارا نگاہ داشتہ بودم؟ دروغ گفتہ باشند۔ خدا خانہ شما را خراب کند! اینہا سر راہ مرا گرفتہ بودند۔ مے خواستند لختم کنند۔

مکردیچ۔ آقا! بخدا! دروغ مے گوید۔ او مے خواست مارا لخت کند۔

حاجی قره۔ اینہا حیلے حیلہ دارند۔ آقا! بحرف اینہا باور نہ کنید۔ اینہا بن ہیچ وانمود مے کردند۔ کہ از لباس و لباسے شما ہستند حالا حرف شاں را بر مے گردانند۔

مکردیچ آقا! واللہ! ایں مرد دروغ عرض مے کند۔ حرفش را اعتبار نکنید۔ اما از اول تا آخر بجز ماں دروغ طولی گفتہ التماس التجا کردہ ایم از ما دست بکشد۔ دست نے کشید رفیق ہم داشت ہیں حالا گریخت و رفت۔

موورا و۔ خلیل بوز باشی! وه! بیا بفہم کہ کدام یکے لاست مے گوید۔ شیطان ہم از حرف اینہا سر در نمے برد۔ کہ میدانند کہ اینہا چہ طور آدم اند؟ ہر سہ تا ش را بر دارید۔ ببرید۔ فردا بہ سنچالنگ نشان بدہیم۔ استنطاق بشوند۔ والا ما سر در نمے بریم ہرچہ کہ ایشاں بفرمایند عمل مے کنیم۔

(خلیل بوز باشی ہمہ را دوستاق مے کند)۔

حاجی قره۔ (گریہ کناں) خانہ ات خراب بشود اے کہ خانہ

مراخراب کردی. خون بجوری اے کہ مراجون ناحق انداختی ! بے
ایمان! از دنیا بروی اے کہ مرا بہ بلائے ناگہان دوچار ساختی !
من کجا دیوان کجا؟ من از استنطاق مے گریختم باز کہ باستنطاق
افتادم. یکے یکے ازموے سر گرفتہ تا نوک ناخن پا خواہند پرسید
و ۱۰ ہا سوالہائے بے معنے اینہا جواب بدہ. بیا کہ تمام خواہد شد+
یکے از ارمنی ہا. اے مرد! ترا ہیچ ہرگز دلت بشادور دیت
خندان شود کہ مارا ناحق باین مصیبت انداختی! کہ مے داند کے
از استنطاق خلاص خواہیم شد؟ استنطاق روس تا پنج سال دیگر
ہم تمام نمے شود. زراعت مارا کہ بیارد؟ خرمن مارا کہ بکوبد؟ حاصل
مان چہ طور میشود؟ کہ بردارد؟ کہ جمع کند؟ آہ! آہ!! آہ!!!
پدرت آتش بگیرد سوارۂ تفنگی!

خلیل یوزباشی. مرو کہ! کم چانہ بزن. راہ برو+
(ہمہ مے روند. تا پدید مے شوند)+

پردہ مے افتد

مجلس پنجم

(واقعہ مے شود درمیان اوبۂ حیدر بیگ توشقے آلاچیق نشستہ یک روز
پیش عروسی کردہ. عروس را آوردہ. ہمہ بچہ و جوانہا سے اوبچہ جمع
شدہ و دف و دائرہ مے زنند. مے رقصند. مے خوانند. مے خندند. مے افتند

جیدربیگ - خدایا! ہزار بار شکر بکرم تو! سے اینکہ سے بینم بہ بیداریست یارب! یا بخواب * روبروے صوناخانم نشستہ ام - دو سال با درد مفارقت بیابان گرد بودہ روزگارے بہ جدائی گذرانیدہ تا کہ بآرزو رسیدہ ام . سے کجا من شکر این نعمت توانم * بجا بیاورم *

صوناخانم - جیدربیگ! ترا بخدا! بعد ازیں دگر گردش نروی دیگر مرا تاب جدائی و طاقت دوری نماندہ خدا نکردہ کارے بکنی - فراری بشوی . یا دست بفتی بگیرندت من دیگر در دنیا زندہ نے توانم بمانم - من بعد اگر یک روز بے تو بمانم مے میرم *

جیدربیگ - خاطرت جمع باشد - وزدی نے روم - ہرگز نخواہم رفت - سپالنگ خودش زبانے بمن سپردہ است - اما را مداخل خوبے جستہ ام چندان نقلے ہم ندارد - کہ تو ہم مانع بشوی رضا ندہی *

صوناخانم - بگو ببینم چہ راہ مداخلے است *

جیدربیگ - خودت کہ مے دانی . بیست و پنج روز پیش ازیں بگفتمت ؟ از حاجی قرہ پول برداشتہ مے رویم برائے مال فرنگ * آں وقت راضی نے شدی - حالا کہ خیرش را دیدی ؟ محض اینکہ رفتیم آوردیم - درمیان یک روز در قارقا بازار فروختیم - مایہ را پسر حاجی قرہ برداشت نفعش را اما آوردیم رفقا ! این سفر قسمت خودشان را بمن دادند - در مدت دہ روز خرج خردی کردہ موافق وعدہ امیت تو را آوردم - اگر بحرف تو

گوش مے دادم۔ نمے رفتم۔ یا باید ترا برداشته فرار مے کردم تا هنوز
هم خانهٔ پدرت مانده بودی۔

صونا خانم۔ پس چه طور مے گوئید؟ مال فرنگ قدغن است
هر که آورد و شد کند تنبیه دارد۔

حیدر بیگ۔ البته عاجزها را هر جا ببینند مالش را مے گیرند۔
خویش را هم تنبیه مے کنند۔ اما که مے توانند نزدیک امن بیایند؟

صونا خانم۔ پس جلو ترا هیچ نگرفتند؟

حیدر بیگ۔ چرا نگرفتند؟ یک قلعه ده نفر سربازان آمدند همه را
دواندم مثل مور و ملخ پاشیدند۔ رفتند۔

صونا خانم۔ امان اے حیدر! این کار هم باز خطر دارد۔ راستش
من با اینهم راضی نیستم۔ بحاجی قره پیغام مے دهم که دیگر بشما پول ندهد تا
دوباره شما اگر رفتید زیر پا تان نشسته نبرد۔ والله! وقتے که خیالش
را مے کنم دلم مے لرزد۔

حیدر بیگ۔ دلت چرا مے لرزد؟ چه خبر است مگر آ اے!
صونا خانم! صونا خانم!! صونا خانم!!! (دست در گردن صونا خانم را بغل گرفته
از رویش ماچ مے کند۔ دوباره) قربانت بروم! پس چه کار بکنم؟ چه کارے
دست بزنم؟ یا چه چیزے شما را نگاه بدارم؟

صونا خانم۔ (گریه کنان) دستت بکش۔ ازین کارها هم دست
بردار۔ نمے خواهم۔ جهازیکه از خانهٔ پدرم آورده ام یک سال خوب
مے توانیم گذران بکنیم۔ بعد اگر کار خوب بے خطرے پیدا کردی
خود بدان۔

حیدر بیگ - پس بگذار یک دفعه هم بروم - قرض رفیقها را بدہم دیگر نمے روم +

صونا خانم - (گریہ کناں) ہیچ یکدفعہ راہم نمے گذارم ہیم دفعہ راہم نمے گذارم - رفیقہات صبر کنند +

حیدر بیگ - آخر شرط کردہ ایم - اگر نروم - پول شان را نخواہند صبر نمے کنند +

صونا خانم - تو کار نداشتہ باش من پہلم سفارش مے کنم بیایم بگوید - آنہا را ساکت کند +

حیدر بیگ - خوب - اما نمے دانم - تو از چہ باہت احتیاط مے کنی ؟

صونا خانم - احتیاط من این است کہ باز اسم تو میان بیاید کار از برات پیدا شود من سیاہ روز گردم +

حیدر بیگ - بیہودہ خیال گرفتہ است - ہرگز این طور - نخواہد شد +

صونا خانم - چہ فائدہ من کہ نمے توانم آرام بگیرم - دلم ہیچو مثل برگ بید مے لرزد - ہیچو مے دانم باز ترا از دست من بگیرند +

(درین اثنا تکذبان زن حاجی قرہ داخل مے شود) +

تکذبان - آ! دور سرت گردم! پس شوہر مرا چہ کردی ؟ چہ کار بسرش آمد؟ ہمہ آمدید - او نہ خودش پیدا شد نہ نوکرش پیدا شد +

حیدر بیگ - واہ! عجیبہ! ہنوز ہم نیامدہ است؟ نرسیدہ است ؟

نگہبان - خیر - آخر این چہ کارے بود کردید؟ مرد مرا تا بیابید ببرید - آوارہ گذارید یا گرفتنش واداید؟

حیدر بیگ - اے ضعیفہ؟ نترس - بہ بینی کدام وہ گیر کردہ ماندہ است - کسے آید - مے رسد - فکر نکن *

نگہبان - وہ گیر نمے کند - اگر اختیارش دست خود بود - تا حال مے آید - من شوہرم را از تو مے خواہم بیچو کہ بردی ہمال درہم بدست من بدہ *

حیدر بیگ - برائے ما حصل واقع شدی - شوہرت بچہ نابالغ نبود با او را بتابیم ببریم - تکلیفے کردیم خیر خودش را ملا حظہ نمود کہ با ما ہمراہی کند - راہ افتادہ آمد - متوجہ شدہ از جا ہائے خطرناک گذراندیم - بہ آبادی کہ رسید راہش را گرفتہ رفت دیگر ما چہ بکنیم کہ نیامدہ است؟ نرسیدہ است - سرما را در دنیا بر بیرون *

نگہبان - مے روم بموورا و بہ نیچالنگ شکایت مے کنم - شوہرم را شما گم کردہ اید *

دریں حال ہائے ہو بلند شدہ موورا و نیچالنگ با چند سوار دو تا دور آلاچیق ما را مے گیرند *

موورا و فرمایش نیچالنگ است کسے از جائے خود نہ جنبد *

حیدر بیگ - (پیش آمدہ) موورا و اغرض نیچالنگ چیست؟ چہ مے فرمایید؟ اینجا مقصرے نیست از او فراری باشد *

موورا و - مقصر ہست یا نیست - نیچالنگ مے خواہد حیدر بیگ

را بہ بلند +

حیدر بیگ - حیدر بیگ منم - خدمتے فرمائش دارید بفرمائید +

سنچالنگ - (پیش آمدہ) حیدر بیگ نصیحت من بگوش تو فرو نرفت - از پیئے کارہائے بد بلند ہی شوی - حالا باید ہمراہ من بقلعہ بروی + (سونا خانم بنائے کند بلرزیدن وگریہ کردن) +

حیدر بیگ - سنچالنگ اشما بمن فرمودید "دزدی نرو" اگر رفتہ ام حرف شمارا نشنیدہ ام بقلعہ رفتن زحمتے دارد +

سنچالنگ - بلے حرف مرا نہ شنیدہ - دہ روز پیش ازین قدرے بالاتر از کنار ارس ارمینہائے اکلیس را لخت کردہ ابریشم شال را بردہ اید - مطلب آشکار شدہ است - بہتر آنست کہ برائے تخفیف تنبیہ خود گردن بگیری رفیقہا تراہم نشاں بدہی +

حیدر بیگ - سنچالنگ اشما مے فرمائید مطلب آشکار شدہ است - الآمن وزدی نرفتہ ام وکسے را لخت نکردہ ام - اگر کسے روبروے من وا ایستادایں حرف زد - خون من برشما حلال است +

سنچالنگ - خوب - خلیل یوزباشی! آں ارمنیہا را صدا کن اینجا (خلیل یوزباشی ادہان یوزباشی را بادستہ خود پیش مے آورد) +

ادہان یوزباشی! ایں بود کہ بہ شما دوچار شدہ بود؟

ادہان - قربانت شوم - من ہرگز موذی نبودہ ام بیست سال است بہ بزرگان ولایت خدمت مے کنم ہمیشہ تا کاغذ

رضامندی دارم سال گذشته مدال نقره برائے من نوشتہ بودند
سرتیپ عداوت قدیمی با من داشت ـ نگذاشت لشکر نویس برات
مدال مرا بنویسد ـ ایں کاغذ ہائے خدمتہائے من است ـ بگیرید ـ بخوانید

(کاغذہا را نشان مے دہد)*

سنچالنگ ـ ہنوز برائے دانستن خدمات تو وقت ندارم ـ آنچہ کہ
دیدہ را بگو*

اوہان ـ قربان سرت ! من از برائے بیگ بودن خود شہادت
نامہ دارم ـ بگیرید ـ بخوانید* (شہادت نامہ را بیروں آوردہ بہ

سنچالنگ نشان دہد)*

سنچالنگ ـ اے پسرۂ احمق ! حرف را بزن ـ اثبات نجابت
خود را بگذار وقت دیگر*

حیدر بیگ ـ سنچالنگ ! صدتا ازیں شہادت نامہا بہ یک پول
نمے ارزد ـ کسیکہ در ذاتش شبہہ داشتہ باشد ـ برائے نسب خود
شہادت نامہ درست مے کند*

اوہان ـ ایں حرف را اگر حضور سنچالنگ نمے گفتی جائے دیگر
مے باشد با ایں تفنگ جواب شمارا مے دادم*

(دست مے کند بہ تفنگ باز بہ سنچالنگ عرض مے کند)*

دو درست گردم ! من دریں دفتر فقوس آخری بیگ نوشتہ شدہ ام ـ حالا ایں
مے خواہد بیگئے مرا پامال کند ـ احقاق حق کن تا من بدبخت نشوم*

سنچالنگ ـ اگر دوبارہ مطابق سوال من جواب ندہی آلان حکم مے
کنم بنچاد تا پنج ... بزنند ـ بیگئے خود را بالمرۃ فراموش ...

من از تو مے پرسم ایں بود لیشما دچار شد؟

اوہان - بلے قربان! ایں بود با بیست نفر سوارہ مسلح شمشیر بہ سر بان کشیدہ تفنگ بروے ماں گرفت - ما ہمہ جہت دہ نفر بودیم اگر از ما زیاد تر بلنے نشوند - از دولت شما اینہا را مے گرفتیم - از ما کہ گذشتہ اندرغنہ انداز منیہاے اکلیس را لحنت کردہ اند۔

حیدر بیگ - سنچالنگ! ہر چہ عرض مے کند ہمہ بہتان و دروغ است۔

سنچالنگ - طائفہ تا تار تماماً دروغ گو وکذاب مے شوند - تو ہم از انجملہ کہ بحرف تو اعتبار کردن بسیار مشکل است - یکے ہم با اسباب و یراق دو تا ار منیئے طورغ را درمیان راکگاہ داشتہ بود - لحنت کند - حالا آشکار دروغ مے گوید - کہ گویا ارمنی ہا مے خواشتہ اند او را لحنت کند۔

حیدر بیگ - بلے دانم چہ جور آدم است - من ہمۂ خوب و بد قراباغ را مے شناسم - اگر بہ بنیمش مے فہم کہ حرفش راست است - یا دروغ و بہ بسبر خودت کہ حقیقتش را عرض مے کنم۔

سنچالنگ - خلیل یوز باشی! آں مردکۂ دوستاق را بیار اینجا - حیدر بیگ بہ بیندش۔

(خلیل یوز باشی حاجی قرہ را حاضر مے کند)۔

سنچالنگ - ہا! دِہ! بگو بہ بینیم ایں کیست؟ چہ طور آدم است۔

حیدر بیگ - سنچالنگ! من ایں را مے شناسم - لبسر

سنچالنگ این آدم لخت کن نیست ارمنی یا خلاف عرض کرده اند۔

سنچالنگ خلیل یوزباشی! ارمنی ها را بیار پیش۔

(خلیل یوزباشی طوغچی ها را مے آورد)۔

سنچالنگ۔ حیدر بیگ! نیست که بحرف شما اعتماد نمے توانم بکنم۔ بیا خودت فکر کن۔ یہ ہیں این ارمنی ها آدم لخت کن است؟ این مرد حرفش این است که اینها مے خواستند او را لخت کنند۔

حیدر بیگ۔ ہیچ نیست۔ این مرد ہم این حرف را دروغ گفته است (سنچالنگ تیج خلق مے شود)۔

سنچالنگ۔ پس چه طور باید بشود؟ معلوم که همه دروغ مے گویند۔ وہمه باید تنبیه بشوید۔ من نزاکه باید ببرم قلعه۔

حیدر بیگ۔ اختیار با شما است۔

(صونا خانم ہنا مے کند بلیر دیدن)۔

سنچالنگ (بحاجی قره) مرد که! بگو ببینم آخر بچه جهته این ارمنیها را توے راه لنگ کرده بودی؟

حاجی قره۔ آ! دور سرت گردم! آنها مرا لنگ کرده بودند۔ لخت کنند۔ من مرد کاسب هرگز راہزنی نه کرده ام۔ کار من نبوده است۔ من همیشه خرید و فروش مے کنم۔ هر سالے مبالغے بپادشاه خدمتها کرده ام۔

سنچالنگ۔ بپادشاه چه خدمت کرده مرد که؟

حاجی قره۔ قربون سرت! پانزده سال است۔ سالے پنجاه

تومان به گمرک خانهٔ پادشاه خیر مے رسانم۔

نچالنگ۔ بلے معلوم شد خدمتہاے بزرگ کردہ! الحق سزا وار مرحمتہاے بزرگ ہم ہستی؟

حاجی قرہ۔ بلے قربان! عوض این خدمتہاے من بایست مدال طلا بمن مرحمت شود۔ نہ اینکہ. . . .

نچالنگ۔ بلے پادشاہ مثل شما خدمت گار بسیار دارد۔ پادل ہاے کہ مے دہید باید بدہند مدال طلا درست بکنند۔ باز بجود شما تقسیم نمایند! جنگ نگو۔ جواب بدہ بہ بینیم ارنی ہا را چرا نگاہ داشتہ بودی؟

حاجی قرہ۔ دور سرت گردم! آنہا مرا معطل کردہ بودند۔

نکرویچ۔ قربانت شویم! دروغ مے گوید۔ او خودش مے خواست ما را لخت کند۔

(دریں حال یساولے از طرف موورا و چوانشیر مے رسد)۔

یساول۔ (بہ نچالنگ) آقا موورا و مرا خدمت شما فرستاد زبانی عرض کنم۔ دزد ارنی ہاے انگلیس پیدا شد۔ ابریشمہا را ہم پیش گرفتند۔ دزدہا ہم دو ستاق است از عقب ہم احوالات را نوشتہ خدمت شما اطلاع خواہد داد۔

موورا و۔ یقین کہ باز تاتار است۔

یساول۔ بلے تاتار بودند۔

نچالنگ۔ مگر شما خیال مے کردید۔ انگلیس یا فرنگ خواہد شد۔

اوہان - دوبہرت گردم او روہمیشہ از تا تارہا مے شود -
از ماہا ہرگز وزد نمے شود*

سنچالنگ - نفست بگیرد! ایں از درست کارہائے شماہا سکہ
نیست از دست تاں برنمے آید - جرأت ندارید - وزدی بروید*

یساول - آقا! موورا ویک نفر قاچاقچی ہم گرفتہ بود - خودش را با
بارش فرستادہ است*

(دراین حرف رنگ حاجی قرہ پرید)*

سنچالنگ - کجاست؟ بیارند حضور*

(یساول مے رود بیاوردش)*

حیدربیگ - سنچالنگ! حالا بشما معلوم شد کہ من وزد نیستم - و
وزدی نمے روم*

اوہان - آقا! ہماں وزدہائیکہ گرفتہ اند بے شک رفیق ایں خواہند
بود*

سنچالنگ - آنجاش تحقیق خواہد شد معلوم مے شود*

(دریں حال یساول کرم علی را بحضور مے آورد - حاجی قرہ محض دیدن
کرم علی اے وائے گفتہ غش مے کند مے افتد)

سنچالنگ (تعجب کردہ) ایں؟ یعنی چہ طور شد؟ ایں چرا غش کردہ؟
ایں را حال بیارید بہ بینیم*

(موورا و آب مے ریزد حیدربیگ و خلیل یوزباشی بازوش را مے
گیرند - مے مالند - حاجی قرہ چشمیش را وا مے کند)*

سنچالنگ - مرد! بتو چہ شد؟ چرا بے ہوش شدی؟

دزبان حاجی قره بندے شوے نتواند جواب بدہد ۔ *

سنچالنگ ۔ دکرم علی ، پسرہ ! راستش را بگو تورا رہا مے کنم ۔ این مرد کہ ترا دیدہ چرا بے ہوش شد ؟

کرم علی ۔ نمے دانم قربون سرت !

سنچالنگ ۔ تو کے باکہ پتے مال قاچاق رفتہ بودی ؟

کرم علی ۔ من ہیچ وقت با ہیچ کس پئے مال قاچاق نرفتہ بودم *

سنچالنگ ۔ پسرہ ! چہ مے گوئی ؟ ترا سر بار گرفتہ اند ۔ چہ طور مے توانی منکر این مطلب بشوی *

کرم علی ۔ من ہرگز از آن بار خبر ندارم *

سنچالنگ ۔ پس آن مال از کیست ؟

کرم علی ۔ نمے دانم *

سنچالنگ ۔ پس تو سر اسب نبودی ؟

کرم علی ۔ بلے بودم

سنچالنگ ۔ پس بار را سر اسب کہ بار کردہ است ؟

کرم علی ۔ شیطان گذاشتہ است ۔ من ازین بار خبر ندارم *

سنچالنگ ۔ عزیزمن ! شیطان را ما بہتر از تو مے شناسیم ۔ او خیلے کارہا دارد ۔ اما مال قاچاق خرید و فروش نمے کند ۔ راستش را بگو والا پوستت را مے کنم *

حیدر بیگ ۔ عرض دارم سنچالنگ !

سنچالنگ ۔ بگو ۔ بہ بینیم *

حیدر بیگ - در خدمت شما بسیار مقصرم - ولیکن بتقصیر خودم اقرار مے کنم - این مرد را با دو نفر رفیق دیگر من براے آوردن مال فرنگ بردہ بودیم - اینکه گرفته اند نوکر این است - از شدت خست بجهت گیر آمدن مالش که فهمید غش کردہ - ارمنی ها را هم از ترس مال خود در راه معطل کردہ است +

پنچالنگ - (به حیدر بیگ) مطلب معلوم شد - رفیقها ست که بود؟

حیدر بیگ - عسکر بیگ بود و صفر بیگ +

پنچالنگ - (به موورا و) بفرست آنها را بیاورند +

موورا و - چشم آلان + (موورا و بیاول پئے آنها مے فرستد) +

پنچالنگ (به حیدر بیگ) پس چرا خجالت مے کشیدی؟ گفتنی او هان دروغ مے گوید +

حیدر بیگ - او هان با زور دروغ گفته است - بجهت اینکه با همه جهت شش نفر بودیم - مال فرنگ مے آوردیم - چهار تا هم بار داشتیم - با اینها دچار شدیم با هوئے کردیم - ترسانیدیم و دوانیدیم شان - برگشتیم آمدیم لب سرحد - از لخت شدن ارمنیهاے انگلیس ما هرگز خبر نداریم +

(درین حال یک نفر بیاول عسکر بیگ و صفر بیگ را حاضر مے کند) +

پنچالنگ - حیدر بیگ ! رفیقهات اینها است +

حیدر بیگ - بلے ! اینها است +

پنچالنگ - حیدر بیگ ! هرچه از بابت دزدی تقصیر

برتو نیست۔ امّا چوں بے بلیط از سرحد بآں طرف رفتہ۔ مال فرنگ
بایں طرف آوردہ و تفنگ و شمشیر بسر قراولان مو و را و کشیدہ
باید من آلان شمارا دوستاق کنم۔ ببرم قلعہ +

حیدر بیگ۔ اختیار بہ شماست۔ سچالنگ!

صونا خانم۔ (ایں حرف را شنیدہ دویدہ رفتہ دست بدامن سچالنگ
شدہ) قربانت شوم! مرا بکش۔ او را مبر۔ مرا بے صاحب
نگذار +

سچالنگ۔ حیدر بیگ! ایں کہ است؟

حیدر بیگ۔ سچالنگ! ایں کنیز شما است۔ دیروز عروسیش
را کردہ آوردہ ام۔ باعث ہمہ ایں بدبختیہائے من ہمیں
است +

سچالنگ۔ چہ طور؟ مگر او چرا باعث بدبختئے تو مے شود؟

حیدر بیگ۔ سچالنگ! ما نہایت عاشق و معشوق ہمدگر بودیم۔
دو سال مے شد از پے پولی حسرت مے کشیدم۔ نمے توانستیم
عروسی بکنیم۔ آخر الامر ناچار شدم کہ پولے گیر بیاورم۔ دزدی
ہمہ بشما قول دادہ بودم نمے توانستم بروم۔ رفتم مال فرنگ آوردم
فروختم۔ با منفعت آں عروسی کردم۔ دیروز ایں را آوردہ ام کاش
کہ مے مردم! ایں روز را نمے دیدم +

صونا خانم۔ دور سرت گردم! سر پادشاہ تصدق کن۔ بندہ بے
جرم + آقا بیئے کرم بے شو کہ ایں مطلب را شما بیالا بنویسید
شاید بایں اشک چشم من رحم کنند۔ من از زبان خود کاغذے

دہم۔ بعد ازیں حیدر بیگ راہرگز نگذارم۔ چہ کار بہ برود +

حیدر بیگ ۔ سنچالنگ! من حاضرم این تقصیر را در رواغستان پیش روے دشمنان پادشاہ باخون خویش بشوئیم +

سنچالنگ۔ (بہ موو راو) واللہ! دلم مے سوزد۔ این بیچارہ ہا را از ہمدیگر جدا نکنیم۔ اما تا این مطلب را بہ بالا اظہار بکنیم۔ موافق قانون مے توان اینہا را بضامن داد؟

موو راو۔ بلے مے شود +

عسکر بیگ۔ سنچالنگ! ما ہم حاضریم۔ روبروے دشمن شمشیر زنیم +

سنچالنگ۔ (بہ موو راو) اینہا را ضامن بدہ۔ تا از بالا خبرے برسد +

موو راو۔ بچشم + (دریں حال نگذبان زن حاجی قرہ داخل شدہ روے پائے سنچالنگ افتادہ) +

نگذبان۔ دور سرت گردم! شوہر مرا ہم بمن بنجش +

سنچالنگ۔ (بہ حاجی قرہ) مرد کہ! دیگر پیے مال فرنگ مے روی کہ؟

حاجی قرہ۔ توبہ! سنچالنگ! توبہ! توبہ!!! شب و روز شما را دعا خواہم کرد کہ مرا ازیں عمل برگردانیدی +

سنچالنگ۔ (بہ موو راو) ایں را ہم ضامن بدہ +

موو راو۔ چشم +

حاجی قرہ۔ دور سرت گردم! پس مالم چہ طور بشود؟

سنچالنگ - دریں باب قدرے صبر کن *
حاجی قره - قربانت شوم! مالم نرسد مے میرم *
سنچالنگ - خود مے دانی مے خواہی بمیر - مے خواہی نه میر - خلیل بوز باشی! نوکر حاجی قره وار منیهاے طوغی را خلاص کن برونند *

سنچالنگ دروے کند به بیگها، امثال شما مردمان نجیب و بیگ زادگان را سزاوار نیست ہرگز خودتاں را بار تکاب عملہاے بد و کارہاے ناشائسته بد نام بکنید - در نظر امنائے دولت خوار و خفیف به نظر بیا ئید - چنانکه وزدی عمل بد است و در نزد ہمه کس مذموم و ممنوع است - ہمچنانست اقدام کردن بسا ئر عملہائے که دولت بنا بر مصلحت خود و منفعت ملت غدغن کرده است - مال فرنگ از جانب دولت غدغن است - ہر کس باین کار اقدام بکند معلوم است - خلاف جمہور کرده و اطاعت امر پادشاه را نه نموده است - و ہر که از امر پادشاه بیرون رود - بر خلاف حکم او رفتار نما ید - مثل این است که خلاف امر خدا و حکم پیغمبر خدا کرده است - زیرا که امر خدا و حکم پیغمبر و فرمان پادشاه برائے سلامتئ ملت و حفظ ناموس و ترقی و معموریت مملکت با ہم توام است - ہر که از امر خدا بیرون برود عذاب اخروی را گرفتار خواہد شد - و ہر که از اطاعت پادشاه خارج شود عقاب دنیوی را دوچار خواہد شد - و ہر که خلاف امر و نہی پیغمبر را بکند - در ہر دو جہان روسیاه *

وشرمندہ خواہد بود۔ وہر کہ اطاعت خدا را کرد۔ بہشت نصیب اوست۔ وہر کہ فرمان پادشاہ را برد۔ شفقت ومرحمت قسمت اوست۔ وہر کہ با اوامر رسول متحلّی شود بالذّت آخرت وعزت دنیا متحلّی گردد۔ رحم ارمغانِ دولت زیاد برآنست کہ این تقصیرات شما را برائے جہالت ونادانی کہ دارید نہ بخشند۔ امّا شما را لازم است عقل وہوش پیدا کنید۔ خیر خودتان را ملاحظہ نمائید۔ بہ نیت خالص از صداقت اندیشان دولت باشید۔ ودر ہر خصوص اوامر ونواہی را باو بگیرید۔ خیالات فاسدہ را از سر خود بیرون کنید تا رستگار بشوید۔

بیگہا۔ بسرو چشم سچالنگ ایجان وول نصیحت شما را قبول داریم۔

سچالنگ۔ (دست صوناخانم گرفتہ) بہ بین باخوبی واشک چشم تو تو حید بیگ را از تو جدا نہ کردم۔ از او خوب متوجہ مے شو ہی باز بکارہائے بد اقدام نکند۔ تا از بالا جواب برسد۔

صوناخانم۔ چشم سچالنگ! خاطر جمع۔ خودم را بہ کشتن مید ہم۔ نمے گذارم کہ دیگر پئے کارہائے بد برود۔

سچالنگ۔ خیلے خیلے راضیم۔ ضمانت تو از ضمانت ہمہ کس معتبر تر است۔ خدا حافظ! (مے رود کہ برود)

حاجی قرہ۔ دور سرت گردم سچالنگ! لیباوالان مدورا و

وقت گرفتن من ہم عباسی از جیبم درآوردہ اند - بفرمائید بدہید شما۔

سنچانگ - (مبہوت راہ) بفرمائید الآن پول این را بدہید این قسم عملہا کہ این پیسا ولہا باید ترک بشود - تا کہ اینہا بے ترتیب وولہ خواہند بود - این کارہا چہ معنی دارد - بدنامی دولت است - وذلیل است بہ بے عزتی من وشما۔

حاجی قرہ - خدا عمر ودولت ترا زیاد کند! آقا! تا عمر دارم این التفات شما را فراموش نخواہم کرد۔

(سنچانگ دور مے رود - آدمہاش ہم پشت سر آنہا مے روند)۔

پردہ مے افتد

تمام مے شود

فرہنگ و تعلیقات

سرگذشتِ مردِ حبس

صہ ۴۱

حاجی تخیرہ - اصل ترکی میں حاجی قارا ہے +

یوز باشی - ترکی لفظ ہے - یوز بمعنے صد (سَو) اور باش بمعنی سردار - فوج میں سَو سپاہیوں کا سردار - داروغہ جمعدار +

قراول - فوجی سپاہی - ترکی لفظ ہے - دیدبان - محافظ - کانسٹیبل +

موورراو - روسی زبان میں شہر کے مجسٹریٹ کو کہتے ہیں +

سنچالنگ - یہ بھی روسی زبان کا لفظ ہے - حاکم ضلع یا ڈپٹی کمشنر کے برابر کا عہدہ ہے - چیف سپروائزر +

لیساول - ترکی لفظ ہے - پولیس کانسٹیبل - سنتری - دیکھو فوقی یزدی کا یہ شعر

پرۂ آں نگاہ خشم آلود + کہ لیساول بہ محاسبش غضب است

نگہبان - اصل ترکی کتاب میں صرف نگہ ہے +

صہ ۴۲

او بہ سراؤ یا بستی - قریہ - گاؤں - خیمہ گاہ +

بہ سر سنگے - ایک پتھر پر - چٹان پر +

ص ۴۲ | سر - طرف - کنارہ -

بکار . . . خورد - بہ کار خوردن - کام آنا - مفید - بہ کار آید ،
کا استعمال آجکل بہت کم ہے ۔

آلاچیق - داصل ترکی میں آلاچوق ہے) - بید کی تیلیوں کا بنا
ہوا اجالی دار خیمہ جو نمدے سے ڈھکا ہوا ہوتا ہے ۔

دست بیاورد - دست سے پہلے حرف جار بہ محذوف ہے
ہاتھ میں لائے ۔

روز ہائے گذشتہ - در حرف جار محذوف ہے ۔

لااقل - کم از کم - آج کل بہت مستعمل ہے -

چاپیدن - غارت کرنا - لوٹنا - لوٹ مار کرنا ۔

چپاوری - (چپاو) - چھاپہ - لوٹ - غارت ۔

داغاں کردن - پریشان کرنا - چھاپہ مار کر تتر بتر کر دینا

قزلباش - (قزل = سرخ - باش - سر) نادر شاہ کی
فوج میں ایک ایرانی دستہ کا نام تھا - جس کی ٹوپیاں
سرخ ہوتی تھیں - ترک اہل ایران کو مجازاً قزلباش
کہتے ہیں -

عثمانلو - آلِ عثمان - ترک ۔

دعواے - جنگ - مٹھ بھیڑ ۔

لزک - صحرانشینوں کا ایک قبیلہ ہے -

لانت ولوت - حقیر - بے مایہ - مفلس - کنگال ۔

سوراخ کوہ - غار - کھوہ ۔

صہ۴۳ | یراق۔ (یارغ) آج کل بمعنی ساز و سامان و اسلحہ استعمال کرتے ہیں۔ اصل میں اس گھوڑے کو کہتے تھے۔ جس پر سوار ہو کر غارت کے لئے جاتے تھے۔

الجہ کردن۔ لوٹنا۔ غارت کرنا۔ ڈاکہ مارنا۔

باز یک ہیچو الخ۔ اس کے پہلے حرف شرط محذوف ہے۔ یک تنکیر کا فائدہ دے رہا ہے۔ اگر پھر کبھی ایسی مٹھ بھیڑ کا موقعہ ملا تو الخ۔

راحت الخ۔ اس کے پہلے حرف محذوف ہے۔ آرام سے بیٹھ۔ امن سے رہ۔ براحت آجکل (بہ راحت) استعمال ہوتا ہے۔

دلگی۔ چوری چکاری۔ راہزنی۔ عیاری۔

بانازور۔ خسیس۔ کمینہ۔ حقیر۔

خلیش راندن۔ ہل چلانا۔ کھیتی باڑی کرنا۔

لنبران۔ نام قبیلہ۔

لک۔ نام قبیلہ۔

جوال شیر۔ ایک قبیلہ کا نام ہے۔

اخمش را ریختہ۔ تیوری چڑھا کے۔ تیور پر بل ڈال کر۔

روش۔ روشی۔ آج کل ضمیر متصل لگاتے وقت اگر اس کے ماقبل حرف علت ہو۔ تو ی نہیں لگاتے۔ مثلاً باہام (بابایم)، گلوم (گلویم)، عوم (عویم) وغیرہ۔

ص۴۳ ہے کردن - اطلاع دینا۔ افسوس اور حسرت کرنا۔
گھوڑے کو چلانا۔ ملا طغرا سے
بیا تا برخشِ طرب ہے کنیم + سمندِ غم و ہمرا پے کنیم +
علی حزیں اسانی سے
مرا رساند بکوے تو ہمچو باد صبا
لبشوقِ خویش دریں راہ بس کہ ہے کردم
ہے کلمہ تنبیہ بھی ہے +

ص۴۴ ہا۔ کلمہ تنبیہ ہے۔ جو کسی چیز کے دفعتہً سامنے آجانے یا
بھولی ہوئی بات کے یاد آنے کے موقعہ پر بولتے ہیں +
راہ افتادن۔ چل پڑنا +
فکری۔ فکرمند۔ ہمچو فکری... سے آئی ؟ فکرمند سے معلوم
ہوتے ہو ؟
دہن لق۔ دھوکے اور فریب کی باتیں کرنے والا۔ بکواسی۔ لق۔
فریب۔ دھوکا۔ خراب اور گندہ انڈا + (برہان)
حرفِ مفت زن۔ یاوہ گو۔ بکواسی +
بلوک۔ علاقہ۔ ضلع +
پہ۔ حرف انبساط ہے۔ جو فرط لذت یا خوشی میں زبان پر آتا ہے
مگر یہاں طنزاً بولا گیا +
گشنگی۔ عوام لوگ گرسنگی کو بگاڑ کر گشنگی کہتے ہیں سے
شاعر و رتال و مرغِ خانگی
ہر سہ تا گہ بمیرند از گشنگی

ص۴۴ سبق اطعمہ سے

صبا بہ گلشن گیپا گرت گذار افتد

بحق پاچہ کہ بوے بہ گشنگاں آمی

دشخوار۔ (دشخوار) بمعنی دشوار مشکل (برہان)

ص۴۵ لابد شدہ ام ۔ مجبور ہو گیا ہوں +

بے پولی ۔ یائے مصدری ہے (بے پول شدن) مفلس ہونا مفلسی +

عروسی کند۔ اس کے پہلے کاف بیانیہ محذوف ہے۔

گریخت۔ گریزاند۔ (خود بھی) بھاگ گیا (اور لڑکی کو بھی) بھگا لے گیا + واو عاطفہ محذوف ہے۔ اور یہ حذف عام ہے +

بگردنم ... آمدہ است۔ میں مجبور ہوں میرے ذمہ ہے +

آہ ۔ اوہ ۔ یہ کلمے افسوس ۔ رنج اور بیتابی کے موقعہ پر بولے جاتے ہیں +

خوب آوازہ الخ ۔ بات تو خوب کہتے ہو سو طنز آ مگر رک رک کر بولتے ہو +

آوازہ خواندن ۔ گانا +

ص۴۶ دو آنقدر ۔ اس سے دوچند +

حالیش کنم ۔ (اورا حالی کنم) حالی کردن ۔ اطلاع دینا جتانا +

پیدا کردن ۔ تلاش کرنا ۔ ڈھونڈنا +

صـ۴۷

بتہ ۔ بوتہ ۔ درخت ۔ جھاڑی +

قشنگ ۔ خوبصورت و خوشنما ۔ ترکی لفظ ہے +

پیداش نیست ۔ اس کا پتہ نہیں +

سے کجے ہم وا مے الیتم ۔

خیر ۔ جس طرح یہ لفظ اچھا اور بہت اچھا کے لئے آتا ہے ۔
اسی طرح بسا اوقات نفی کی تاکید بھی کرتا ہے +
نیز بمعنی اجر ۔ نفع فائدہ بولا جاتا ہے محسن تاثیر ؎

چو گویمش کہ بگیرم دل از تو گوید خیر
خداش خیر دہد آنکہ خیرے گوید

بینی باز ۔۔ دوچار شد ۔ دیکھئے ۔ (نہیں معلوم) پھر کس دیوا
نے اور غافل از خدا سے جا بھڑا +

تابیدن ۔ گمراہ کرنا ۔ پھسلانا + تابیدند ۔ جنہوں نے اسے
پھسلایا ۔

توسے ۔ اندرون چیزے +
سلمان ساوجی ؎

چوں غنچہ بستہ ام سر دل را بصد گرہ
تا بوے راز عشق نیاید ز توسے دل

دوستاق ۔ قید خانہ ۔ قید بقید ۔ محبوس +
مرزا معز فطرت ؎

شدم دوستاق ترکے روز و شب در خانہ زینے
تبسم حقۂ لعلے تغافل عشوہ آئینے

ص۴۷ | دیگر... نمے شوم۔ دیئے کسے بلند شدن کسی کا پیچھا کرنا، اسس کے پیچھے نہ پڑونگی۔ اس کا خیال نہ کرونگی۔

مے نشیند زمین۔ زمین کے پہلے حرف جار و روسے یا بر محذوف ہے۔

پشت بونہ۔ جملہ شرطیہ ہے۔ اور اس کے پہلے حرف شرط محذوف ہے۔

ص۴۸ | آہ۔ دہا) دیکھو نوٹ صفحہ ۴۴۔

رفیقہات۔ (رفیقہات) دیکھو فرہنگ صفحہ ۳۴۔

گوش بدہ۔ کان لگا کر توجہ سے سن۔

ص۴۹ | جلو اسپ گرفتن۔ گھوڑے کی باگ پکڑ لینا۔ گھوڑے کو روکنا۔

حرفت را بعد بگو۔ باتیں پھر کر لینا۔ حرف بمعنی کلام۔ آج کل بہت مستعمل ہے۔ "پارۂ حرفے دا اشتم بگو مت"۔

دختر۔ اظہار محبت کیلئے لفظ دختر سے مخاطب کرتا ہے۔

ایلیت۔ متعلق بہ ایل۔ ایل۔ گھرانا۔ صحرانشینوں کا قبیلہ۔

پول پیداکن۔ روپیہ کمانے والا۔ حقارت سے خطاب کر کے کہا ہے۔ اس لیے بمدسیکر صیغہ واحد غائب

سجائے و واحد حاضر) بولا ہے +

دست بہم گرفتہ۔ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کے۔ خود بخود +

طوبی نے گجیر تہ۔ باقاعدہ نکاح نہیں کرتے +

بے حیا الخ۔ منادا ہے جس کا حرف ندا محذوف ہے

فکر رفتہ۔ بہ فکر رفتہ +

وہ۔ اسے کبھی تو بے صبری اور جلدی کے وقت بولتے ہیں کبھی خبردار اور متنبہ کرنے یا دھمکانے کے موقعہ

بنشین زمین۔ زمین کے پہلے حرف جار محذوف ہے +

ایہہ۔ نفرت کا حرف ہے۔ جو بیزاری اور ناپسندیدگی ظاہر کرتا ہے +

چیت۔ (چینت) چھینٹ۔ ولایتی چھپا ہوا کپڑا +

قدغن۔ (غدغن) ممانعت۔ حکم امتناعی۔ تاکید +

تومان۔ ایک ایرانی طلائی سکہ ہے۔ جو ساڑھے سات روپیہ کے برابر ہوتا ہے +

بہ اش۔ (باو) حرف با کے ساتھ ضمیر متصل کا لگانا محاورہ جدید ہے +

صحبت۔ اختلاط۔ گفتگو + حاجی محمد جان قدسی ؎

برسر پیمانۂ غم ہرگز آں صحبت نبود ؛

بود غم ہم بیش ازیں اما بدیں لذت نبود ؛

ناخوش۔ بیمار۔ علیل +

چہ چی۔ چہ چیز کا مخفف ہے۔ کیا؟

صـ ۵۱ | بچہ کارمن مے خورد۔ بکار خوردن۔ بکار آمدن۔ میرے کس مطلب کی ہے +

ہن ہن ق۔ ہن ہن کرنا۔ چبا چبا کر باتیں کرنا۔ تامل سے گفتگو کرنا۔ ہانپنا +

صـ ۵۲ | قرض کردن۔ قرض لینا + سلیم سہ

ایں ہمہ افغاں ندارد گر جفائے دیدۂ
سخت بے صبری سلیم اندکے تغافل قرض کن

خیبر۔ دیکھو فرہنگ صفحہ ۴۷ +

تاجیک۔ ترکوں اور عربوں کے علاوہ دوسری قوموں کو تاجیک کہتے ہیں۔ اصل میں تاجیک وہ عربی نژاد قومیں ہیں۔ جو عرب کے علاوہ اور ممالک میں بود و باش رکھتی ہیں +

ارس۔ ایک دریا کا نام ہے۔ جو کوہستان قالیقلا سے نکلکر ارو بیل کے نیچے بہتا ہوا بحیرۂ خزر میں جا گرتا ہے۔ ایک سو پچاس فرسنگ لمبا اور جنوب سے شمال کو بہتا ہے۔ اس کا پانی بہت تیز ہے۔ اور سیلاب کے دنوں میں اسے عبور کرنا دشوار ہے +

قزاق۔ (کاسک) روسی فوج کے سپاہی +

بلدم۔ بلدہستم۔ واقف ہوں۔ جانتا ہوں +

صـ ۵۲ | گشنہ۔ گرسنہ۔ دیکھو فرہنگ صفحہ ۴۴ لفظ گشنگی +

دیگر چہ طور۔۔۔ ماند۔ پھر سمجھو کہ کس طرح نہیں رہینگے ؟

چونکہ۔ جدید محاورے میں بمعنی "اگر" مستعمل ہوتا ہے۔
نیست کمتر الخ۔ پھر مجھ سے زیادہ ذلیل اور کمینہ کوئی نہیں۔
الآنہ۔ ابھی۔ اس وقت۔ عربی لفظ الآن کے بعد ہائے تفنن لگائی گئی ہے۔
پا شدن۔ اٹھنا۔ کھڑے ہونا۔
درونت بجانم۔ درد تو بجان من باشد!
خجالت بگذار۔ تجمل مکن۔
دوام مے کنی۔ دوامے من مے کنی۔ یہ بھی روش "ما بام" وغیرہ کی طرح ہے۔
آے۔ حرف ندا ہے۔ جس میں زور سے پکارنے کیلئے اشباع کیا گیا ہے۔
ننم۔ ننۂ من۔ ماں کو پیار سے ننہ کہتے ہیں۔ بعض وقت ماں بھی بچے کو پیار میں "ننہ جان" کہتی ہے۔
وانالیست۔ چلے جاؤ۔ بالکل نکل جاؤ وغیرہ۔
حرفت را برگردان۔ اگر نہ الخ۔ اپنے لفظ بدل لو۔ ایسا نہ کہو ورنہ الخ۔
بغل گرفتہ۔ در بغل گرفتہ۔ حرف جار محذوف ہے۔
شب خاطرم آمد۔ اس میں حرف جار محذوف ہے۔ رات کو مجھے یاد آیا۔
گاو گلبا۔ چرواہا۔ گاو گل۔ گلۂ گاؤ و جانوران دیگر مثل شتر وغیرہ۔

ص ۵۵ | اول صبح . . میشود اول صبح گا و گلہا وغیرہ - وچار ے
مشود +
لنگ - جوڑے دار چیز کے ہر حصہ کو کہتے ہیں +
لنگہ کفش - جوتی کے جوڑے کا ایک پاؤں +
بہ جرم - بہ جسم کا بگڑا ہوا ہے + تاریکیست . . . بجرم -
ہنوز شب تاریکیست نے توانم بجویم +
پات - دیکھو فرہنگ صفحہ ۳۴ لفظ بروش +

ص ۵۶ | قدک - رنگدار سوتی کپڑا + مرزا طاہر وحید ؎
بز بر چرخ زسر کوب قد دشمن تو
بود برنگ قدک درد کانچہ دقاق
کرپاس - سفید رنگ کا کپڑا + سیفی ؎
تا عاشق روے مہ کرپاس فروشم
شد چاک مرا پیرہن صبر چہ پوشم
شلہ - لٹھے وغیرہ کی قسم کا کپڑا +
نیم فرسے - یائے وحدت ہے +
بے دماغ - غمگین - غصہ سے بھرا ہوا - جلا بھنا +
بازار - منڈی - بیوپار - لین دین - معاملہ - تجارت +
میر صیدی ؎
ز لب ہست سودے کہ زیانش نبود در دنبال
بارے بندم ازاں شہر کہ بازارے نیست
جرباذقانی ؎

۵ فتنہ بازارے بخشمش داشت پرسیدم کہ چیست
گفت آشوبے برائے روز محشر کے خرم

بدہ بستان۔ لین دین۔ خرید و فروخت۔ داد و ستد *
سگ بہر۔ وہ شخص جس کا بات کرنا ہو۔ کتے کا بچہ * گالی ہے *
دستش الخ۔ یعنے دستش سنگین بود۔ و آں کنایہ از نحوست است *
قلعہ۔ اردگرد کے دیہاتی لوگ شہر تفلس کو قلعہ کہتے ہیں *
توپ۔ کپڑے کا دھان جو عموماً چالیس گز کا ہوتا ہے *
ملا طغرا ساقی کو مخاطب کر کے کہتے ہیں ؎
زبزاز بیت صد کدو گشتہ داغ
کہ شد توپ اطلس نصیب ایاغ
منات۔ ملک روس کا ایک سکہ ہے۔ جو تین شاہی ایرانی کے برابر ہوتا ہے۔ روبل *
قرآن بخورد۔ قرآن کی قسم کھائی۔ قرآن فرو خوردن و مصحف خوردن بھی مستعمل ہے * ملا شانی تکلو ؎
شانی بہ ترک عشق تو سوگندے خورد
باور مکن اگر ہمہ قرآں ہمے خورد
۵ ناشور۔ کور النضا۔ شور عام لوگ شو کی بجائے استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً مردہ شور بجائے مردہ شو ہے *
خبر۔ حکم نفی۔ بمعنے نے یا نہ دیکھو نوٹ صفحہ ۴۷) *

ص ۵۷

ابوی۔ غلط العام ہے (میرا باپ) یہاں مؤذن بوجہ اپنی جہالت
کے "تیرے باپ" کے معنی میں استعمال کرتا ہے +

میخواہی چہ کنی۔ چہ مے خواہی کہ مے کنی۔ جدید محاورہ
میں یہ ترکیب عام +

عباسی۔ ایک تانبے کا قلیل قیمت سکہ ہے۔ جو شاہ عباس
نے مروج کیا تھا +

دیوانہ ای کہ۔ جدید محاورے میں لفظ کہ تنبیہ کے موقعہ پر
تاکید اور خبردار کرنے کے لئے بولا جاتا ہے +
(یعنی تو دیوانہ تو نہیں ہوگیا؟) +

۵۸

بہ پدرمن۔ ب۔ بمعنے برائے +

مردکہ۔ ک تصغیر برائے حقارت ہے +

بخود۔ آپ ہی آپ۔ خود بخود +

نگفتہ باشی۔ جملہ شرطیہ ہے۔ حرف شرط محذوف ہے +

ہم تفلے ندارد۔ کچھ پرواہ نہیں۔ کیا مضائقہ +

شمارا مے گفت۔ تمہارے متعلق ہی کہتا تھا +

مشتبہ شدن۔ غلطی کھانا۔ دھوکا کھانا +

پیدایش کن۔ اسے ڈھونڈلے۔ اس کی تلاش کرلے +

شاہی۔ تانبے کا سکہ ہوتا ہے۔ جو قران (صاحب قران)
کا بیسواں حصہ ہوتا ہے۔

دشت کردن۔ صبح کو پہلا نقد سودا بیچنا۔ بوہنی کرنا جب
صبح کسی دوکاندار سے ادھار سودا مانگا جائے تو

ص۵۸ وہ کہتا ہے "ہنوز وحشت نہ کردہ ام" اور جب بوہنی کرلیتا ہے۔ تو بیسیوں کو ذا نتوں کہتا ہے "وحشت از دست حلال زادہ" میر نجات ؎

رنگین نہ گشتہ دامن صحرا ز خون ما
وحشتے نہ کردہ است بہار از جنون ما

محسن تاثیر ؎

در محبت فیہ دل بردن فراوان است بس
ہست گر وحشتے دریں سودا بیابان است بس

ترا بخدا الخ۔ تمہیں خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں۔ کہ دوکان کے سامنے نہ کھڑے ہو۔

ص۵۹ چوپوق۔ (چپوق) چرٹ۔ پائپ۔

قلیان۔ (قلیان) حقہ۔ محسن تاثیر ؎

پر ز دست خویش چوں غلیاں کدورت می کشم
ہمدمے کو تا ز خود دود دلے خالی کنم

حاضر۔ معنے تیار۔ "حاضر جواب" میں بھی انہی معنوں میں ہے۔
چاق مے کنم۔ تازہ کر دیتا ہوں۔ تیار کر دیتا ہوں۔ چاق نزد تازہ صحیح و تندرست۔ ملا طغرا ؎

شود ز حاصل خود ہر کسے دماغش چاق

ایضاً ؎

ز بوئے خامہ نرگس دماغ من چاق است
شکستن دل من ہم چوگل باو راق است

صفحہ ۵۹ | ہاں کہ خوب الخ۔ یہاں کاف حرف شرط ہے +
قلعہ پیغام کردم۔ بہ قلعہ پیغام کردم۔ قلعہ کے لئے دیکھو نوٹ
صفحہ ۵۵ +
غلام بچہ شما۔ حاجی انکسار سے اپنے بیٹے کو "غلام بچہ شما"
سے تعبیر کرتا ہے۔ گویا حاجی خود ان کا غلام ہے +
"رو اکنید۔ فرمائش کرو +
جور۔ قسم۔ طرح + احمد چہ جور لپسے بود +
ہیچ جا۔ کسے | ہر دو کے پہلے حرف جار محذوف ہے +
دوکان ہیچ کسے
قماش۔ قماش اول بمعنے جنس و سرمایہ۔ قماش دوم بہ معنی
وضع۔ طرز۔ ساخت +
ازیں سر الخ۔ اِدھر لایا۔ اور اُدھر خرید کے لے گئے +
صفحہ ۶۰ | تدارک دیدن۔ انتظام کرنا +
چہ چیز است۔ یہ کیسا نیک کام ہے۔ کتنا مفید ہے۔
خیر تو ہے؟
جواب کردن۔ انکار کرنا + کمال اسماعیل سے
آساں بود سوال چنیں را جواب کرد
چہ طور آدمی۔ چہ طور آدم ہستی؟ آجکل آدم بمعنی انسان
اکثر بولتے ہیں۔ مثلاً احمد آدم خوبے است +
برہم۔ مخفف برودم +
صفحہ ۶۱ | ایں چہ۔ داری کاف بیانیہ محذوف ہے +

صـ۹۱ | جواب کہ نکردم۔ کاف تاکیدی معنوں میں ہے۔ انکار نو نہیں کیا +
ہفت و ہشت دہ۔ ہفدہ و ہشدہ +
اینکہ فائدہ ندارد۔ اس سے تو کچھ کام نہیں نکلتا +
غلبیان دیگر۔ مخلفہ کا ایک اور دور +
ہمہ اش الخ۔ اش کا مرجع تنہا کو ہے +
تکان دادن۔ ہلانا۔ جھاڑنا +
نتوانستہ بفروشی۔ نتوانستہ کہ بفروشی + کاف بیانیہ محذوف ہے +
یک عالم الخ۔ بہت نقصان اٹھا رہا ہے +
در سر پانزدہ روز برسانیم۔ پندرھویں دن تمہیں سو ۱۰۰ منات کا فائدہ پہنچاویں +

صـ۹۲ | بیروں ہاں مے کنی۔ ہار ا بیروں مے کنی۔ محاورہ جدید +
پائین۔ نیچے + حرف جر ہے زیر کے معنوں میں آجکل عام طور پر استعمال کرتے ہیں +
بدرک۔ بدرکِ جہنم۔ (یعنی آج کی بکری بھی فضول اور برباد ہی گئی) +
اگرنہ الخ۔ صد تومان سے پہلے (خواہ ' یا ' واگر) محذوف ہے۔ ’بروید‘ گفتم کا مقولہ ہے +
خیر برسان۔ (خیر رسانندہ۔ برسان۔ صیغہ امر حاضر از رسانیدن) اسم اور امر ملکر اسم فاعل ترکیبی ہے +

ص ۶۲

خیر رسان۔ فائدہ پہنچانے والا۔

قرش۔ (قروش)، ترکی سکہ ہے۔ جو اڑھائی آنے کے برابر ہوتا ہے۔

ص ۶۳

بزن بہادر۔ دلیر۔ من چلا۔

مرغ پرمے انداز۔ (خوف سے) پرندے کے پر بھی جھڑ جاتے ہیں۔ پرندے بھی سہم جاتے ہیں۔

تا۔ یہاں بمعنی "ازاں کہ"۔

رواج۔ بمعنی مروج استعمال کیا گیا ہے۔

ذرعے یک عباسی۔ ایک عباسی فی گز۔ عباسی کے لئے دیکھو نوٹ صفحہ ۵۷۔

چارے گردانگہ۔ مولانا آزاد مرحوم ایک جگہ گردانکہ کا وزن ۸۰ مثقال لکھتے ہیں۔

نمے گذار روائے۔ زمین پر پڑنے نہیں دیتے۔ فوراً خرید لیتے ہیں۔

گمرکخانہ۔ چونگی خانہ۔ وہ دفتر جہاں مال درآمد پر محصول لیا جاتا ہے۔

ص ۶۴

ہرگاہ۔ کلمہ شرط ہے بمعنی اگر۔

ماہے دو ہفتہ۔ مہینے میں دو بار۔

مے ترکد۔ ترکیدن (ترقیدن)۔ پھٹنا۔ شق ہونا۔

زمین نرکید و پیدا شد سرخر

مجلس استنطاق - باز پرس کی مجلس - مراد کچہری - عدالت سشن - جوری +

... کلمہ تنبیہ ہے +

گرد رو - رو رفتن سے حاصل مصدر ہے +

جز اینکہ لشیپد الخ - سوائے اس کے تمہاری آنکھوں اور منہ پچھیر... میں نہیں اور کچھ آمدنی نہیں +

رو ... - روئے تو +

وا... - واسطہ کو لگایا ہوا ہے - اور براے کے معنی ... ہے +

سر ورواں - علم ہونا - واقفیت ہونا +

دزد مزد - چور چکار - مزد تابع مہمل ہے +

پونزدہ - پانزدہ - پندرہ - ۱۵ - عوام الناس اکثر الف کا امالہ واو سے کر لیتے ہیں - جیسے قربانت سے قربونت +

پوش - ایک قسم کی گھاس ہوتی ہے - یہاں ... پر ... ہے - نہایت کم قیمت چیز کو بھی پوش کہتے ہیں +

دعواے - دیکھو صفحہ +

صد الخ - جملہ شرطیہ ہے - اگر صد الخ +

بردی بیائی - بروی و بیائی - حرف عطف محذوف ہے +

با کہ الخ - کہ تاکید کے لئے استعمال ہوا ہے +

صفحہ ۹۷

مے خواہی چہ کنی۔ جو ہے خواہی بکنی +

دزدی کہ الخ۔ کوئی چوری ہے جو مجھ سے چھپاتے ہو؟

یک ہا ہیچو چیزے۔ کچھ ایسی ہی بات ہے +

مگر۔ حرف استفہام ہے +

چارۂ سر خودم را بکنیم۔ میں اپنا انتظام کروں۔ گر نگاہ بان مذکورہ بالا فقرے کو اصلی معنوں میں "میں اپنے سر کا علاج کروں" لیتی ہے اور پوچھتی ہے۔ کہ تمہارے سر کو کیا تکلیف ہے۔ جس کا علاج میں نہیں کرنے دیتی +

دیگر مے خواہی چہ بشود۔ وہ غصے کی حالت میں کہتا ہے۔ کہ تیری نحوست سے جو مصیبت آنی تھی۔ وہ تو آچکی۔ اب تو کیا چاہتی ہے کہ وہ ہو جائے +

گلوم۔ گلویم
گلوت۔ گلو یت } دیکھو نوٹ صفحہ ۴۳ لفظ روش +

قاب۔ اصل میں تو گول رکابی یا پلیٹ کو کہتے ہیں۔ مگر اس جگہ ٹھیکریوں کے وہ گول گول گٹے مراد ہیں۔ جو بچے گھر گھر کے بہت سے جمع کر لیتے ہیں۔ یا کعب کا بگڑا ہوا لفظ ہے۔ ڈبیا م تاب سیدہ۔ سگریٹ کیس

جمع کنند۔ اس فاعل بچہ ہا جمع ہے۔ مگر فعل واحد استعمال ہوا ہے +

صد سال الخ۔ جملہ شرطیہ ہے یعنی اگر صد سال الخ +

صفحہ ۷۶ — ہمراہش۔ ضمیر کا مرجع دل ہے +
صفحہ ۷۸ — زنکہ۔ تصغیر زن۔ حقارت کے لئے +
تخمتاں الخ۔ تمہاری نسل جل جاوے + تخم۔ بیج۔ بچہ انڈا +
ہے شو۔ چلی جا۔ دور ہو + دیکھو فرہنگ صفحہ ۳۴ +
کولی۔ ایران میں ایک آوارہ گرد گروہ ہے جس کی عورتیں عموماً بدچلن ہوتی ہیں۔ بے حیا اور بدکار عورت (اصل میں کابلی کا بگاڑ ہوا ہے) +
گور سیاہ۔ تاریک قبر جس میں روشنی نہ آئے۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ نیک کردار لوگوں کی قبروں میں روشنی ہوگی +
راہ عزرائیل بند شود الخ۔ خدا کرے کہ عزرائیل کو دنیا میں آنا نصیب نہ ہو۔ کہ اس نے تجھ جیسے خبیث کو اب تک زندہ چھوڑ رکھا ہے وغیرہ +
خودتی۔ خود تو ہستی +
ہیچ نباشد۔ نباشد شرطیہ ہے۔ اور کچھ نہیں تو +

صفحہ ۷۹ — خانہ تو۔ در خانہ تو۔ حرف ظرفیت محذوف ہے +
حاضری۔ حاضر ہستی۔ حاضر بمعنے تیار۔ دیکھو نوٹ صفحہ ۱۵۳ +
سوا کردن۔ نکالنا۔ علیحدہ کرنا +
مے سپارم دستتاں۔ بدستتاں مے سپارم۔

صـ۲ | تمہارے سپرد کر دوں گا +
آں طور - اسی طرح +
باشد - یونہی سہی +

صـ | نوکرہ - تصغیر نوکر +
آدم ناشناسے - یائے تنکیر ہے - کوئی ناواقف آدمی +
زہرہ ترک شدن - بہت وحشت زدہ اور خوفزدہ ہونا +
ذرع ذرع کن - گزوں سے ناپنے والا - بزاز -
دوکاندار +
جا آوردن - خیال کرنا - جاننا +
ترسو - محاورۂ جدید میں ترساں کے معنوں میں استعمال
کرتے ہیں +
بے جہتہ - بے وجہ +
مال بگیرہا - مال گیر - مال کو پکڑنے والا +
ناقولا - بدمعاش - شریر +
اسپ پالانی - باربرداری کا ٹٹو جس پر پالان چڑھا ہو +
الاغ - گدھا -
توہم چہ سے وافی ئ - تمہیں کیا معلوم - تم کہو گے کہ
یہ گدا فقیر ہے +
لخت کردن - کپڑے اتار دینا - سب مال متاع چھین
لینا +

ص۱ | وزبر... باشد - خواہ کسی لباس میں ہی کیوں نہ ہو۔
توبہ دادن - توبہ کرانا۔ کمال اسماعیل سہ

پارسا از لب ساغر بدہاں آب آورد
دیگرے را زمے وفقل چرا توبہ دہد

گردۂ یابو - برگردۂ یابو - ٹٹو کی پیٹھ پر۔
تذکرہ - پروانۂ راہداری - غیر علاقے میں جانے کے لئے اپنی حکومت کی اجازت کا پروانہ - پاسپورٹ یا سپورت۔

ص۲ | سالیاں - ایک شہر کا نام ہے۔
بلیط - فرانسیسی بلیت ٹکٹ - پروانہ - راہداری۔
کوتک... - دکتک، بید تازیانہ۔
وعدہ من - معلوم ہوتا ہے کہ نوکر نے حاجی کے ساتھ کسی خاص مدت کے لئے ملازمت کا معاہدہ کیا ہوا تھا۔
مواجب - نوکروں کی ماہواری تنخواہ - تنخواہ آجکل د مال، کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔
منکہ نمی روم - کا فقرہ تاکید ہے - میں تو نہیں جاؤنگا۔
ہر چہ شکمت الخ - جتنا تمہارے پیٹ میں آسکتا ہے - کھانے کو دیں گے۔
یک توپ الخ - فی کس ایک تھان چھینٹ کا بھی تمہیں دیں گے۔

ص۷۲ | بارم الخ - جملہ شرطیہ ہے۔

تلاش مے کنم - فکر مے کنم تلاش بمعنی فکر و آبان۔

ظہوری ؎

باہیں حال سستی دارم تلاشے

کہ خود را آں طرہ محکم بہ بندم

باشد الخ - اچھا یونہی سہی - اگر یہ بھی کر دو تو بھی اچھا ہے۔ غنیمت ہے۔

خانستاں - خانۂ ناں - خانۂ شہر۔

شوہرکہ - تصغیر شوہر۔

کارے بسرش بیاید - جملہ شرطیہ ہے - اگر اس پر کوئی مصیبت آئے تو الخ۔

بچہ ہام بچہ ہایم۔

ص۷۳ | غژ یا غژ - اصل ترکی میں قشر یا قشر ہے - پانی کے چلنے کی آواز کی نقل

میہ - بادل - کہر - (برہان)

غمے شو گذشت گذشتن نے شود - پار ہو جانا ممکن ہے۔

ہاے وہو - شور وغوغا۔

بار ہا - اسباب کی گٹھریاں۔

ص۷۴ | قاچاقچی - مال ممنوعہ کی تجارت کرنے والا - قاچاق مال ممنوعہ - قاچاق چیز کو بھی کہتے ہیں۔

صفحہ ۲۳

ہر کس کہ مے خواہد۔ خواہ کوئی ہو +

و تہ بالہ الخ۔ قزاق سب چلے جاتے ہیں +

سکندری خوردن۔ گھوڑے کا ٹھوکر کھا کر گرنا +

داد زدن۔ فریاد کرنا۔ شور کرنا +

آ۔ حرف ندبہ ہے +

ہرا۔ ے۔ آواز مہیب مانند سباع و وحوش۔ یا یہ لفظ ہرائے ہے۔ اور اسکے بعد حاجی کی زبان بند ہو جاتی ہے۔ شاید برائے خدا کہنا چاہتا تھا +

کود۔ گہرا عمیق +

بابام۔ بابا سے من میرا باپ +

بچہ دردت الخ۔ تمہاری گردن کی دوا سے۔ تمہارے اس سر کا لنگر ہے +

جفنگ گفتن۔ بیہودہ بکواس کرنا +

صفحہ ۲۵

مے بردم۔ مرا مے برد +

دل تنگ۔ غمگین۔ ملول +

یکدفعہ مے ریزند ... کنارہ بکشیم۔ قزاق ہم پر ایک دم ٹوٹ پڑیں گے۔ اور ذلیل کرینگے + ہم کو دریا کے کنارے سے جلد علیحدہ ہو جانا چاہیے + دیہاتی کے موقعے جوش و خوف کے چلے بولے جاتے ہیں۔ اس کو مترجم نے کس خوبی سے دکھایا ہے +

اراملہ۔ ارملی کی جمع ہے +

شیرم — شیرمن میرے شیر۔ حوصلہ بڑھانے کے لئے آمر شیر کہتا ہے

ہر وقت گفتم۔ جو بھی میں کہوں

بخش — حصہ

اہل ولایت حساب سے شوند۔ آخر اہل وطن ہیں

لفتر بیابان اند — ہمیں بدنام نہ کریں برا نہ کہیں

خدمت دیوان سرکار کی نوکری

مرحبا۔ باشد۔ خیال آمد۔ توجہ کرد

بگو تو میری قسم کھاؤ۔ اپنی زندگی کی قسم کھاؤ۔ کہو۔ (اگر نہ بود) ہو تو خدا کرے ابھی مر جاؤں

مرتو۔ تیرے سر کی قسم۔ اس میں قسمیہ محذوف ہے

لوری — جپسیوں کا ایک آوارہ گرد گروہ ہے

ہیچ... نمی خواہد — ڈرنا اور فکر کرنا ضروری نہیں۔ کوئی خطرے کی بات نہیں

یک صفحہ — لائن باندھ کر۔ ایک قطار میں

پہ — حرف انبساط ہے۔ یہاں برائے تحقیر کے استعمال کیا گیا ہے

قرشمال — ڈوم۔ بعض نٹ جو طائف کے ساتھ ہوتے ہیں۔ ایک گالی ہے

صلاے قراسورن - فوجی گارد جو ڈاک کے ساتھ ہوتی ہے - وہ
فوجی سپاہی جو راستہ کی حفاظت کے لئے متعین ہوتے
ہیں + حسن تاثیر سے
آخر آں چہرہ قراسورن خواہد شد
بستہ خال تو رہ قافلہ مصر زند

راہ دار - محافظ +
مے خواہی الخ - مے خواہی کہ الخ + کیا تو چاہتا ہے کہ تجھے
مار کر کتوں کی خوراک بناؤں +
مار شدن - دیوانہ ہونا - سر چڑھنا +
آموختہ شدہ - سیکھے ہوئے - اسم مفعول کا یہ استعمال
محاورہ جدید میں عام ہے +
وقت تنخواہم کرد - تراوا تنخواہم کرد + ول کردن - چھوڑ
دینا +
ما ایکبید اند اگر مارا ایکبند - جملہ شرطیہ ہے - اور حروف
شرط محذوف +

صلاے بچہم بچہ من +
قاچاپ تچتے الخ - مال مسروقہ کی خرید و فروخت کرنے والے
تو اس طرح نہیں ہوتے - فاعل واحد کے لئے فعل
جمع استعمال ہوتا ہے +
سیاہی - دور سے کسی چیز کا دھندلا سا نظر آنا جس
سے یہ معلوم نہ ہوسکے کہ وہ چیز کیا ہے + جیسے پنجابی

صفحہ ۷۹

بی بی ایرا کہتے ہیں۔

اجابتیجی - تابع مہمل ہے۔

شتر دیدی ندیدی - اونٹ دیکھا نہ دیکھا۔
ضرب المثل ہے۔

صفحہ ۸۰

پاپے شدن - کسی کا تعاقب کرنا - پیچھا کرنا۔

از حوصلہ در رفتہ - عاجز ہو کر - جھلا کر۔

ہم - حرف ظرفیت محذوف ہے۔

ارواح پدرم - روح کی بجائے ارواح کا استعمال
ہوا ہے۔ (عامی)

بروز دادن - ظاہر کرنا - بتانا۔

بشنوم - اس کے پہلے حرف عاطفہ محذوف ہے۔

خود بدانید - اب تم جانو - (اور تمہارا کام)۔

روبروے الخ - کیا ہم ایک دوسرے کے سامنے نہ
ہونگے۔

دروغگی - جھوٹ موٹ۔

صفحہ ۸۱

بادروت
شاہسوند } - قبائل کے نام ہیں۔

معاملۂ ما ل سر نگرفت - ہمارا سودا نہ ہو
سکا۔

ص۸۱ | بال - بازو +
چہ لازم کردہ الخ - انہیں کیا ضرورت پڑی - ہم کہ الخ +

ص۸۲ | ازیں قبیل - ایسے - ان جیسے +
نادرست - بدمعاش - بدروش +
قارقا بازار - ایک قصبہ کا نام ہے +
جمعہ بازار - وہ بازار جو جمعہ کے دن لگتا ہے +
آں طرف تر - ذرا ادھر - صفت کے علاوہ دوسرے کلمات کے ساتھ علامت تفضیل کو استعمال کرنا عجیب و جدید ہے +
مزاق - تاریخ محل ہے +
برنجورم - برخورم - برخوردن - دوچار ہونا - ملنا - ملاقات کرنا -
صائب ؎

از تو تا دوریم از ما دورے گرد حیات
با تو چوں برمے خوریم از زندگی برمے رویم

ص۸۳ | اگر می شد - کاش کہ یہی ہوتا +
درۂ خوناشین - کوہستان قفقاز میں ایک درہ ہے +
روئے الاغ - گدھے پر سوار +
چاہ انبار - کھتے - وہ گڑھے جو غلہ کی حفاظت کے لئے کھودتے ہیں +

صـ۸۳ تاپو - غلہ رکھنے کا کھتہ - پنجابی رکھی - کوٹھی ۔ +
محال دیزاق - علاقہ دیزاق - (جو ایک شہر کا نام بھی ہے) +

صـ۸۴ بےخود - اکیلا - تن تنہا +
رو - طنزاً کہا گیا ہے +
دست و پا زدن - کوشش و سعی کرنا + سعید اشرف -
برائے پردہ پوشی کسی چہ دست و پا زند اشرف
بہ بوانے کہ از عصائے خود باشد گواہ آسنجا
نیفت - باید کہ نیفتی - ہمت نہ ہارو - گھبرا کر دل نہ چھوڑ بو -
اپنی جگہ سے نہ ہلیو +
جلوہ گرفتن - سامنے اور روک کر کھڑے ہو جانا +
ایں ورہ بمانند - دریں ورہ بمانند + حرف جار
محذوف ہے +
تا چشم شاں کور شود - جب تک کہ انکی آنکھیں اندھی نہ
ہو جاویں یعنی وہ مر نہ جاویں +
کوبیدہ شدہ - ٹھکا ہوا - دیکھو نوٹ صفحہ +

صـ۸۵ سپر تحمل نہ زنال ہا - شمارا سے زخم ہا آتشیں کے لئے ہے +
و بگیر بالمرا لیغ - کہ تاکید کے لئے ہے - اے بابا ہم نے تمہارے
خلاف تو کوئی بات کی نہیں ہے + دیکھو فرہنگ صفحہ (۵۶)
راستکی را بگو - سچ سچ بات کہو +

صفحہ ۸۵ | طوغ - ایک جگہ کا نام ہے - وہاں کے باشندوں کو طوغی کہتے ہیں ؛

درو کردن - فصل کا ٹنا ؛

درو مال - ہماری کٹائی ؛

مے روم خانہ ہاں بہ خانہ ہا مے روم ؛

سر مرا مے پیچانید - مجھے دھوکا دینا چاہتے ہو - میرے بال لوید دینا چاہتے ہو ؛

کہ چہ - یعنی چہ - اس کا مطلب کیا ہے ؟

شل و کول - شل - دست و پا سے فالج زدہ ؛

صفحہ ۸۶ | واس - دراتنی ؛

ایں - یہ منفا الیہ محذوف ہے ؛

سر مرا نمے شود - میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا ؛

سر در بردن - سمجھنا - معلوم کرنا ؛

باج بدہ - باج دہ - باج گذار - محصول ادا کرنے والے ؛

توجیہ بدہ - توجیہ دہ - توجیہ - مالیہ محصول زرع ؛

بیگار - بے اجرت کام کرنا ؛

حول و حوش - گرد و نواح ؛

کسے گفتہ باشد الخ - اگر کسے گفتہ باشد تو شنیدہ باشی ؛

قوروش - قرش ایک عثمانی سکہ ہے ؛

صفحہ ۸۴ پشب: مانبا شد۔ جملہ شرطیہ ہے۔ اور حرف شرط اگر محذوف۔
گیر آمدن۔ حاصل شدن۔
مے خواہید۔۔۔ باور کنم۔ مے خواہیہ کہ ایں۔
مات ماندہ ام۔ حیران ماندہ ام۔

صفحہ ۸۵ ایں راہ۔۔۔ شد۔ یہ راستہ تمہارا ہی سہی۔ آجکل مال عموماً حرف اضافت کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔
"مال فرانسہ" فرانس کا۔
ہرگز۔ نفی کی تاکید کے واسطے مستعمل ہوتا ہے۔
خوب۔۔۔ کردہ اید۔ طنزاً کہتا ہے۔
حساب۔۔۔ مے کنی۔ خیال مے کنی۔ حساب بمعنے خیال۔
ملا ہاتفی ؎

بمردان کن امروز آنسان حساب
کہ فردا توانیش گفتن جواب

خانۂ مردم خراب کن۔ لوگوں کے گھر لوٹنے والا۔
چوب دار۔ پھانسی۔

صفحہ ۸۶ بیک پول نمے ارزد۔ بے قیمت ہے۔ فضول ہے۔
از یراق۔۔۔ بروید۔ اپنے ہتھیار ڈال دو۔
بُرندہ۔ کاٹنے والا ہتھیار۔

ص ۸۹ | آتش کردن۔ انگریزی فعل "فایر" کا ترجمہ ہے۔ بندوق وغیرہ کا چلانا۔ یہ محاورہ پہلے مطلق آگ لگانے کے معنوں میں استعمال ہوتا تھا۔ سلمان ؎

ز آب رز در مجلس باغ آتشے کن کین زماں
شاخ عریان است و سرہا برنتابد بیش ازیں

خود بداں۔ تمہاری مرضی۔
غلط خوردن۔ بمعنے غلطیدن لیٹ جانا۔ گر پڑنا۔ عموماً غلط زدن آتا ہے۔ خوردن کا استعمال یہاں غلط ہے دیکھو بہار عجم (غلط)

ص ۹۰ | بدو۔ دویدن سے امر حاضر ہے۔
ہے۔ کلمہ تنبیہ ہے۔
فوہ۔ حقارت آمیز کلمۂ تعجب ہے۔
جار۔ ترکی لفظ ہے بمعنے دستہ۔ نادر شاہ کی فوج میں ایک دستہ کا نام "جارچی" تھا۔ جس کا کام بادشاہ کے احکام کو فوجوں میں اعلان کرنا تھا۔ (بہار)۔
ذہیم ۔۔ بدو ہیم۔ گھبراہٹ اور پریشانی میں واو حذف کر دی گئی ہے۔

ص ۹۱ | مو و راہ ۔۔ گیر نیہ۔ مطابق قواعد گیرد ہونا چاہئے تھا لیکن محاورۂ جدید میں یہ عام ہے۔

صـ۹۱ مقصر - تصوردار +

صـ۹۲ چانہ (ٹھوڑی) زدن - بکواس کرنا - فضول گفتگو کرنا - چانۂ بے جا زدن بھی آتا ہے + محسن تاثیر ؎

واعظا ایں سنت تحت الحنکت دانی چیست
چانہ بندی است کہ ہر چانۂ بے جا نہ زنی +

رفیقہات را بگو - اپنے ساتھیوں کا پتہ دے +
دزدان ارامنۂ اکلیس - وہ چور جنہوں نے اکلیس کے ارمنیوں کو لوٹا ہے - اکلیس ایک شہر کا نام ہے جس میں ارمنی بستے ہیں - اور ریشم کی تجارت میں مشہور ہیں +
ازم - از من - جار کے ساتھ ضمیر متصل کا استعمال محاورہ جدید میں عام ہے +
آنہا کیست - دیکھو ضمیر جمع کے لئے "کلمہ ربط" (قائم مقام فعل) واحد آیا ہے +
دروگر - کسان - کھیت کاٹنے والے +

صـ۹۳ دست ایں الخ - دست کے پہلے حرف جار محذوف ہے +
وانمود مے کردند - وانمودند - ظاہر کردند +
التماس التجا - واو عاطفہ محذوف ہے +
ہمیں حالا - ابھی - اسی وقت - فوراً +

ص ۹۳

سر در بردن - سمجھنا - معلوم کرنا +

ہر سہ تا ش - تینوں کو - ش کا مرجع حاجی وزرا عین طوخ ہے +

ص ۹۴

از سر مو تا نوک ناخن پا - سر بہ مو - من و عن - کچا چٹھا +

دف و دائرہ - دف و چنبر +

خواندن - گانا +

ص ۹۵

گردش - گردیدن سے حاصل مصدر ہے - یہاں معنے آوارہ گردی بے راہ روی - اور لوٹ مار استعمال ہوا ہے +

دست بیفتی . . . . بگیرندت - تو سرکاری افسروں کے ہاتھ میں پڑ جائے - اور وہ تمہیں گرفتار کر لیں +

من بعد - اس کے بعد +

دزدی مزدوری - چوری چکاری - مزدوی تابع مہمل ہے +

چنداں نقلے ہم ندارد - اتنا مشکل و اہم کام نہیں کہ تو بھی رضا سے اجازت نہ دیوے +

دیکھو فرہنگ صفحہ ۵۸ لفظ ہم نقلے ندارد +

مایہ - راس المال - اصل و مادہ کہ چیزے را بہار عجم +

قیمت - حصہ +

صفحہ ۹۵ | گوش مے دادم نمے رفتم۔ حرف عاطفہ محذوف ہے۔
گوش مے دادم و نمے رفتم +

صفحہ ۹۶ | تنبیہ وارد۔ جرم کی بات ہے +
راستش۔ دراستش این است) سچی بات تو یہ ہے +
ماچ کردن۔ چومنا۔ بوسہ لینا۔ ماچیدن بھی آتا ہے +
فوقی یزدی ~ فوقیا مے ماچمت لبہا کہ غیر از تو کرا
درمزخرف نشاء صاف حقیقت دادہ اند
قربانت برم۔ قربانت بروم۔ دیکھو نوٹ صفحہ ۹۰ +
تو کار نداشتہ باش۔ تم اس کی پرواہ نہ کرو۔ تم اس بارے
میں کچھ نہ کرو +
بگوید الخ۔ بگوید و الخ +
احتیاط کردن۔ ڈرنا۔ فکر کرنا +
برات۔ برائے تو +
سیہ روز۔ ماتمی و مصیبت زدہ + ابوطالب کلیم ~
چشمت غم آں زلف سیہ روز ندارد
از ماتم ہمسایہ دریں خانہ خبر نیست
منکہ۔ کاف تاکید کے لئے ہے +

صفحہ ۹۸ | کدام دہ گیر کردہ۔ کسی گاؤں میں کسی کام کے لئے رک گیا ہوگا +
محصل۔ تحصیلدار مالیہ و ٹیکس وصول کرنے والا افسر جو

عموماً سخت گیر واقع ہوتا ہے۔
سر ما..... نیارے ہمارا مغز نہ کھپا۔
دو تا دور۔ گرداگرد۔

ص۹۹ تخفیف تنبیہ خود الخ۔ اپنے جرم کی تخفیف کے لئے بہتر ہے کہ اپنے ساتھیوں کا پتہ بتا دیوے۔

ص۱۰۰ کاغذ رضامندی۔ خوشنودی مزاج کا پروانہ۔ سرٹیفکیٹ۔
مدال۔ میڈل۔ تمغہ۔
سرتیپ۔ کپتان۔
برات۔ حصہ۔ تنخواہ۔ وہ چٹھی جو خزانچی و گودامی کے نام روپے وغیرہ دینے کے واسطے لکھی جائے۔ بل۔
شہادت نامہ۔ سرٹیفکیٹ۔ سند۔
دریں دفتر نفوس۔ مردم شماری کے رجسٹر میں۔
حالی..... پامال۔ اب یہ شخص میری شرافت کو بٹہ لگانا چاہتا ہے۔ پامال کرنا چاہتا ہے۔
بالمرہ۔ فوراً۔ دفعتہً۔

ص۱۰۱ از ما کہ گذشتہ اند۔ ہمیں چھوڑ کر۔

ص۱۰۲ تراکہ۔ کاف تاکید کے لئے ہے۔

ص۱۰۲ لنگ کردن - ٹھیرنا - قیام کرنا - لنگ جائے مقام کردن در سفر + صائب ؎

اشکم بہ سر کوئے تو پیوستہ رواں ہست
ایں قافلہ روز جز لنگ ندارد

لیکن یہاں متعدی معنوں میں ہے + یعنی ٹھیرانا - روکنا +
قربون سرت - قربان سرت - سوقی لہجہ ہے +

ص۱۰۴ سرکب خانہ - چونگی خانہ - حاجی اپنی خدمات کا اظہار کرتا ہے - کہتا ہے کہ میں پنجاہ تومان ہر سال چونگی کا محصول ادا کرتا ہوں - گویا حکومت پر یہ احسان کرتا ہوں +
سبے الخ طنزاً کہا گیا ہے +
ہے بادشاہ - یہ بات بھی سنجا لنگ طنزاً کہتا ہے +

ص۱۰۵ قربون سرت - دیکھو نوٹ صفحہ ۱۰۲ +
سر بار - رسیدے بر +
سر اسپ - بر اسب +

ص۱۰۶ گیر آمدن - ہاتھ آجانا +
بفرست - ایہ ورند - بفرست کہ الخ +
خجالت کشیدن - خجالت بمعنے شرم وحیا عامۃ العام ہے - صحیح خجلت ہے رسارہ فارسی میں کشیدن کے ساتھ بھی

صـ۱۰۶ | مستعمل ہے ۔ مرزا صائب ؎

اگرچہ سرو دارد از ازل منشور رعنائی
بجائے خود خجالت میکشد از نخل بالایش

خواجہ سلمان ؎

اگرچنیں نرگس مست تو ببیند در خواب
چہ خجالت کہ کشد نرگس مخمور از تو

بسر خودت ۔ تیرے سر کی قسم +

صـ۱۰۷ | گیر آوردن ۔ حاصل کردن +
قول ۔ وعدہ + قول دادن ۔ وعدہ کرنا +
سر پادشاہ تصدق کن ۔ بادشاہ کے سر کا صدقہ +

صـ۱۰۸ | کاغذ مے دہم ۔ ضمانت مے دہم + کاغذ ۔ ضمانت نامہ ۔ تمسک +
بالا ۔ حکام بالا ۔ افسران بالادست +
زاکون ۔ روسی لفظ بمعنے قاعدہ وضابطہ قوانین +
روے پا ۔ برپا ۔ پاؤں پر ۔ روے ، بمعنی ، بر ، ۔ محاورۂ جدید ہے +
شمارا دعا الخ ۔ برائے شما دعا الخ +

صـ۱۰۹ | عالم نرسد نے میرم ۔ حرف شرط محذوف ہے ۔ اگر عا

ص۱۰۹ | نمے رسد مے میرم +
مے خواہی بمیر الخ - خواہ مرو خواہ زندہ رہو +

ص۱۱۰ | فرمان بردن - حکم ماننا +
صداقت اندیش - خیر اندیش - خیر خواہ +
از و خوب متوجہ مے شوی - اس کی طرف اچھی طرح خیال رکھنا +
نمے گذارم الخ - نمے گذارم کہ الخ - فعل حال بمعنے فعل مستقبل ہے +

ص۱۱۱ | دَلہ - مکار - حیلہ گر - عیار - منافق - چور - اچکا +
بے غرضگی - بے انتظامی +

تمام شد

مطبوعات دوکان
شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
مطالب الغالب	سے ر	فرہنگ حاجی بابا	عہ ۸ر	بگڑے دل	۸ر	شکوہ ہند	۲ر
اردوئے معلیٰ	عہ ۸ر	موازنہ انیس و دبیر	۳سے ر	ظفر کی موت	۴ر	مسدس حالی	۸ر
نقش بدیع	عہ ۸ر	ترجمہ عروض سیفی	۶ر	تذکرہ دولت شاہ سمرقندی	عہ ۸ر	زہر عشق	۴ر
چہار مقالہ	۱۲ر	رباعیات بابا طاہر مع فرہنگ	عہ ر	شعر العجم حصہ اول	سے ر	لمعات اوج	۶ر
ناٹک ساگر	عہ ۸ر	خلاصہ سیر المتاخرین	۸ر	〃 دوم	عہ ۸ر	مرد خسیس	۱۲ر
ترجمہ رقعات عالمگیری	۶ر	چہار مقالہ مع فرہنگ	۱۲ر	〃 سوم	عہ ۸ر	حکیم نباتات	۴ر
وزیر خان لنکران	۴ر	تاریخ لاہور	عہ ر	〃 چہارم	عہ ۸ر	یوسف شاہ سراج	عہ ر
تحفۃ الاحرار جامی	۸ر	حیات جاوید	للعہ ر	〃 پنجم	عہ	انتخاب مخزن (دوم)	عہ ر
وزیر خان لنکران معہ فرہنگ	۴ر	گیتان جلی	عہ	درۂ نادرہ	للعہ	〃 〃 سوم	عہ
ترجمہ حکیم نباتات	۶ر	رباعیات عمر خیام	۶ر	پیام مشرق	سے ۴ر	دیوان میر درد	۶ر
رقعات عالمگیر	۳ر	اخلاق ناصری	عہ ۸ر	اسرار و رموز	عہ ۸ر	قصائد ذوق	۶ر
سیر المتاخرین	عہ ۸ر	گلدستہ محسن	۶ر	طلوع اسلام	۴ر	مقالات	عہ ۴ر
ناشتہ [illegible]		اخلاق جلالی	عہ ۸ر	فریاد امت	۱۲ر	بحر العروض مع [illegible]	۶ر
قصہ [illegible]	۱۰ر	مقدمہ حالی	عہ ۸ر	نالۂ یتیم	۴ر	المامون	عہ ۸ر
خطوط [illegible]	۴ر	حاجی بابا اصفہانی	سے ر	چپ کی داد	۲ر	الفاروق	عہ ۸ر

ملنے کا پتہ — شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور

ہو چکی ہے۔ جس کا جاننا بہت ضروری اور لازمی ہے +

بنابریں مرزا جعفر قراجہ داغی کی تمثیل **سرگذشت مرد خسیس** شایع کی جاتی ہے جو اغراض بالا کو بہت حد تک پورا کرتی ہے۔ ایران میں فن تمثیل کی ابتدا و ترقی کے متعلق ایک مبسوط مقالہ بھی اس کے ساتھ ملحق کیا گیا ہے اور آخر میں جدید الرواج الفاظ و محاورات کی تشریح بھی صفحہ وار کردی گئی ہے +

انگریزی ڈراموں کے تتبع میں "سرگذشت" کا مختصر خلاصہ اور اشخاص تمثیل کے سیر و خصائل بھی لکھے گئے ہیں +

امید ہے کہ یہ کتاب طلبۂ فارسی کے لئے بہت دلچسپ اور مفید ثابت ہوگی"

(گورنمنٹ کالج لاہور۔ یکم دسمبر ۱۹۱۹ء)

فضل حق